یه کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم هیں

مو منین بهی اس سے استفاده حاصل کرسکتے هیں.

منجانب.



سبیلِ سکینه

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان


Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA
یا عباس
۷۸۶
۱۱۰-۹۲
یا صاحب الزماں ادرکنی
DVD
Version
لبیک یا حسینؑ
خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی
اسلامی کُتب (اردو) DVD
ڈیجیٹل اسلامی لائبریری۔
www.ziaraat.com
SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com
NOT FOR COMMERCIAL

فوٹو کاپی بشکریہ برادر محسن کاظمی

مجالس حسینیہ

ایک قدیم کتاب

ومولی الکونین ابوالفضل السید ناصر حسین لازالت شموس افاداتہم طالعۃ واقمار افاضاتہم لامعۃ
خدمت مین مومنین بالیقین وتابعین شریعت حضرت سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی ابنائہ
الطاہرین کی عرض کرتا ہی کہ عنفوان شباب مین تحصیلاً للثواب وابتغاءً لمرضاۃ رب الارباب بعد ترجمہ
کرنے اور چھپوانے مجلد عاشر بحار الانوار کے کہ حالات حضرت خامس آل عبا سید الشہداء علیہ آلاف
التحیۃ والثناء پر بتفصیل مشتمل ہی اس حقیر سراپا تقصیر کو یہ خیال ہوا کہ اس زمانہ مین کہ طوفان جہالت
عام ہی اور اکثر ذاکرین بسبب ناواقفیت کے روایات باطلہ اور احادیث موضوعہ کہ جنکا کتب
معتبرۂ علما و محدثین مین کہین پتہ نہین ملتا برابر منبرون پر پڑھتے ہین اور کتابون مین شائع کرتے
ہین حالانکہ ایسی کتابون کا تالیف و تصنیف کرنا اور انکا شائع کرنا خلاف حکم خدا و رسول و امام اور
سبب شماتت مخالفین مذہب اسلام اور باعث ہتک حرمت اہلبیت کرام ہی بعض حضرات ذاکرین
فرماتے ہین کہ ہم اگر ایسی روایات نہ پڑھین تو کیا کرین روایات صحیحہ و معتبرہ مبکی نہین ہین لاکن
یہ امر بالبداہتہ غلط ہی بلکہ مصائب حضرت سید الشہداء جو کہ کتب معتبرۂ فریقین مین وارد ہوے ہین
وہ ایسے مبکی ہین کہ تمام اہل خبرت اس سے واقف ہین پھر کیا وجہ ہی کہ باوجود پائے جانے ایسے
کتب معتبرہ کے مضامین باطلہ عوام الناس مین شہرت دیے جائین اور وہ احادیث کہ جنکی نقل مین
علماے فریقین اور علی الخصوص علماے اہل تشیع کا اتفاق ہی ترک کیے جائین بناءً علیہ کمترین نے
وہ روایات کہ جنپر اکثر علماے شیعہ کا اتفاق ہی یا وہ کہ جو کتب معتبرۂ علما مین مذکور و ماثور ہین
اور وہ روایات نہایت مبکی بھی ہین کتب معتبرہ سے انتخاب اور ترجمہ کرکے اس کتاب کو مرتب
کیا اور **منتخب المصائب** المعروف بہ **مجالس حسینیہ** نام رکھا امید حضرات علماے اعلام اور
محدثین عظام سے یہ ہی کہ اگر بسبب سہو و نسیان کے کہ مقتضاے بشریت ہی کسی مقام پر
غلطی پائین تو اصلاح فرمائین ع العذر عند کرام الناس مقبول۔

مجلس اول اشعار پیش خوانی و حدیث افضلیت حسنینؑ از روے حسب و نسب بر تمام عالم و قصد سفر حضرت سید الشہدا از مدینہ و مختصر حال شہادت و خبر شہادت رسیدن بمدینہ

رم است کہ آثار محشر است
ین ہمہ خون شد ز دیدنش
بہرِ جہان دہد خبرِ گریہ و بکا
از بہر یاد آوریِ گریہ آسمان
کرد معلوم انکہ قصد چنین ظلم اہلِ کین
این سرخی شفق کہ پدید ہست صبح و شام
از بسکہ شد چنین ستم و جور زیر او
تا آنکہ منکران نتوانند خفیہ کرد
از بہرِ پاکیان شہیدان کربلا
تاثیر کرد در جبل و دشت و بام و در
در جن و انس و دام و دد و در وحوش و طیر
گل جامہ چاک و بلبل شیدا بشور و شین
آن سینہ و گلو کہ بوسید مصطفےٰ
ان لب کہ بارہا چو شکر مصطفےٰ مکید
آن سر کہ بود تاج سر عرشِ کارگار
کردند باغ فاطمہؑ تارا

بر آسمان ہلال کہ بر چرخ خنجر است
گویا کہ از پی رگ جان مثل نشتر است
آری ہلال نیست خطیبی بہ منبر است
انگشت سوی مقتل سبطِ پیمبرؐ است
انگشت در دہن زعجب چرخ اخضر است
آثار خون گریستن چرخ اخضر است
این طوق خون بگردن چرخ ستمگر است
خون ہمہ شہیدعیان تا بہ محشر است
رنگ شفق ز قصۂ شان یاد آور است
آن غم کدام غم سبط پیمبرؐ است
در خاک و باد و آتش و در بحر و در بر است
باد صبا ز فرط الم خاک بر سر است
آن سینہ ہست و شمر و گلو ہست و خنجر است
چوب یزید و آن لب و دندان اطہر است
گہ در تنور و گہ بشجر گاہ بر در است
نی غنچہ و گل ہست نہ سرو و صنوبر است

آن گل کہ بر مزار نبیؐ بود جاے او
آن دُر کہ بود زیب دو گوشِ فاطمہؑ

اکنون ببین بماریہ بر خاک بستر است
در خاک و خون فتادہ چو یاقوت احمر است

فِی کِتَابِ الرَّوْضَةِ وَغَیْرِهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّهٗ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّؐ ذَاتَ یَوْمٍ خُطْبَةً بَلِیْغَةً فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ جَدًّا وَجَدَّةً قَالُوْا بَلٰی کتاب روضہ وغیرہ میں ابن عباس رضہ سے منقول ہو کہ ایک روز جناب رسالتمآبؐ نے ایک خطبۂ بلیغہ ارشاد فرمایا اثناے خطبہ میں بیان کیا کہ اے گروہ مسلمین آیا آگاہ کرون میں تم کو اُنسے کہ جو بہترین خلق ہیں نسب میں اپنے نانا اور نانی کی طرف سے سب اصحاب نے عرض کیا کہ البتہ یا رسول اللہ ہم سب امیدوار ہیں ارشاد ہو قَالَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَاِنَّ جَدَّهُمَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَجَدَّتَهُمَا خَدِیْجَةُ الْکُبْرٰی فرمایا اُن حضرتؐ نے کہ وہ بہترین خلق یہ دونوں فرزند میرے حسنؑ و حسینؑ ہیں کہ نانا اُنکے محمدؐ رسول اللہ ہیں اور نانی اُنکی خدیجۂ کبریٰ ہیں فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ اَبًا وَّاُمًّا قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَاِنَّ اَبَاهُمَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَاُمَّهُمَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ آیا آگاہ کرون میں تمھیں اُنسے جو بہتر ہیں نسب میں ماں باپ کی طرف سے سب نے عرض کیا کہ ارشاد ہو یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ بہترین نسب یہ دونوں فرزند ہیں میرے حسنؑ و حسینؑ کہ باپ اُنکے علی بن ابیطالب اور ماں اُنکی فاطمۂ زہرا بنت محمد مصطفےٰ ہیں فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ عَمًّا وَّعَمَّةً قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَاِنَّ عَمَّهُمَا جَعْفَرُ نِ الطَّیَّارُ ذُو الْجَنَاحَیْنِ یَطِیْرُ فِی الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِکَةِ وَعَمَّتَهُمَا اُمُّ هَانِیْ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ آیا آگاہ کرون میں تم کو کہ کون بہترین خلق ہیں نسب میں چچا اور پھوپھی کی طرف سے سب نے عرض کی کہ البتہ یا رسول اللہ ہم سب امیدوار ارشاد ہیں فرمایا حضرتؐ نے کہ وہ بہترین خلق جانب عم اور عمہ سے یہی دونوں فرزند ہیں میرے حسنؑ و حسینؑ کہ چچا اُنکے جعفر بن ابی طالبؑ ہیں جنکو خدا نے دو پر زمرد کے عطا فرمائے کہ جنت میں ہمراہ ملائکہ کے پرواز کرتے ہیں اور پھوپھی اُنکی

حضرتؐ نے فرمایا

کہ آیا آگاہ کرون مین تم کو کہ کون افضل و بہتر ہی از روے نسب کے مامون اور خالہ کی طرف سے
اصحاب نے عرض کی کہ ارشاد ہو یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ وہ فرزند میرے حسنینؑ ہین کہ مامون
اُنکے قاسم بن محمدؐ اور خالہ اُنکی زینبؑ دختر رسول خدا ہین ثُمَّ قَالَ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَبَاھُمَا وَاُمَّھُمَا
وَجَدَّھُمَا وَجَدَّتَھُمَا وَخَالَھُمَا وَخَالَتَھُمَا وَعَمَّھُمَا وَعَمَّتَھُمَا وَھُمَا کُلُّھُمْ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ پھر حضرت
نے فرمایا کہ ایہا الناس بدرستیکہ باپ اُنکے اور مان اُنکی اور نانا اُنکے اور نانی اور ماموں اور خالہ و چچا اور
پھوپھی اُنکی اور خود یہ دونون فرزند میرے سب اہل جنت سے ہین اور مسکن ان سب کا بہشت ہی
وَمَنْ اَحَبَّھُمَا فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ اَحَبَّ مَنْ اَحَبَّھُمَا فِی الْجَنَّۃِ اور ایہا الناس جو شخص کہ محبت رکھے میرے
ان دونون نور چشمون سے وہ بھی بہشت مین ہوگا بلکہ جو شخص کہ محبت رکھے اُس سے کہ جو اُنسے
محبت رکھتا ہی وہ بھی بہشتی ہی پس حضرات یہ جاے گریہ و بکا ہی کہ جو شاہزادے افضل و بہتر و بہتر
ہون تمام عالم سے نسب و حسب مین اور محبت جنکی باعث نجات عذاب دوزخ سے ہو اور دوستی جنکی
سبب ہو داخل ہونے بہشت کا واے ہو اُن اشقیا پر کہ جنھون نے ایک شہزادے کو زہر دغا سے
شہید کیا اور نعش اطہر پر اُنکی تیر باران کیے اور اُنھین قریب قبر اقدس جناب رسول خدا کے دفن
ہونے نہ دیا اور دوسرے شاہزادے کو آوارہ وطن کیا اور بمکر و دغا طلب کر کے صحراے کربلا مین
ہر طرف سے محاصرہ کیا اور اُنھین مع عزیز و اقربا تشنہ لب مثل گوسفند قربانی کے ذبح کیا اور کسی نے بجز
ظلم و ستم کے اُس امام مظلوم پر رحم نہ کیا چنانچہ ابن قولویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت کی ہی کہ جب امام حسینؑ نے ارادہ کیا کہ مدینہ سے باہر چلے جائین عورات مخدرات بنی ہاشم
جمع ہوئین اور صدا بنوحہ و زاری بلند کی امام حسینؑ نے جب اُنکی نالہ و بیقراری ملاحظہ فرمائی کہا
مین تمھین خدا کی قسم دیتا ہون کہ صبر کرو اور رونے پیٹنے سے ہاتھ اُٹھاؤ اُنھون نے کہا ای سید و
سردار ہم گریہ و زاری سے کیونکر باز رہین حالانکہ آپ ایسا بزرگوار بحسرت و ناکامی ہم مین سے جاتا ہی

اور ہم بیکسون کو غریب و تنہا چھوڑے دیتا ہی اور انجام کار ہم نہین جانتے کیا ہوگا اب نالہ و زاری
کس دن کے لیے رہنے دین قسم ہی خدا کی یہ دن ہمارے نزدیک مثل اُس روز کے ہی جس دن جناب
رسولخدا نے دنیا سے انتقال کیا اور مثل اُس دن کے ہی جس روز جناب فاطمہؑ نے انتقال فرمایا
اور مثل اُس روز کے ہی جس دن امیر المومنینؑ شہید ہوے اور مثل اُس روز کے ہی جس دن امام
حسنؑ کو زہر دیا اور مثل اُس روز کے ہی جسدن رقیہؑ و زینبؑ و ام کلثومؑ نے وفات پائی ای
محبوب قلوب مومنان ای یادگار بزرگواران خدا ہماری جانون کو آپ پر سے فدا کرے پس امام
حسینؑ کی ایک پھوپھی تشریف لائین اور شیون و زاری کر کے کہا ای نور دیدہ مین گواہی دیتی ہون
کہ اسوقت مین نے سنا جنات تمپر نوحہ کر کے کہہ رہے ہین شہید کربلا نے آل بنی ہاشم سے قریش کی
گردنون کو ذلیل کیا وہ بزرگوار جو حبیب دل رسول خدا تھا اور ہرگز کوئی بدی اُس سے ظاہر نہوئی
تھی اُسکی مصیبت نے بینی ہاے مردم کو خاک پر ملدیا اور نیکون کو ذلیل کیا پس اُن مخدرات حجرات
طہارت و سیادت نے ایک آواز ہو کر مرثیہ ہاے جانسوز مصیبت امام حسینؑ مین پڑھے اور اشکہاے
خونین آنکھوں سے جاری کر کے اُس امام مظلوم کو وداع کیا اور قطب راوندی علیہ الرحمہ وغیرہ نے
روایت کی ہی کہ جب امام حسینؑ نے قصد کیا کہ مدینہ سے تشریف لیجائین ام سلمہؓ زوجہ طاہرہ رسولخدا
سید الشہداؑ کے پاس آئین اور کہا ای فرزند گرامی اپنے عزم سفر عراق سے مجھے اندوہگین و ملول نکرو
اسلیے کہ مین نے تمھارے جد بزرگوار سے سنا ہی کہ مکرر فرماتے تھے میرا فرزند دلبند حسینؑ زمین عراق
پر تیغ جور اہل کفر و نفاق سے شہید ہوگا اور اُس زمین کا نام کربلا ہی امام حسینؑ نے فرمایا ای مادر
محترم مین خود جانتا ہون کہ شہید ہونگا مگر مجھے کوئی چارہ بجز جانے کے نہین ہی اور بحکم خدا تعمیل
کرتا ہون اور قسم ہی خدا کی مین جانتا ہون کہ کس روز شہید ہونگا اور کون مجھے شہید کریگا اور کس
زمین پر دفن ہونگا اور جانتا ہون کہ میرے ہمراہ میرے اہلبیت اور عزیز شہید ہونگے ای مادر
اگر آپ چاہین تو وہ جگہ جہان مین شہید اور دفن ہونگا آپکو دکھا دون پس امام حسینؑ نے دست
مبارک سے بجانب کربلا اشارہ کیا اور باعجاز آنحضرتؐ زمینہاے دنیا پست اور زمین کربلا بلند ہوئی

یہانتک کہ حضرت نے محل شہادت وموضع دفن اپنا اور ہر ایک اصحاب کا اور اپنے لشکر کی جگہ ام سلمہ کو دکھا دی پس ام سلمہ رضہ نے فغان ونالہ بلند کر کے گویا در ودیوار کو رولا دیا حضرت امام حسینؑ نے فرمایا ای مادر گرامی اسیطرح مقدر ہوا ہی کہ مین بظلم وستم شہید ہون اور میرے فرزندان وعزیز واقارب بھی قتل ہون اور میرے اہلبیت وعورات واطفال قید ہوکر شہر بشہر ودیار بدیار پھرائے جائین اور ہر چند استغاثہ کرین مگر کوئی یاور ومعین نہ پائین حضرت ام سلمہ رضہ نے کہا ای فرزند دلبند تمھارے جد عالیمقدار نے تربت تمھارے مدفن کی مجھے دی ہی اور مین نے شیشہ مین رکھ چھوڑی ہی پس حضرت امام حسینؑ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے ایک مشت خاک کربلا اُٹھا کے ام سلمہ رضہ کو دیدی اور فرمایا ای مادر اس خاک کو بھی اُس شیشہ مین رکھیے جب یہ دونون خون ہو جائین جانیے گا کہ مین اُس صحرا مین شہید ہو گیا آہ آہ مومنین کیا حال ہوا ہو گا جناب ام سلمہ رضہ کا جب یہ حال اپنی آنکھون سے دیکھا ہو گا الختصر مومنین جب وہ وقت آیا جسے خود حضرت سید الشہداؑ جناب ام سلمہ رضہ سے ذکر کر چکے تھے تو یہ نوبت پہونچی کہ تمام انصار ورفقا وعزیز واقربا شہید ہو گئے یہانتک کہ طفل صغیر بھی ہاتھو نپر تیر ستم کھا کر راہی جنت ہوا اور حضرت یکہ وتنہا میدان کربلا مین باقی رہ گئے اور ایسے زخمی ہو گئے کہ حضرتؑ سے ذوالجناح پر بھی سنبھلا نگیا لقد ذوی آنہ لما ہوی الحسین من فرسہ الی الارض چنانچہ منقول ہو کہ جب جناب امام حسینؑ بسبب زخمہاے کاری کے ذوالجناح پر نہ ٹھہر سکے پس بکمال ضعف وناتوانی پشت زین سے زمین پر تشریف لائے ؎ وَنَادَی ابْنُ سَعْدٍ مَنْ يَجِيْ بِرَاسِہٖ فَصَارَ اِلَيْہِ الشِّمْرُ لَا يَتَبَرَّمُ شاعر کہتا ہی کہ اُسوقت عمر سعد ملعون نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ کون تم مین ایسا دلیر اور بہادر ہی کہ سر اطہر امام حسینؑ کا تن سے جدا کرے راوی کہتا ہی کہ کسی شخص کو لشکر اعدا سے جرأت اسکی نہوئی کہ اس امر عظیم کو قبول کرے لیکن شمر ملعون آمادۂ قتل فرزند خیر البشر ہوا اور قریب اُس امام بیکس کے آیا پس اُس بیرحم نے اُس امام مظلوم کو اس بیرحمی سے بقصد ذبح زمین پر لٹایا کہ تمام جسم نازنین اُس نازپروردۂ کنار رسول خدا کا خاک وخون مین بھر گیا اور روح اطہر پر یہ صدمہ ہوا کہ غش سے چشمہاے مبارک کھولدین دیکھا کہ وہ شقی خنجر بکف آمادۂ قتل سینۂ اطہر پر بیٹھا ہی اُس حالت

بیکسی مین طرف روضۂ اقدس رسول خدا کے بہ نگاہ حسرت دیکھا اور بہ کمال ضعف وناتوانی یہ کہا کہ ای جد بزرگوار آیا آپ کو اپنے حسینؑ کے حال سے بھی کچھ اطلاع ہی کہ اس شقی نے بکمال سختی واسطے ذبح کے لٹایا ہی اور سینۂ زخمی پر خنجر بکف سوار ہی اور سب استخوان سینہ وپہلو میرے شکستہ ہو گئے ہین ہر چند امام مظلومؑ نے چاہا کہ وہ شقی میرے قتل مین نہ شریک ہو لیکن اُس ملعون نے مطلق رحم نہ کیا یہانتک کہ سر اقدس تن اطہر سے جدا کیا منقول ہی کہ اُسوقت اس مصیبت عظمیٰ سے ساتون آسمان قریب تھا کہ پھٹ جائین اور زمین شق ہو جائے اور تمام عالم زمین مین سما جائے اور اُسوقت آفتاب کو گہن لگ گیا اور ایسا تیرہ وتاریک ہو گیا کہ دن کو ستارے نظر آنے لگے اور اس غم مین آسمان سے خون تازہ برسنے لگا اور نیچے سے ہر پتھر اور ڈھیلے کے خون تازہ جوش مارنے لگا اور چالیس دن تک یہی حال رہا آہ آہ مومنین کیا حال ہوا ہو گا مدینہ مین جناب ام سلمہ رضہ کا بروز عاشورا جب دیکھا ہو گا کہ تمام خاک اُس شیشہ کی بالکل خون ہو گئی یقین ہو گیا ہو گا کہ امام حسینؑ شہید ہو گئے اور بعض کتب معتبرہ مین مثل بحار الانوار وجلاء العیون وغیرہ امام زین العابدینؑ سے منقول ہی کہ جب حضرت امام حسینؑ شہید ہو گئے ایک کلاغ خون آنحضرت مین لوٹ کے اُڑ گیا اور مدینہ مین جاکے دیوار مکان فاطمہ دختر امام حسینؑ پر بیٹھا جب نظر فاطمہؑ کی اُس کلاغ پر پڑی دیکھا خون اسکے پرون سے ٹپکتا ہی یہ حال دیکھ کے فاطمہؑ فریاد ونالہ کرنے لگی اور کہا یہ خبر شہادت شہداے کربلا میرے پاس لایا ہی جب اہل مدینہ اس حال پر مطلع ہوے کہا یہ دختر چاہتی ہی کہ جادوے اولاد عبد المطلب کو تازہ کرے بعد چند روز کے خبر پہونچی کہ جناب امام حسین علیہ السلام اُسی روز شہید ہوے تھے

شعر

فریاد از غریبی وبی یاری حسینؑ
وز نالہای دمبدم وزاری حسینؑ

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

؎ لا یکون ہذا الحدیث من المراجعۃ کما صرح بہ المجلسی فی جلاء العیون ۱۲ منہ مدظلہ

مجلس دوم اشعار مشتمل بر احادیث مراتب مہمان نوازی حال جنگ حضرت مسلم و شہادت بروز عرفہ یعنی نہم ماہ ذیحجۃ الحرام سنہ ۶۰ھ مع شہادت حضرت ہانی و فقرات زیارت ناحیہ مقدسہ متضمن حال شہادت جناب سید الشہدا

ماہ عزا رسید برائے گریستن	کارے دگر مساز سوائے گریستن
از نعرۂ مؤذن و تکبیر بہتر است	آوازۂ بکاؤ صدائے گریستن
ای مردم دو دیدہ بکاکن کہ چون حباب	شد راست بر قد تو قبائے گریستن
قصر گہر بہ قطرۂ اشکے کہ مے دہند	پیش خدا کم است بہائے گریستن
میکرد اشارہ زخم تن شاہ روز جنگ	بنگر کہ خندہ ہا است قفائے گریستن
سلطان دین نچک طپان بود واز حرم	مے رفت بر سپہر صدائے گریستن
یوسفؑ بہانہ بود پئے گریۂ حسینؑ	یعقوبؑ خلق گشت برائے گریستن
آہ از گروہ ظلم کہ بر حال اہلبیتؑ	مصروف خندہ بود بجائے گریستن
غافل مشو ز گریہ بہ بزم غم حسینؑ	کوثر بجنت است بہائے گریستن
در ماتم حسینؑ بود بیعت ابر برق	دارو ہمیشہ ابر ہوائے گریستن

بہتر ز گریہ نیست بہ عالم عبادتے
کارے مکن اسیر سوائے گریستن

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضُمَيْرَةَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُحِبُّ الضَّيْفَ اِلَّا وَيَقُوْمُ مِنْ قَبْرِهٖ وَوَجْهُهٗ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ کتاب انوار الہدایہ مین عاصم بن ضمیرہ سے منقول ہی کہ قبلۂ دنیا و دین جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا جو بندۂ مومن دوست رکھے اپنے مہمان کو اٹھیگا وہ مومن اپنی قبر سے بروز قیامت درحالیکہ منھ اسکا مثل ماہ شب چہاردہ کے منور و

روشن ہوگا فَيَنْظُرُ اِلَيْهِ اَهْلُ الْجَمْعِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا هٰذَا اِلَّا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ فَيَقُوْلُ مَلَكٌ هٰذَا مُؤْمِنٌ يُحِبُّ الضَّيْفَ وَيُكْرِمُهٗ وَلَا سَبِيْلَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ پس جب اہل محشر اس پر نظر کرین گے تو آپس مین کہین گے یہ کوئی نبی مرسل ہے پس ایک فرشتہ انکے جواب مین کہیگا یہ ایک بندۂ مومن ہے کہ دار دنیا مین اپنے مہمان کو دوست رکھتا تھا اور باعزاز و اکرام پیش آتا تھا اور اب جزا اسکی یہ ہو کہ پروردگار عالم اس بندۂ مومن کو داخل بہشت کریگا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَكْرِمُوا الضَّيْفَ وَلَوْ كَانَ كَافِرًا اور فرمایا جناب رسالت مآبؐ نے کہ اکرام کرو مہمان کا اگرچہ وہ کافر بھی ہو وَقَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا اُحِبُّ فِي الدُّنْيَا ثَلَاثَةَ اَشْيَاءٍ اَلصَّوْمُ فِي الصَّيْفِ وَالضَّرْبُ بِالسَّيْفِ وَاِكْرَامُ الضَّيْفِ اور فرمایا جناب امیرؑ نے کہ مین دنیا مین تین چیزون کو دوست رکھتا ہون اول روزہ رکھنا فصل گرما مین دوسرے جنگ کرنا تلوار سے تیسرے اکرام کرنا مہمان کا آہ آہ مومنین جناب رسالت مآبؐ اور جناب امیرؑ تو مہمان نوازی کی اسقدر تعریف فرمائین مگر افسوس ہزار افسوس اشقیائے اہل کوفہ نے کیا خوب مہمان نوازی کی اُن کی اولاد کی کہ حضرت مسلمؑ کو جو ایلچی جناب سید الشہداؑ اور مہمان اہل کوفہ تھے بمکر و دغا کس ظلم و ستم سے شہید کیا چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب حضرت مسلمؑ بینتالیس ظالمون کو جہنم واصل کر چکے اسوقت بکر بن عمر بن عمران ملعون نے ایک ضربت چہرۂ مبارک پر لگائی اُس ضربت کے صدمے سے اوپر کا لب اور دندان مبارک زخمی ہوے مگر پھر بھی جسطرف حضرت مسلم حملہ کرتے تھے کوئی انکے سامنے ٹھہر نہ سکتا تھا جب وہ اشقیا لڑائی سے عاجز ہوئے کوٹھون پر جاکر پتھر اور لکڑیان حضرت مسلمؑ پر مارتے تھے اور آگ حضرت مسلمؑ کے سر پر برساتے تھے جب حضرت مسلمؑ نے یہ حال دیکھا اپنی حیات سے ناامید ہو کے تلوار کھینچی اور اون کافرون پر حملہ کیا اور ایک جماعت منافقین کو بھگا دیا اور بروایت سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ ہر چند حضرت مسلمؑ سے ان اشقیا نے کہا ہمنے تمکو امان دی حضرت مسلمؑ نے قبول نکیا اور مقاتلۂ اعدا مین اہتمام کرتے تھے یہانتک کہ جراحات بے شمار جسم اطہر پر لگے اور ایک ستمگر نے عقب سے نیزہ پشت مبارک پر مارا اور حضرت مسلمؑ اسکے صدمے سے منھ کے بھل

زمین پر گر پڑے کافرون نے ہجوم کیا اور حضرت مسلمؑ کو پکڑ لیا ابن اشعث لعین کے حکم سے حضرت مسلمؑ کو استر پر سوار کیا اور ہتھیار اُنسے لیلیے اُسوقت حضرت مسلمؑ نے آہ حسرت دل پر درد سے کھینچی اور سیلاب اشک دیدۂ حق بین سے جاری کرکے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ عبداللہ پسر عباس بن مرداس نے کہا اے مسلم کیون روتے ہو جس مقصد بزرگ کا تمھارا ارادہ تھا اُسکی تحصیل مین یہ آزار بہت نہین ہین حضرت مسلمؑ نے کہا مین اپنے حال پر نہین روتا ہون ولیکن امام حسینؑ اور اُنکے اصحاب کے حال پر روتا ہون کہ ان منافقین غدار کے فریب سے اپنے شہر اور عزیزون سے جدا ہوکے اسطرف آتے ہین نہ معلوم اُنپر بھی کیا مصیبت گذریگی پس ابن اشعث سے متوجہ ہوکر کہا مین جانتا ہون تمھاری امان پر اعتماد نہین ہے اور مجھے قتل کروگے اب ایک امید تمسے یہ ہے کہ میری طرف سے کسیکو جناب امام حسینؑ کی خدمت مین روانہ کرو کہ آنحضرت مکر و غدر کوفیان بیوفا سے اسطرف آتے ہین لہذا کہلا بھیجو کہ آپ کا پسر عم عرض کرتا ہے میرے پدر و مادر آپ پر سے فدا ہون آپ مراجعت فرمائیے کہ مین یہان اسیر ہوگیا ہون اور مترصد قتل ہون یہ اہل کوفہ وہی لوگ ہین جنکے نفاق سے آپکے پدر بزرگوار پریشان ہوکے آرزوے مرگ کرتے تھے ابن اشعث شقی نے عہد کیا کہ مین کہلا بھیجونگا اور بعد عہد کے حضرت مسلمؑ کو دروازۂ قصر ابن زیاد روسیاہ پر لایا اور اُس شقی سے جاکے حال بیان کیا ابن زیاد نے کہا تجھے امان دینے سے کیا کام تھا مین نے تجھے اُنکی امان دینے کو نہین بھیجا تھا جب حضرت مسلمؑ دروازۂ ابن زیاد پر آئے تشنگی نے غلبہ کیا اُسوقت اکثر مردمان کوفہ دروازۂ قصر پر منتظر حکم ابن زیاد بیٹھے ہوے تھے حضرت مسلمؑ نے کہا اے منافقو ایک گھونٹ پانی مجھے پلادو مسلم بن عمرو بدبخت نے کہا ایک قطرہ پانی کا تمکو نہ ملیگا بعد اسکے حمیم جہنم کا اُس ملعون نے ذکر کیا جسکا وہ خود مستحق تھا حضرت مسلمؑ نے کہا تیری مان تیری عزا مین بیٹھے اے سنگین دل جفا کار مددگار کفار و اشرار تو ہی سزاوار حمیم پینے اور ہمیشہ جہنم مین رہنے کا ہے یہ کہکے حضرت مسلمؑ نے بوجہ ضعف و غلبۂ تشنگی دیوار کا تکیہ کیا جب عمرو بن حریث نے حضرت مسلمؑ کا یہ حال مشاہدہ کیا اپنے غلام کو حکم دیا اور وہ ایک پیالہ

پانی کا حضرت مسلمؑ کے واسطے لے آیا جب حضرت مسلمؑ نے چاہا پانی نوش کرین وہ پیالہ خون سے بھر گیا پس وہ پانی پھینک دیا اور دوسرا پانی کا پیالہ طلب کیا وہ پیالہ بھی اسیطرح خون سے بھر گیا تیسری مرتبہ جب پانی کا پیالہ آیا دندانہاے مبارک اُس پیالہ مین گر پڑے پس حضرت مسلمؑ نے فرمایا الحمد للہ گویا دنیا کا پانی اب تقدیر مین نہین ہے ناگاہ ابن زیاد ولد الزنا کا آدمی آیا اور حضرت مسلمؑ کو لیگیا جب حضرت مسلمؑ داخل مجلس ابن زیاد ہوے تو اُس شقی سے بہت دیر تک بحث و گفتگو ہوتی رہی آخرکار حضرت مسلمؑ نے فرمایا اگر تجھے میرا قتل منظور ہے اجازت دے کہ مین کسیکو اپنا وصی کرون کہ وہ میری وصیتون کی تعمیل کرے ابن زیاد نے کہا جو چاہو کہو حضرت مسلمؑ عمر بن سعد ملعون کی طرف متوجہ ہوے اور کہا موافق اُس قرابت کے جو مجھ مین اور تجھ مین ہے میری وصیت قبول کر اُس ملعون نے عبید اللہ بن زیاد روسیاہ کی خوشامد کی وجہ سے کلام حضرت مسلمؑ کا نہ سنا ابن زیاد نے کہا اے عمر بن سعد مسلمؑ تجھسے رابطۂ قرابت رکھتے ہین اُنکی وصیت سے کیون انکار کرتا ہے جب عمر سعد نے ابن زیاد سے اجازت پائی حضرت مسلمؑ کا دست مبارک پکڑ کے گوشۂ قصر مین لیگیا حضرت مسلمؑ نے فرمایا میری وصیت اول یہ ہے کہ اس شہر مین سات سو درہم کا مین قرضدار ہون لازم ہے کہ شمشیر و زرہ میری فروخت کرکے میرا قرض ادا کردے دوسری وصیت یہ ہے کہ جب مجھے قتل کرین ابن زیاد سے اجازت لیکر مجھے دفن کردینا تیسری وصیت یہ ہے کہ امام حسینؑ کو اس مضمون کا خط لکھنا کہ کوفیون نے مجھسے بیوفائی کی اور آپکے پسر عم کی نصرت و مددگاری نکی انکے وعدون پر اعتماد نہین ہے آپ اسطرف نہ آئین پس ابن زیاد شقی نے بکر بن حمران کو طلب کیا جس نے اُس روز حضرت مسلمؑ کے دہن مبارک پر ضربت لگائی تھی اور حکم دیا کہ مسلمؑ کو سقف قصر پر لیجا کر قتل کرے اور سر و تن کو قصر سے نیچے پھینکدے حضرت مسلمؑ نے فرمایا اے ابن زیاد اگر تو ولد الزنا نہ ہوتا اور مجھ مین تجھ مین قرابت ہوتی تو میرے قتل کا تو حکم نہ دیتا پس بکر بن حمران ملعون نے حضرت مسلمؑ مظلوم کا ہاتھ پکڑا اور

سقف قصر پر لیگیا اثناے راہ مین زبان مبارک حضرت مسلمؑ بحمد و ثنا و تکبیر و تہلیل خدا اور بصلوٰۃ سیدؐ انبیا و اہلبیت آنحضرتؐ گویا تھی اور حق تعالیٰ سے مناجات کرتے تھے کہ خداوندا تو مجھ مین اور اس گروہ مین حکم کر کہ جنھون نے مجھے فریب دیا اور مجھسے جھوٹ بولے اور اپنے وعدون پر وفا نہ کی جب وہ لعین بدکردار مسلم نامدار کو قصر پر لایا اور قتل کر کے سر و بدن شریف کو بام قصر سے نیچے پھینکدیا لرزان و خائف ابن زیاد شقی کے پاس آیا اُس لعین نے پوچھا سبب تغیر کیا ہی اُس بدبخت نے کہا جب مین نے مسلم کو قتل کیا ایک مرد سیاہ مہیب کو دیکھا کہ میرے برابر کھڑا ہی اور اپنی انگلیان دانتون سے کاٹتا ہی اور بروایت دیگر قبل قتل اُس نے یہ حالت مشاہدہ کی اور ہاتھ اُس کا خشک ہوگیا جب یہ خبر عبید اللہ بن زیاد کو پہونچی بکر بدکردار کو بلایا اور بعد دریافت حال تبسم کر کے کہا جب تو نے خلاف عادت چاہا کام کرے دہشت تجھپر طاری ہوئی اور تجھے وہم و خیال نے گھیر لیا پس اُس ولد الزنا نے دوسرے روسیاہ کو سقف قصر پر بھیجا جب اُسنے ارادۂ قتل مسلمؑ کیا جناب رسولؐ خدا کو دیکھا اور خوف آنحضرتؐ سے پتہ اوسکا پھٹ گیا اور اُسیوقت مرگیا پس ابن زیاد روسیاہ نے تیسری مرتبہ ایک شامی ملعون کو بھیجا اُوسنے جاکر حضرت مسلمؑ کو قتل کیا جب حضرت مسلمؑ شہید ہوچکے اوسوقت ابن زیاد نے ہانی کو طلب کیا اور ہرچند محمد بن اشعث وغیرہ نے شفاعت کی مگر اُس بدبخت نے ایک نہ مانا اور قتل ہانی کا حکم دیا غلام ابن زیاد ہانی کو قصر سے باہر لیگیا اور ایک ضربت اُنپر لگائی اُس ضربت نے اثر نکیا ہانی نے کہا إِلَى اللهِ الْمَعَادُ اللّٰهُمَّ إِلَىٰ رَحْمَتِكَ وَرِضْوَانِكَ یعنی بازگشت سب کی بجانب خدا ہی خداوندا مجھے اپنی رحمت و خوشنودی کیطرف لیجا پس اُس غلام بدانجام نے دوسری ضربت لگائی اور ہانی برحمت الٰہی ملحق ہوے پس عبید اللہ بن زیاد روسیاہ نے حضرت مسلم و ہانی کے سر کٹوا کے ہانی بن ابی حیۃ اور زبیر بن اروح کو دیے اور یزید پلید کے پاس روانہ کیا اور ایک نامہ لکھا اُس مین حال حضرت مسلم و ہانی کا درج کیا اور جب نامۂ عبید اللہ بن زیاد مع سرہاے

حال شہادت حضرت ہانی

مسلم و ہانی یزید پلید کے پاس پہونچے خوش ہوگیا اور حکم دیا کہ دونون سر دروازۂ دمشق پر لٹکائے گئے اور ابن زیاد کے خط کا جواب لکھا اور اُس مین نوازش و انعام کا امیدوار کیا اور کہا مین نے سنا ہی کہ امام حسینؑ متوجہ عراق ہوے ہین لازم ہی کہ اُنپر راہین بند کر کے فتح و ظفر مین سعی و کوشش بلیغ کر اور بہ تہمت و گمان لوگون کو قتل کر اور ہر روز جو گذرے مجھے اطلاع دے آہ آہ مومنین آخر اُس ملعون نے وہی کیا جو اُسے یزید پلید نے لکھا تھا اور بہ سبب طمع دنیا کے باغ رسولؐ خدا تاراج کر دیا اور جناب امام حسینؑ کو تین روز کا بھوکا پیاسا کس ظلم و ستم سے شہید کیا جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلَىٰ صَدْرِكَ وَوَاضِعٌ سَيْفَهُ عَلَىٰ نَحْرِكَ ہاے اے شہید مظلوم شمر لعین آپکے سینۂ اقدس پر بیٹھا تھا اور اپنی تلوار کو آپ کے مقام نحر پر رکھے ہوے تھا قَابِضٌ عَلَىٰ شَيْبَتِكَ بِيَدِهِ ذَابِحٌ لَكَ بِمُهَنَّدِهِ آہ آہ اُسکے ہاتھ مین آپکی ریش مقدس و نورانی تھی اور تیغ آبدار سے آپ کے گلوے خشک کو ذبح کرتا تھا قَدْ سَكَنَتْ حَوَاسُّكَ وَخَفِيَتْ أَنْفَاسُكَ وَرُفِعَ عَلَى الْقَنَاةِ رَأْسُكَ آہ آہ اُسوقت ساکن ہوگئے حواس آپ کے اور سانس آپ کے خفیہ و نرم ہوگئی اور دم رُک گیا یہانتک کہ سر انور آپکا نیزۂ طویل پر بلند کیا گیا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس سوم اشعار پیشخوانی و روایت آزاد کردن امام حسینؑ غلام خود را بہ سبب اکل پارۂ نان و حال حضرت حُر مع شہادت و حال بیکسی و تشنگی حضرت سید الشہدا علیہ السلام مع فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ متضمن شہادت مظلوم کربلاؑ

ہر صبح گر نہ تعزیت منتظر الہداست
پیراہن کبود فلک غرق خون چراست

گر آفتاب شرع نہ در خاک میرود
بر قامت سپہر چرا پیرہن قباست

گر ذرہ فراق آن رُخ گلگون نسوخت زار
خورشید را چرا رُخ لعلین چو کہرباست

فِي صَحِيفَةِ الرِّضَا بِسَنَدِهِ إِلَى الْبَاقِرِ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ دَخَلَ مُسْتَرَاحَ فَوَجَدَ لُقْمَةً مُلْقَاةً فَدَفَعَهَا إِلَى غُلَامٍ لَهُ فَقَالَ يَا غُلَامُ ذَكِّرْنِي عَنْ هٰذِهِ اللُّقْمَةِ إِذَا خَرَجْتُ فَأَكَلَهَا الْغُلَامُ زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ جناب امام حسینؑ ایک مرتبہ صحت خانہ مین داخل ہوے اور ایک لقمہ اُس مین پڑا ہوا پایا حضرتؑ نے اُسکو اُٹھا کر ایک غلام کو دیدیا اور کہا کہ ای غلام مجھ کو یہ لقمہ یاد دلانا جب مین باہر نکلون غلام نے اُس لقمے کو کھا لیا فَلَمَّا خَرَجَ الْحُسَيْنُ قَالَ يَا غُلَامُ هَاتِ اللُّقْمَةَ قَالَ أَكَلْتُهَا يَا مَوْلَايَ قَالَ أَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ جب جناب امام حسینؑ باہر تشریف لائے تو کہا ای غلام تو لے لقمہ کیا کیا اُسنے کہا ای مولا میرے مین نے تو کھا لیا حضرتؑ نے فرمایا کہ تو آزاد ہی براہ خدا قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَعْتَقْتَهُ يَا سَيِّدِي قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ جَدِّي رَسُولَ اللّٰهِ وَهُوَ يَقُولُ ایک شخص نے حضرتؑ سے تعجباً عرض کیا کہ ای آقا میرے آپنے اُسکو آزاد کر دیا حضرتؑ نے فرمایا کہ ہان سُنا مین نے اپنے نانا جناب رسولِ خداؐ کو فرماتے ہوے کہ مَنْ وَجَدَ لُقْمَةً مُلْقَاةً فَمَسَحَ مِنْهَا مَا مَسَحَ وَغَسَلَ مِنْهَا مَا غَسَلَ ثُمَّ أَكَلَهَا لَمْ تَسْتَقِرَّ فِي جَوْفِهِ حَتّٰى يُعْتِقَهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ مِنَ النَّارِ یعنی جو شخص پائے کوئی لقمہ پڑا ہوا اور پونچھ ڈالے اُسے جو کچھ کہ پونچھا جا سکے اور دھو ڈالے جو کچھ کہ دھویا جا سکے پھر کھالے اُسکو وہ لقمہ اُسکے شکم مین مستقر نہ ہونے پائیگا کہ خداوند عالم اُسکو آتش جہنم سے آزاد کر دیگا وَلَمْ أَكُنْ لِأَسْتَعْبِدَ رَجُلًا أَعْتَقَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ اور کیونکر ہو سکتا تھا کہ بندہ بناؤن مین اُس شخص کو جسکو اللہ نے آزاد کیا ہو آتش جہنم سے مومنین سنی آپ نے رحم دلی اپنے آقا و مولا جناب امام حسینؑ کی کہ باوجودیکہ حضرتؑ نے اُسے کھانے کو حکم نہین فرمایا تھا مگر اُس غلام نے وہ لقمہ کھا لیا چونکہ ایک امر خیر و مستحسن تھا لہذا حضرتؑ نے اُسے آزاد کر دیا اسی طرح حضرتؑ نے ایک اور شخص کو بھی آزاد کیا ہی گو کہ اُسنے بھی پہلے حضرتؑ کو کچھ ایذا پہونچائی تھی اور نافرمانی حکم امام کی تھی مگر چونکہ بعد کو پھر اُسنے توبہ کی حضرتؑ نے اُسکی تقصیر کو معاف فرما دیا اور وہ بھی آتش جہنم سے آزاد ہو گیا مومنین سمجھ گئے ہونگے وہ حر بن

یزید ریاحی تھے چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب حضرتؑ نے مقام شراف مین نزول فرمایا اور خیمہ برپا کر کے رات اُسی جگہ بسر کی جب صبح ہوئی حکم دیا کہ غلامان و ملازمان و اصحاب آنحضرتؑ نے بہت پانی بھر کے ہمراہ لیا اور بحول و قوت الٰہی امیدوار ہو کے روانہ ہوے اور دوپہر تک راہ چلے ناگاہ ایک شخص نے اصحاب آنحضرتؑ سے اللہ اکبر کہا حضرتؑ نے پوچھا تم نے تکبیر کیون کہی اُسنے کہا درختان خرما نمودار ہوے ہین رفقا نے کہا ہم نے اس موضع مین ہرگز خرمے کے درخت نہین دیکھے ہین شاید نیزون کی نوکین اور گھوڑون کے کان دکھائی دیتے ہین حضرتؑ کو جب معلوم ہوا کہ علامت لشکر ہی اور اسطرف آتا ہی آپ ایک پہاڑ کی جانب جو وہان تھا متوجہ ہوے کہ اگر قتال کی حاجت پڑے پہاڑ کی جانب پشت کر کے اُنسے مقاتلہ کرین جب نزدیک کوہ پہونچے حر بن یزید ریاحی مع ہزار سوار عین شدت گرما مین قریب لشکر سید الشہداؑ پہونچا اور صف آرا ہوا حضرتؑ نے فرمایا خیمہ نصب کیا جائے اور اصحاب امام مظلومؑ نے سامنے اُس فوج کے صفین باندھین جب امام حسینؑ نے اُس لشکر ضلالت اثر مین آثار تشنگی مشاہدہ فرمائے حکم دیا کہ انکی فوج اور جانورون کو پانی دو اور حضرتؑ نے خود بنفس نفیس متوجہ ہو کے اُنکو اور اُنکے جانورون کو پانی سے سیراب کیا منقول ہی کہ ابن زیاد روسیاہ نے حصین بن نمیر کو مع لشکر انبوہ استقبال آنحضرتؑ کے لیے قادسیہ مین بھیجا تھا اور حصین نے حر کو مع ایکہزار سوار کے آگے روانہ کیا تھا الغرض جب وقت نماز ظہر آیا حضرتؑ نے حجاج بن مسروق کو فرمایا کہ اذان نماز کہے جب وقت اقامت ہوا سید الشہداؑ با جامہ و نعلین و ردا خیمے سے باہر آئے اور دونون لشکرون کے درمیان مین کھڑے ہو کے حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے اور فرمایا ایہا الناس مین تمھاری طرف نہین آیا مگر جبکہ تمھارے خطوط متواتر اور تمھارے قاصد پیاپی میرے پاس پہونچے تم نے لکھا تھا کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائین کہ امام و پیشوا ہمارا کوئی نہین ہی شاید خدا ہم کو اور آپ کو حق و ہدایت پر متفق کرے اگر تم اپنے عہد و گفتار پر برقرار ہو مجھ سے پیمان تازہ کر کے دل میرا مطمئن کر دو اور اگر اپنی گفتار سے پھر گئے ہو اور عہد و پیمان کو شکستہ کر دیا ہی اور میرے آنے سے بیزار ہو مین اپنے وطن کو واپس جاتا ہون

ملاقات لشکر و ورود حضرت سید الشہدا با حر بن یزید ریاحی رحم

اُن مکاران و غداران بیوفا نے کچھ جواب نہ دیا پس حضرتؑ نے مؤذن سے فرمایا اقامت نماز کہو اور حُر سے فرمایا اگر چاہو اپنے لشکر کے ہمراہ نماز ادا کرو حُر نے عرض کی مین آپکے عقب مین نماز پڑھونگا پس جناب امام حسینؑ آگے کھڑے ہوسے اور دونون لشکرون نے عقب آنحضرتؑ نماز ادا کی اور بعد ادائے نماز دونون لشکر اپنی اپنی جگہ چلے گئے جب وقت نماز عصر ہوا پھر حضرتؑ آگے کھڑے ہوسے اور دونون لشکرون کو نماز پڑھائی اور بعد فراغت اپنا روے مبارک بجانب لشکر کیا اور خطبہ ادا فرمایا جسکا حاصل مضمون یہ ہی آیہا الناس اگر خدا سے ڈروگے اور حق ذی حق کا پہچانوگے تم سے خدا خوش ہوگا اور ہم چونکہ اہلبیت رسالت ہین اور بعلم و کمال و عصمت و جلالت موصوف ہین خلافت کے زیادہ تر اُس گروہ سے سزاوار ہین جو بناحق دعوی ریاست کرکے تم ہین بجور و ظلم سلوک کرتے ہین اگر جہالت و ضلالت مین تم راسخ ہو اور راے تمھاری اُس سے جو کچھ مجھے لکھا تھا پھر گئی ہی مین بھی واپس جاتا ہون حُر نے جواب دیا قسم ہی خدا کی مجھے اُن خطوط اور قاصدون کی جیسا آپ فرماتے ہین مطلق خبر نہین ہی حضرتؑ نے عُقبہ بن سمعان سے فرمایا کہ وہ خورجین جس مین خطوط ہین لے آؤ جب دونون خورجینین لائے خطوط کوفیان بیوفا سے بھری ہوئی تھین بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ وہ خطوط بارہ ہزار تھے الغرض حُر نے کہا مجھے ان خطوط سے اطلاع نہین ہی مجھے ابن زیاد نے مقرر کیا ہی کہ جب آپ سے ملاقات کرون جدا نہون تا وقتیکہ آپکو ابن زیاد کے پاس نہ لیجاؤن حضرتؑ نے فرمایا جب تک زندہ ہون یہ ذلت مجھے گوارا نہ ہوگی پس اصحاب کو حکم دیا کہ سوار ہون جب ہودجہاے حرم محترم اونٹون پر بندھ گئے حضرتؑ پاے مبارک رکاب مین رکھکر سوار ہوے جب چاہا واپس جائین لشکر مخالف نے راستہ روک لیا اور مانع ہوسے حضرتؑ نے حُر سے خطاب کیا کہ تیری مان تیری عزا مین بیٹھے مجھسے کیا چاہتا ہی حُر نے کہا اگر اور کوئی میری مان کا نام لیتا تو البتہ مین بھی اُسکا جواب دیتا لیکن آپ کی مادر گرامی کے حق مین بغیر تعظیم و تکریم کے کوئی سخن زبان پر نہین لاسکتا ہون حضرتؑ نے فرمایا مطلب تیرا کیا ہی حُر نے کہا مین چاہتا ہون آپکو ابن زیاد پاس لیچلون حضرتؑ نے فرمایا مین تیری

اطاعت نکرونگا حُر نے کہا مین بھی دست بردار نہونگا جب درمیان مین طول سخن ہوا حُر نے کہا مجھے حکم نہین ہی کہ آپ سے جنگ کرون اگر آپکو کوفہ جانا منظور نہین ہی تو مدینہ دوسرے رستہ سے جائیے کہ مین کل کیفیت ابن زیاد کو لکھون شاید کوئی ایسی صورت نکل آئے کہ مین آپ ایسے پیشوا سے بجارا بہ مبتلا نہ ہون حضرتؑ نے بضرورت راہ قادسیہ سے بجانب دست چپ توجہ کی اور وہ لشکر ضلالت اثر بھی ہمراہ ہوا حُر نے قریب امام حسینؑ آکر کہا یا حضرت آپ کو مین قسم دیتا ہون کہ اس گروہ سے مقاتلہ نہ کیجیے گا ورنہ قتل ہو جائیے گا حضرتؑ نے فرمایا تو مجھے موت سے ڈراتا ہی راہ خدا مین مارا جانا اور خوشنودی حق تعالی مین شہید ہونا اسکی مجھے بڑی آرزو ہی اور مین بحکم خدا ان منافقین سے مقاتلہ کرونگا اور مرجانے سے مجھے پروا نہین ہی جب حُر نے جانا کہ سمجھانا کچھ مفید نہین ہی اور حضرت ارادۂ مخالفت و مخاصمت اس لشکر سے مصمم رکھتے ہین اپنے لشکر سے ملحق ہوا اور ہمراہ حضرتؑ چلا تا آنکہ قصر بنی مقاتل مین نزول اجلال فرمایا جب صبح ہوئی نماز صبح ادا کرکے امام حسینؑ سوار ہوے ہرچند چاہتے تھے دوسری طرف جائین لشکر حُر مانع ہوتا تھا یہانتک کہ زمین کربلا پر پہونچے حضرتؑ نے دریافت کیا کہ اس زمین کا کیا نام ہی کہا اس زمین کو کربلا کہتے ہین جب امام مظلومؑ نے یہ نام محنت انجام سنا اشک حسرت چشمہاے مبارک سے جاری ہوے اور فرمایا یہ مقام کرب و بلا اور محل محنت و عنا ہی یہ جگہ وہ ہی جہان خون شہداے کربلا کا بہیگا ناگاہ دور سے ایک سوار نمایان ہوا کہ بسرعت تمام آتا تھا جب نزدیک آیا امام حسینؑ کو سلام نہ کیا اور حُر کو جاکر سلام کیا اور ایک خط ابن زیاد شقی کا حُر کو دیا جب خط کھولا اُس شقی نے لکھا تھا کہ جہان یہ خط میرا تم کو پہونچے اُسی جگہ امام حسینؑ کو اُتار دو اور ایسے بیابان مین اُتارنا جہان پانی اور آبادی نہو اور اُنپر سختی کرنا لازم ہی کہ میرا قاصد مجھے یہ خبر پہونچائے کہ تم نے میری اطاعت و فرمانبرداری کی ہی جب حُر نے وہ خط پڑھا مضمون خط باواز بلند تشکر حضرتؑ کو پڑھکر سنایا یزید بن مہاجر نے قاصد ابن زیاد کو پہچانا اور اُس سے کہا کہ تیری مان تیرے ماتم مین بیٹھے یہ کیا پیام تو لایا ہی اُس ملعون نے کہا مین نے اپنے امام کی اطاعت اور

وفا اپنی بیعت پر کی ہی ابن مہاجر نے کہا بلکہ تو نے اپنے خدا کی معصیت کی ہی عار دنیا و نار عقبیٰ
کو تو نے اپنے لیے مہیا کیا ہی تیرا امام اُن اماموں مین سے ہی کہ جنکے حق مین خداوند عالم فرماتا
ہی وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یُنْصَرُوْنَ یعنی ہم نے اُنکو امام کیا وہ
لوگون کو بجانب آتش بلاتے ہین اور بروز قیامت یاری اُنکی نہ کیجائیگی پس حُر وہان اُترا حضرتؑ
نے فرمایا مجھے جانے دو کہ نینوا یا غاضریہ یا اور کسی جگہ جہان پانی اور آبادی ہو وہان اُترون حُر نے کہا
کہ امیر نے اس قاصد کو بھیجا ہی اور یہ حکم لکھا ہی مین اُسکے حکم کی مخالفت نہین کر سکتا زہیرؓ بن
قین نے کہا یا ابن رسول اللہ ہمین اجازت دیجیے کہ ہم اُنسے مقاتلہ کرین اسلیے کہ اسوقت ہماری
جنگ اُنسے بہت آسان ہی بمنزلہ اُسکے جبکہ لشکر ہاے بیحد وشمار اسکے بعد آئینگے حضرتؑ نے فرمایا مین
چاہتا ہون اتمام حجت خدا تمام کرون اور اُنسے لڑنے مین ابتدا نہ کرون پس بالضرورت اُسی جگہ اُترے
تنابین اور خیمے اہلبیتؑ کے لیے نصب کیے گئے بقول ایک جماعت کے تاریخ دوسری ماہ محرم ۶۱ھ
اکسٹھ ہجری کی تھی اور روز چہارشنبہ یا پنجشنبہ تھا پس حر نے ایک خط ابن زیاد کو لکھا اور حقیقت حال
اُس مین درج کی جب وہ خط ابن زیاد پاس پہونچا اُس شقی نے ایک خط امام حسینؑ کو لکھا اور اُس مین
تحریر کیا کہ مین نے سنا ہی کہ آپ کربلا مین اُترے ہین یزید بن معاویہ نے مجھے خط لکھا ہی کہ آپ کو
مہلت نہ دون یا آپ سے بیعت لون اور اگر انکار کیجیے تو آپ کو قتل کرون جب خط اُس شقی کا حضرت
کے پاس پہونچا اور حضرتؑ نے مطالعہ فرمایا اُس خط کو پھینکدیا اور کہا وہ گروہ رستگار نہوگا جو رضامندی
مخلوق کے لیے عقوبت خالق خرید کرے جب قاصد نے خط کا جواب مانگا حضرتؑ نے فرمایا اُسکے خط کا جواب میرے
پاس نہین ہی عذاب الٰہی اُسپر نازل ہوا ہی جب یہ خبر اُس بدبخت کو پہونچی آتش کفر و نفاق اور زیادہ بھڑکی اور
لڑائی کا اُسنے عزم بالجزم کیا سرداری لشکر کی تکلیف عمر بن سعد ملعون کو دی اُسنے اول انکار کیا مگر چونکہ قبل ازین
حکومت رَے کی اُسے دے چکا تھا کہا کہ اگر امام حسینؑ سے تو نہ لڑیگا حکومت رے سے دست بردار ہو مین اور کسی کو
وہان کا حاکم کردونگا پس اُس روسیاہ نے بطمع حکومت رے شقاوت ابدی و عذاب سرمدی اختیار کر کے
امام حسینؑ سے جنگ قبول کی اور مع چار ہزار ناصر دکربلا کو روانہ ہوا المختصر جب روز عاشورا آیا اور

رجوع حال حضرت حرؓ در روز عاشورا

حر بن یزید ریاحی نے دیکھا کہ آخر کار لڑائی ٹھہری نزدیک عمر بن سعد آیا اور کہا کہ ای عمر بن سعد
ایسے بزرگ سے تو لڑیگا اُسنے کہا ہان ایسی جنگ کرونگا کہ سر جدا ہو جائین اور ہاتھ کٹ جائین
حُر نے کہا اُنکا سوال ہی کہ تم اُنسے دست بردار ہو جاؤ اسپر بھی تو کیا راضی نہین ہی عمر نے کہا
اگر میرا اختیار ہوتا تو مین راضی ہو جاتا ولیکن تمھارا امیر راضی نہین ہوتا ہی یہ سنکے حُر اپنی جگہ پر گئے
اور قرہ بن قیس سے کہا اپنے گھوڑے کو تو نے پانی دیا ہی اُسنے کہا نہین قرہ کہتا ہی کہ یہ پوچھکر
حُر چلے گئے مین سمجھا کہ اپنے گھوڑے کو پانی دینے گئے ہین اور اگر جانتا کہ امام حسینؑ کے پاس
جاتے ہین تو مین بھی ہمراہ چلا جاتا ناگاہ مین نے دیکھا کہ امام حسینؑ کے لشکر کیطرف جا رہے ہین
پس مہاجر بن اوس حُر کے پاس گیا اور دیکھا حُر کا جسم کانپ رہا ہی مہاجر نے کہا مین تمکو شجاع ترین
اہل کوفہ جانتا تھا یہ کیا حال ہو گیا ہی حُر نے جواب دیا وہ بات نہین ہی جو تو سمجھا ہی ولیکن مین درمیان
اختیار بہشت و دوزخ کے متردد ہون اگر میرے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جلادین ہرگز نہین دوزخ کو قبول
نہ کرونگا یہ کہکر گھوڑا دوڑایا اور امام حسینؑ کی خدمت مین حاضر ہو کے (اظہار ندامت و عاجزی
کے لیے) ہاتھ اپنے سر پر رکھے اور کہا خداوندا مین توبہ کرتا ہون میری توبہ قبول کر بدرستیکہ تیرے
دوستون کے دلونکو مین نے ڈرایا اور تیرے پیغمبرؐ کے فرزند کو مین نے خائف کیا پس حضرتؑ سے
کہا یا ابن رسول اللہ مین وہی ہون جسنے آپکو واپس نہ جانے دیا اور اس مقام پر آپ کو لے آیا ولیکن
مین نہ جانتا تھا کہ یہ ستمگار آپ سے ایسا سلوک کرینگے آیا توبہ میری قبول ہوگی حضرتؑ نے فرمایا
ہان اگر توبہ کروگے توبہ تمھاری قبول ہوگی حُر نے کہا یا ابن رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ پہلے
ان کافرونسے مین ہی لڑنے جاؤن جب اجازت پائی رجز خوان معرکہ مین آکے لشکر مخالف کو
آواز دی کہ ای اہل کوفہ تمھاری مائین تمھارے ماتم مین گرفتار ہون فرزند رسولؐ کو بوعدہ ہائے
دروغ تم نے طلب کیا اور اب تلوارین اُنپر کھینچی ہین اور اُنھین اجازت واپس جانے کی بھی نہین
دیتے ہو اور آب فرات کو یہود و نصاری و مجوس و سگ و خوک پیتے ہین اور امام حسینؑ کے اہلبیت
کو نہین دیتے ہو اپنے پیغمبر کو یہی عوض دیتے ہو خدا تم لوگون کو بروز قیامت تشنگی سے نجات نہ دے

جب اُن کافرون نے حُرکو نشانۂ تیر ہاے ظلم وستم کیا حُرامام حسینؑ کی خدمت مین واپس آئے کہ حضرت کو وداع کرین پس عمر بن سعد ملعون نے تیر کمان مین رکھکر لشکر سعادت اثر امام بحر وبر کیطرف پھینکا اور کہا گواہ رہنا کہ پہلے جسنے تیر لشکر حضرت امام حسینؑ کی جانب پھینکا وہ مین تھا پس بیکدفعہ جمیع کافران بیحیا نے تیر ہاے شقاق کمان نفاق سے اُس امام آفاق پر برسائے اصحابؓ جناب امام حسینؑ سے کوئی کم بچا جو مجروح نہوا ہو اور موافق ایک روایت کے اس حملے مین پچاس مجاہد شربت شہادت نوش کر کے جمیع سعدا وشہدا سے ملحق ہوے پس جناب امام حسینؑ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا مردانہ رہو کہ تیر تمھاری جانب قاصدان کافران غدار ہین پس حُر نے کہا یا ابن رسول اللہ چونکہ مین ہی پہلے راہ مین آپکا متعرض ہوا تھا چاہتا ہون مجھے اجازت دیجیے کہ پہلے مین ہی آپکی راہ مین قتل ہون جب رخصت ملی معرکۂ قتال مین آئے رجز پڑھکر شجاعان معرکۂ نبرد کو خاک ہلاک پر گرایا یہانتک کہ چالیس اشقیاے بیدین کو جہنم وصل کیا اور بروایت امام زین العابدینؑ اٹھارہ کافر رواۂ سقر کیے المختصر جب اسپ حُر پے کیا گیا پیادہ جنگ کی یہانتک کہ اُن اشقیا نے گرادیا اور ایوب بن مسروح شقی نے حضرت حُرکو شہید کیا اور اصحاب امام حسینؑ معرکۂ قتال سے اٹھا لائے اُسوقت ایک رمق جان باقی تھی اور خون رگون سے جاری تھا آہ آہ مومنین کیا رحمدل تھے آپ کے آقاے مظلوم سید الشہداؑ راوی کہتا ہے کہ اُسوقت امام حسینؑ نے اپنا دست مبارک حُر کے مُنھ پر پھیرا اور فرمایا تمھاری مان نے تمھارا نام حُر رکھا تھا اب تم دنیا وعقبیٰ مین آزاد ہوا افسوس ہزار افسوس مومنین ابھی آپنے سنا کہ بعد شہادت حضرت حُر کو اصحابؓ امام حسینؑ مقتل سے اُٹھا لائے اور کسقدر رحمت وشفقت امام حسینؑ نے حضرت حُر پر کی آہ آہ کون تھا بعد شہادت اصحاب واقربا جو جناب امام حسینؑ پر رحم کرتا حالانکہ وہ جناب زبان مبارک بسبب شدت تشنگی کے بار بار چباتے تھے اور ایک ایک شقی سے پانی طلب فرماتے تھے مگر کوئی ملعون جواب تک نہ دیتا تھا آخر اسی ظلم وستم سے اُن جناب کو شہید کیا اور ایک قطرہ پانی کا نہ دیا ؎

ازآب ہم مضائقہ کردند کوفیان	خوش داشتند حرمت مہمانِ کربلا

بودند دیو ودد ہمہ سیراب ومی مکید	خاتم زقحط آب سلیمانِ کربلا
زان تشنگان ہنوز بعیوق می رسد	آوازالعطش زبیابانِ کربلا

چنانچہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ نُکِثَتْ ذِمَّتُہٗ سلام خدا ہو اوپر اُن جناب کے جنکا عہد توڑا گیا اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ ھُتِکَتْ حُرْمَتُہٗ سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکی ہتک حرمت کی گئی اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اُرِیْقَ بِالظُّلْمِ دَمُہٗ سلام خدا ہو اوپر اُن جناب کے جنکا خون بظلم وستم بہایا گیا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُغْتَسِلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ سلام خدا ہو اوپر اُس جناب کے جو اپنے زخمونکے خون مین نہلایا گیا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُجَرَّعِ بِکَاسَاتِ الرِّمَاحِ سلام خدا ہو اُس پیاسے پر جسے جام نیزہ ہاے آبدار سے سیراب کیا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ سلام خدا ہو اُس مظلوم پر جس پر ظلم وستم کرنا مباح سمجھا گیا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَنْحُوْرِ فِی الْوَرٰی سلام خدا ہو اُس مظلوم پر جو خلق اللہ مین ذبح کیا گیا اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ تَوَلّٰی دَفْنَہٗ اَھْلُ الْقُرٰی سلام خدا ہو اُس بیکس پر جسکے دفن کے اہل قریہ متولی وتکفل ہوے اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ؁

مجلس چہارم اشعار پیشخوانی وفضائل اصحاب جناب سالتمآب واصحاب جناب امام حسینؑ واشعار در وصف بہشت وحال وہب بن عبداللہ کلبیؓ وشہادت وفقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ وآمدن ذوالجناح بر در خیمہ بعد شہادت حضرت سید الشہداؑ ونوحہ حضرت زینبؑ وام کلثومؑ مع فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

بازاین چہ شورش است کہ در خلق عالم است	بازاین چہ نوحہ وچہ بکا وچہ ماتم ست
بازاین چہ رستخیز عظیم ست کز زمین	بی نفخ صور خاستہ تاعرش اعظم ست
این صبح تیرہ باز دمید از کجا کزو	کار جہان وخلق جہان جملہ درہم ست
گویا طلوع می کند از مغرب آفتاب	کاشوب در تمامی ذرات عالم ست

گر خوانمش قیامت دنیا بعید نیست	این رستخیز عام کہ نامش محرم ست
در بارگاہ قدس کہ جاے ملال نیست	سرہای قدسیان ہمہ بر زانوی غم ست
جن و ملک بر آدمیان نوحہ می کنند	گویا عزای اشرف اولاد آدم ست
خورشید آسمان و زمین نور مشرقین	پروردۂ کنار رسول خدا حسینؑ

فِی صَحِیفَۃِ الرِّضَا اَنَّہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَۃٍ عَلِیٍّ وَّاَبِیْ ذَرٍّ وَّ ٦

سَلْمَانَ وَ مِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ زبدۃ الاصفیا امام الاتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ و الثنا بسند خود روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسالت نے کہ تحقیق کہ خداوند عزوجل نے حکم دیا مجھکو چار آدمیوں کی دوستی کا علی اور سلمان اور ابوذر اور مقداد بن اسود سبحان اللہ کیا اصحاب تھے جناب رسالت مآب کے کہ جنکی دوستی کا حکم خود خداوند علی اعلیٰ نے اپنے حبیب کو دیا تھا مگر مومنین اصحاب امام حسین بھی کیا اصحاب باوفا تھے کہ جنکی تعریف خود حضرت امام حسینؑ نے فرمائی ہی سبحان اللہ کیسی شجاعت ان بہادروں نے دکھادی اور جو حق وفاداری تھا ادا کردیا اور سب کے سب راہ خدا میں شہید ہوگئے چنانچہ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر روایت کی ہی کہ ایک شخص نے جناب صادقؑ سے سوال کیا کہ یا ابن رسول اللہ اسکا کیا سبب تھا کہ اصحاب امام حسینؑ باوجودیکہ جانتے تھے کہ قتل ہوجاینگے جہاد پر سبقت کرکے بیباکانہ دریاے جنگ میں کود پڑتے تھے حضرتؑ نے فرمایا پردہ اُنکے سامنے سے اُٹھا دیا گیا تھا کہ اپنے منازل بہشت میں دیکھتے تھے پس مبادرت کرتے تھے کہ قتل ہوکر اپنی منزلوں میں پہونچیں اور اپنی حوروں سے ہم آغوش ہوں اور قطب راوندی نے بسند صحیح ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہی کہ امام زین العابدینؑ نے فرمایا اُس رات کو جسکی صبح میرے پدر بزرگوار شہید ہوے میں اُنکے ہمراہ تھا پس میرے پدر بزرگوار نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا کہ اب رات ہوگئی موقع نکل جانیکا ہم مل گیا ہی الحرم کہ اس بات کو غنیمت جانو اور نکل جاؤ کہ اس گروہ جفاکار کو مجھ سے غرض ہی اور کسی سے مطلب نہیں ہی اگر مجھے قتل کریں تمہارا تعاقب نہ کرینگے میں نے اپنی بیعت تمہاری گردنوں سے نکال لی اصحاب نے عرض کیا خدا کی قسم ہی یہ ہرگز نہ ہوگا حضرتؑ نے فرمایا کل کے دن قتل ہوگے

اور تم میں سے ایک بھی نہ بچیگا اصحاب نے کہا کہ ہم خدا کی حمد کرتے ہیں کہ اُسنے ہم کو اس کرامت سے مشرف کیا کہ ہمراہ آپکے شہید ہوں پس اصحاب شہادت پر مستقل ہوگئے اور حضرتؑ نے اُنکے لیے دعا کی اور فرمایا سر اوپر کرکے نظر کرو جب نظر بلند کی اپنے منازل و درجات بہشت میں دیکھے اور حضرتؑ نے ہر ایک کی جگہ اُسے دکھا دی یہانتک کہ سب نے اپنی اپنی منزلیں پہچان لیں اور حور و قصور و نعمتہاے خدا کا معاینہ کرلیا اس سبب سے اس صحرا میں نیزہ و شمشیر کا مطلق خیال نہ کرکے دوڑ پڑتے تھے کہ کہیں جلد اپنی منزلوں میں پہنچ کے نعیم ابدی سے متنعم ہوں ؎

هَنِیْئًا لَکُمْ دَوْمُ الْجِنَانِ وَطِیْبُہَا	نَعِیْمًا مُقِیْمًا دَائِمًا یَتَجَدَّدُ

اے اصحاب جناب سید الشہدا سیر باغ جنت کی تمھیں مبارک ہو خوشبو و عطریات بہشت لگاؤ اور گوارا ہوں تمھیں نعمتیں فردوس کی کہ وہ نعمتیں ایسی ہیں جنکو دوام و قیام ہی کبھی تم سے منقطع نہ ہونگی اور ہمیشہ اُس میں لذت تازہ لطف بے انداز پاؤ گے ۔

وَاَشْجَارُہَا مَمْلُوْءَۃٌ مِّنْ ثِمَارِہَا	وَاَطْیَارُہَا مِن

اور اُن باغہاے بہشت میں درخت میوہ ہاے گوناگوں سے لدے ہوئے
درختوں پر جانوران رنگارنگ و بوقلموں خوش و عن نغمہ زن ہیں ۔

دِیَارٌ مِّنَ الْیَاقُوْتِ وَالْاَرْضُ فِضَّۃٌ	وَفِیْہَا قُصُوْرٌ لُؤْلُؤٌ وَزَبَرْجَدُ

اور مبارک ہوں تمھیں شہر ہاے جنت کے ایسے شہر جنکی شہر پناہ کی دیواریں ایک ڈال یاقوت سرخ کی ہیں اور زمین اُن شہروں کی خالص چاندی کی ہی اور قصور ہیں وہ ایک ڈال دُر بے بہا اور زمرد سبز کے ہیں

وَاَنْہَارُہَا خَمْرٌ وَّمِسْکٌ تُرَابُہَا	وَخِیْمَاتُ مَرْجَانٍ وَ نَہْرُہَا جَمْدٌ

اور نہریں شراب طہور سے مملو اُن قصروں میں جابجا خوش ترتیبی سے جاری ہیں اور ہر ایک اُن نہروں کی مشک خالص سے ہی اور جابجا خیمے مروارید کے استادہ ہیں اور کبھی کبھی اُن خیموں کو جناب رسالتمآبؐ اپنے قدوم میمنت لزوم سے مزین فرمائینگے اور سر افتخار تمھارا عرش علی پر پہونچائیں گے

الغرض جب وہ وقت آیا جسے جناب امام حسینؑ فرماتے تھے اور لڑائی شروع ہوگئی اول حر بن یزید

ریاحی داخل جنت ہوئے بعد اُسکے بُریر بن خضیر ہمدانی بدرجۂ شہادت فائز ہوئے پس وہب بن عبداللہ کلبی نے رخصت مبارزت طلب کی اُنکے ہمراہ اُنکی زوجہ اور مادر بھی تھی مادر سعادتمند محاربہ و مقاتلہ کی اپنے پسر کو ترغیب کرتی تھی جب وہب معرکۂ کارزار مین آئے ایک گروہ اشرار کو طعمۂ شمشیر آبدار کرکے اپنی زوجہ اور والدہ کے پاس واپس آئے اور کہا ای مادر آپ مجھ سے راضی ہوئین اُس مؤمنہ نے کہا ای فرزند تجھ سے مین اُسوقت راضی ہونگی جب نصرت امام حسینؑ مین تو قتل ہو جائیگا زوجہ نے کہا مجھے بیکس و غریب نہ چھوڑے جاؤ مان نے کہا ای فرزند سعادتمند اسکی بات نہ سنو اور اپنی جان امام حسینؑ پر فدا کرو کہ بروز قیامت اپنے جد بزرگوار سے وہ تمھاری شفاعت کرین پس وہب بن عبداللہ کلبی جنگاہ مین پھر گئے اور دریائے جنگ مین غوطہ مار کے دلیرانہ محاربہ کیا یہانتک کہ اُنیس ۱۹ سوار اور بارہ ۱۲ پیادے لشکر شقاوت اثر کے واصل جہنم کیے آہ آہ مومنین آخر الامر ظالمون نے اُنکے ہاتھ کاٹ ڈالے مادر وہب نے جب یہ حال اپنے پسر کا دیکھا چوب خیمہ ہاتھ مین لیکر متوجہ معرکہ ہوئی اور کہتی تھی میرے پدر و مادر ای فرزند تجھ پر سے فدا ہون حرم محترم و مکرم جناب رسولخدا کی نصرت کرکے شہید ہو جا اور سعادت ابدی حاصل کر وہب ہر چند چاہتے تھے ان کو پھیر دین مگر وہ نہ مانتی تھی جب امام حسینؑ نے وہ حال مشاہدہ کیا فرمایا خدا تمھین جزائے خیر عطا کرے کہ نصرت اہلبیت مین تم نے کوئی دقیقہ نہین چھوڑا ای زن صالحہ واپس چلی آ عورتون پر جہاد نہین ہے المختصر جب وہب نے شربت شہادت نوش کیا اُسکی زوجہ بیتابانہ اُسکے پاس گئی اور اپنا مُنھ اُسکے مُنھ پر رکھ کر خاک شوہر کے مُنھ سے جھاڑنے لگی آہ آہ مومنین اُسوقت شمر لعین نے اپنے غلام سے کہا اُسنے ایک گرز اُس سوگوار کے سر پر ایسا لگایا کہ اپنے شوہر سے ملحق ہوئی اور حدیث مین حضرت امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ وہب پہلے نصرانی تھے بعد اُسکے وہ اور اُنکی مان امام حسینؑ کی بیعت سے مسلمان ہوئے اور جب معرکہ مین پہونچی سات یا آٹھ شقی قتل کیے اور بروایت دیگر چوبیس پیادے اور بارہ سوار منافقان نابکار کے طعمۂ تیغ آبدار کیے اور جب کثرت جراحات سے مجبور ہو گئے اُنکو قید کرکے عمر بن سعد کے پاس لیگئے اُس ملعون نے حکم دیا کہ

اُنکا سر کاٹ کر لشکر امام حسینؑ مین پھینکدیا اُنکی مان نے تلوار اپنے پسر کی اُٹھائی اور متوجہ لشکر مخالف ہوئی امام حسینؑ نے فرمایا ای مادر وہب لڑنے نجا خدا نے جہاد کا عورتون کو حکم نہین دیا ہی تجھے بشارت ہو کہ تو اور تیرا پسر بہشت مین میرے جد بزرگوار کے پاس ہوگا اور بروایت دیگر سر اپنے فرزند کا بجانب لشکر مخالف پھینکدیا اور ایک ظالم کو ہلاک کیا پس چوب خیمہ اُٹھا کر دو کافرونکو قتل کیا حضرتؑ نے فرمایا ای مادر وہب خدا تجھے ناامید نہ کریگا اور تو مع پسر خدمت سید المرسلین مین درجہ عطائے بہشت مین ہو گی اللہ اکبر مومنین کیا مرتبہ ہی شہدائے کربلا کا ملاحظہ تو کیجیے کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین ان بزرگوار ونپر کیونکر سلام کرتے ہین فرماتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَی الْجُیُوبِ الْمُضَرَّجَاتِ سلام خدا ہوا وپر اُن گریبانون کے جو خون آلودہ ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَی الشِّفَاهِ الذَّابِلَاتِ سلام خدا ہو اُن ہونٹھونپر جو شدت تشنگی سے پژمردہ ہو گئے تھے اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَجْسَادِ الْعَارِیَاتِ سلام خدا ہو اُن اجسام طاہرہ پر جو عریان کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَی الْجُسُومِ الشَّاحِبَاتِ سلام خدا ہو اُن بدنون پر جو متغیر و لاغر ہو گئے تھے اَلسَّلَامُ عَلَی الدِّمَاءِ السَّائِلَاتِ سلام خدا ہو اُن دماء پر جو جاری کیے گئے یعنی وہ لہو جو بظلم و ستم بہائے گئے اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَعْضَاءِ الْمُقَطَّعَاتِ سلام خدا ہو اُن اعضا پر جو ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُوسِ الْمُشَالَاتِ سلام خدا ہو اُن سرونپر جو نیزوں پر بلند کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَبْدَانِ السَّلِیبَةِ سلام خدا ہو اُن بدنون پر جو برہنہ کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُجَدَّلِینَ فِی الْفَلَوَاتِ سلام خدا ہو اُن اجسام پر جو صحرا مین خاک و خون مین غلطان تھے اَلسَّلَامُ عَلَی النَّازِحِینَ عَنِ الْاَوْطَانِ سلام خدا ہو اُن حضرات پر جو وطنون سے جدا کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَدْفُونِینَ بِلَا اَکْفَانٍ سلام خدا ہو اُن بیکسونپر جو بے کفن دفن ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُوسِ الْمُفَرَّقَةِ عَنِ الْاَبْدَانِ سلام خدا ہو اُن سرونپر جو بدنون سے جدا کیے گئے افسوس ہزار افسوس مومنین ابھی آپ نے سنا کہ جب حضرت وہبؓ نے شہادت پائی تو جناب امام حسینؑ نے اُنکی مان کو سمجھایا اور پُرسا اور دلاسا دیا مگر آہ آہ کون تھا بعد قتل امام حسینؑ جو اہلبیت کو پرسا دیتا

ہان البتہ ایک راہوار جناب امام حسینؑ کا جسپر حضرت نے سوار ہوکر جہاد فرمایا تھا وہ اہلبیت عصمت وطہارت کے پاس سُنانی لیکر پُرسا دینے کو آیا تھا چنانچہ امام زین العابدینؑ سے منقول ہی کہ جب جناب امام حسینؑ کو شہید کیا اسپ آنحضرتؑ نے خون امام حسینؑ سے اپنی پیشانی رنگین کی اور فریاد کرتا ہوا خیمہ ہاے حرم محترم کی طرف دوڑا جب مخدرات خیام حرم عصمت وجلالت نے گھوڑے کی آواز سنی سروپا برہنہ خیمون سے باہر نکل آئین جب گھوڑے کو دیکھا اور سوار کو نہ دیکھا فریاد وَاحُسَیْنَاہُ وَااِمَامَاہُ کی بلند کی ام کلثومؑ خواہر آنحضرتؑ سرپیٹ کے نوحہ وزاری کرتی تھین اور کہتی تھین وَامُحَمَّدَاہُ اسوقت تمھارے حسینؑ بے عمامہ و ردا تیغ اہل جفا سے قتل ہو کے صحراے کربلا مین پڑے ہین حضرت زینبؑ خواہر آنحضرتؑ رو رو کے کہتی تھین وَامُحَمَّدَاہُ یہ وہی حسینؑ تمھارا پیارا ہی جو خاک وخون مین غلطان پڑا ہی اور اُنکے اعضا جدا جدا ہو گئے ہین آپکی دختر انکو اسیر کرتے ہین خدا اور محمد مصطفےٰؐ وعلی مرتضےٰؑ وحمزہؑ سید الشہدا سے اپنے حال کی شکایت کرتی ہون وَامُحَمَّدَاہُ یہ تمھارا حسینؑ ہی کہ تیغ اولاد زنا سے شہید ہو گیا اور عریان صحراے کربلا مین پڑا ہی وَاکُرْبَتَاہُ آہ میرے جد امجد محمد مصطفےٰؐ زندہ نہین ہین آہ اصحاب محمد مصطفےٰؐ یہ ذریت تمھارے پیغمبر کی ہی کہ اہل جور وجفا نے انھین قید کیا ہی آہ آہ مومنین اسی حالت کو یاد کرکے حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین وَاَسْرَعَ فَرَسُکَ شَارِدًا اِلٰی خِیَامِکَ قَاصِدًا مُحَمْحِمًا بَاکِیًا اور اُسی حالت سقیم مین آپ کے فرس نے جلدی کی کہ دوڑتا ہوا آپ کے اہلحرم کے خیام کی جانب آیا کہ بقصد اطلاع اہلحرم حمحمہ کرتا تھا اور روتا جاتا تھا فَلَمَّا رَاَیْنَ النِّسَاءُ جَوَادَکَ مَخْزِیًّا وَنَظَرْنَ سَرْجَکَ عَلَیْهِ مَلْوِیًّا پس جب آپکے اہلحرم نے آپکے خاصہ کے گھوڑے کو آپ سے خالی دیکھا اور زین آپ کی سواری کا اُس گھوڑے پر جھکا ہوا نظر آیا تو بَرَزْنَ مِنَ الْخُدُوْرِ نَاشِرَاتِ الشُّعُوْرِ تو خیمون سے بال سرون کے چہرون پر بکھرائے ہوے باہر نکل پڑین عَلَی الْخُدُوْدِ لَاطِمَاتٍ وَبِالْوُجُوْهِ سَافِرَاتٍ وَبِالْعَوِیْلِ دَاعِیَاتٍ وَبَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلَاتٍ وَاِلٰی مَصْرَعِکَ مُبَادِرَاتٍ اپنے رخسارون پر طمانچے مارتی تھین اور چہرے اُن سب کے کھلے ہوے

تھے اور فریاد وزاری بآواز بلند کرتی تھین اور بعد عزت کے ذلیل ہو گئی تھین اور مقام شہادت کیطرف آپکے دوڑتی ہوئی پہونچین الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس پنجم فضائل جناب امیر المومنینؑ و اشعار در مدح حیدر کرارؑ وحال حضرت قاسمؑ واشعار رجز وشہادت حضرت قاسمؑ وحال پامالی وغیرہ وحال بیکسی وتشنگی جناب سید الشہدا علیہ السلام

فِیْ صَحِیْفَۃِ الرِّضَا اَنَّہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ اِنَّکَ سَیِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ وَیَعْسُوْبُ الدِّیْنِ وَاِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے جناب امیر سے کہ اے علیؑ تم سردار ہو مسلمانون کے اور یعسوب ہو دین کے اور پیشوا ہو متقیوں کے اور امیر لشکر ہو اُن مومنون کے جنکے اعضاے وضو روشن ہین قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ الطَّائِیُّ سَأَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ یَحْیٰی عَنِ الْیَعْسُوْبِ فَقَالَ هُوَ الذَّکَرُ مِنَ النَّحْلِ یَتَقَدَّمُهَا وَیُحَامِیْ عَنْهَا ابو القاسم طائی کہتے ہین کہ دریافت کیا مین نے احمد بن یحیی سے معنی یعسوب کو انھون نے کہا وہ ایک نر ہوتا ہو شہد کی مکھیون مین کہ سب سے آگے رہتا ہی اور اُن سب کی حفاظت کرتا ہی اور چونکہ جناب امیر المومنینؑ دین جناب رسالتمآبؐ کے بادشاہ اور اُسکے حامی وپشت وپناہ ہین اسوجہ سے حضرتؑ کا لقب یعسوب الدین ہوا وَبِاِسْنَادِہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ اَخَذَ جِبْرَئِیْلُ بِیَدِیْ وَاَقْعَدَنِیْ عَلٰی دُرْنُوْکٍ مِنْ دَرَانِیْکِ الْجَنَّۃِ اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ شب معراج جب مین آسمان پر پہونچا تو جبرئیلؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجکو ایک فرش پر فرشہاے جنت سے بٹھایا ثُمَّ نَاوَلَنِیْ سَفَرْجَلَۃً فَاَنَا اُقَلِّبُهَا اِذِ انْفَلَقَتْ فَخَرَجَتْ مِنْهَا جَارِیَۃٌ حَوْرَاءُ لَمْ اَرَ اَحْسَنَ مِنْهَا فَقَالَتِ السَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ پھر مجھے ایک بہی دی پس مین اُسکو حرکت دے رہا تھا ناگہان وہ شق ہو گئی اور ایک دختر سیاہ چشم اُسمین سے نکلی کہ مین نے اُس سے زیادہ تر خوبصورت کوئی اور نہ دیکھی تھی اُسنے کہا سلام ہو آپ پر ای محمد مصطفی قُلْتُ مَنْ اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الرَّاضِيَةُ الْمَرْضِيَّةُ خَلَقَنِي الْجَبَّارُ مِنْ ثَلٰثَةِ اَصْنَافٍ اَسْفَلِي مِنْ مِسْكٍ وَاَوْسَطِي مِنْ كَافُوْرٍ وَاَعْلَايَ مِنْ عَنْبَرٍ عُجِنْتُ مِنْ مَاءِ الْحَيَوَانِ مین نے کہا تو کون ہی اُسنے کہا میرا نام راضیۂ مرضیہ ہی خداوند جبار نے مجھے تین قسمون سے پیدا کیا اسفل بدن میرا مُشک کا ہی اور بیچ کا بدن میرا کافور کا ہی اور اوپر کا بدن میرا عنبر کا ہی میرا خمیر آبحیات سے کیا گیا ہی قَالَ لِيَ الْجَبَّارُ كُوْنِيْ فَكُنْتُ خَلَقَنِي لِاَخِيْكَ وَابْنِ عَمِّكَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ پھر مجھسے خداوند جبار نے فرمایا کہ موجود ہو جا تو پس موجود ہو گئی ہین مجھے خدا نے پیدا کیا ہی آپکے بھائی اور ابن عم علی بن ابی طالبؑ کے واسطے وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا عَلِيُّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِيْكَ خَمْسَ خِصَالٍ فَاَعْطَانِيْ الخ پھر جناب امام رضؑا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علیؑ تمہارے حق مین مین نے خدا سے پانچ باتین طلب کین اور اُسنے عطا فرمائین اَمَّا اُوْلٰهُنَّ فَسَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ تَنْشَقَّ عَنِّي الْاَرْضُ وَاَنْفُضَ التُّرَابَ عَنْ رَاسِيْ وَاَنْتَ مَعِيْ فَاَعْطَانِيْ پہلی یہ کہ مین نے سوال کیا کہ بروز حشر جب میری قبر شق ہو اور مین خاک اپنے سر سے جھاڑتا ہوا اُٹھون تو تم میرے ساتھ ہو پس خدا نے مجھے یہ بات عنایت کی وَاَمَّا الثَّانِيَةُ فَسَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ يُوْقِفَنِيْ عِنْدَ كِفَّةِ الْمِيْزَانِ وَاَنْتَ مَعِيْ فَاَعْطَانِيْ دوسری یہ کہ مین نے چاہا اپنے رب سے کہ مجھے ٹھہرائے پلۂ میزان کے پاس اور تم میرے ساتھ ہو پس یہ بات بھی عنایت کی مجھکو وَاَمَّا الثَّالِثَةُ فَسَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ يَجْعَلَكَ حَامِلَ لِوَائِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ لِوَاءُ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ تَحْتَهُ الْمُفْلِحُوْنَ الْفَائِزُوْنَ فِي الْجَنَّةِ فَاَعْطَانِيْ اور تیسری یہ کہ سوال کیا مین نے اپنے رب سے کہ تمھین میرے عَلَم کا حامل کرے اور وہ عَلَم میرا عَلَم خداوند اکبر ہی اور تحت مین اُسکے وہ لوگ ہونگے کہ جو رستگار اور جنت مین فائز ہونگے پس یہ بات بھی خدا نے مجھے عنایت فرمائی وَاَمَّا الرَّابِعَةُ فَسَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ يَجْعَلَكَ

قَائِدَ اُمَّتِيْ اِلَى الْجَنَّةِ فَاَعْطَانِيْ اور چوتھی یہ کہ سوال کیا مین نے اپنے رب سے کہ تمھین پیشوا میری امت کا کرے تاکہ تم اُنھین جنت کی طرف لیجاؤ پس یہ بات بھی مجھے عنایت کی وَاَمَّا الْخَامِسَةُ فَسَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ تَسْقِيَ اُمَّتِيْ مِنْ حَوْضِيْ وَاَنْتَ مَعِيْ فَاَعْطَانِيْ اور پانچوین یہ کہ سوال کیا مین نے اپنے رب سے کہ سیراب کرے میری امت کو میرے حوض سے اور تم میرے ساتھ ہو پس یہ بات بھی مجھے عنایت کی وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ بِذٰلِكَ اور تمام حمد اُس اللہ کے لیے ہی کہ جسنے احسان کیا مجھپر اسکے ساتھ

مرا ہم قبلۂ باشد کہ می گویند مدح او		خدا و مصطفیٰؐ و جبرئیلؑ و قدسیان یکسر
بود آن سید و سرور انیس و یار پیغمبر		شہ شاہان شہ مردان شہ دوران شہ صفدر
بعلم اعلم بفضل افضل بزرم اکرم برزم اشجع		برخ یوسفؑ بکف موسیٰؑ بدم عیسیٰؑ بلب کوثر
دم طوفان آب و آتش و ظلمات و سد بستن		بُدی ہمراہ با نوحؑ و خلیلؑ و خضرؑ و اسکندر
رفیق و ہمدم و یار و سپہ دار نبیؐ بودی		بفتح مکہ و بدر و اُحد در خندق و خیبر
زپیکان و سنان و گرز و شمشیر شہ مردان	قطعہ	بود ترسان بود لرزان بود حیران بود مضطر
بدریا و بصحرا و بکوہ و بیشہ روز و شب		نہنگ بحر و ببر دشت و فیل مست و شیر نر
بہر میدان کہ فوج نصرت آن شاہ دریادل	قطعہ	روان گردید با تیغ و سنان و ناوک و خنجر
زمین و آسمان و کوہ و دریا را ازین ہیبت		بلرزد تن بریزد دل بلغزد پا بگردد سر
زضرب نیزہ و تیر و کمند و ذوالفقار او	قطعہ	بروز جنگ مردان را بدست و پا و جسم و سر
سگے تا بود گشت پیچ سگے ریزہ سگے افتد		عنان از کف رکاب از پا زرہ از بر کلہ از سر

سبحان اللہ مومنین کیا فضائل و مناقب اور خصائل و مراتب ہین جناب امیر شاہ خیبر گیر اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالبؑ کے کہ جو حد حصر و شمار سے باہر ہین کیا مجال ہی بشر کی بلکہ جن و ملک کی کہ اُنکا احاطہ کر سکے سوا ے خداوند عالم کے مگر افسوس ہزار افسوس مومنین کہ ایسے امام برحق اور ہادی مطلق کی اولاد امجاد پر کیا کیا ظلم و ستم اعداے دین نے کیے ہاتھ سے گلے دیے گئے کہ اطفال

نابالغ تک کو انھون نے زندہ نہ چھوڑا بلکہ تین روز کا بھوکا پیاسا شہید کیا اور کچھ پاس حضرت کی قرابت کا نہ کیا چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ بعد شہادت انصار جب اولاد حضرت عقیل و حضرت جعفر طیار بھی بدرجۂ شہادت فائز ہوچکی تب قاسم پسر امام حسنؑ کہ اُنکا چہرۂ مبارک مثل پارۂ ماہتاب کے تابان تھا اور ھنوز بحد بلوغ نہ پہونچے تھے اپنے عم بزرگوار پاس آئے اور رخصت جہاد طلب کی امام مظلومؑ نے حضرت قاسم کو آغوش مبارک مین لیلیا اور اسقدر روئے کہ روتے روتے دونون بزرگوار بیہوش ہوگئے ہرچند حضرت قاسم طلب رخصت مین مبالغہ کرتے تھے مگر حضرت اجازت نہ دیتے تھے یہانتکہ حضرت قاسم اپنے چچا کے پائون پر گر پڑے اور اسقدر روئے اور اجازت مانگی کہ آخر حضرت امام حسینؑ نے رخصت قتال دیدی جب اجازت پائی میدان قتال کو نور جمال سے روشن کیا اور باوجود خوردسالی ایک حملہ مین پینتیس سنگین دلان بیحیا کو بعرصۂ فنا روانہ کیا اور کتاب بحار الانوار مین منقول ہی کہ حضرت قاسم نے یہ اشعار رجز مین پڑھے

اِنْ تُنْكِرُوْنِیْ فَاَنَا اِبْنُ الْحَسَنْ	سِبْطُ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰى وَالْمُؤْتَمَنْ
هٰذَا حُسَیْنٌ كَالْاَسِیْرِ الْمُرْتَهَنْ	بَیْنَ اُنَاسٍ لَا سُقُوْا صَوْبَ الْمُزُنْ

ای اعدائے دین اگر تم مجھکو نہین پہچانتے ہو تو جان لو کہ مین خاتم الانبیاؐ کے نواسے کا پارۂ جگر قاسم بن الحسنؑ ہون یہ حسین فرزند رسول الثقلین ہین کہ جنکو دشمنان دین سے مانند گنہگار کے بیکس و ناچار کر رکھا ہی حق سبحانہ تعالی عوض اس ظلم و ستم کے باران ابر رحمت سے اُنھین سیراب نہ کرے اور بروایت دیگر حمید بن مسلم کہتا ہی مین عمر بن سعد شقی کے لشکر مین تھا کیا دیکھتا ہون کہ ایک صاحبزادہ لشکر جناب امام حسینؑ سے جدا ہوکر متوجہ میدان ہوا نور جبین مبین سے تابان تھا ایک قمیص و ازار پہنے تھا اور دو موزے چڑھائے تھا بند نعل راست ٹوٹا ہوا تھا اُسوقت عمر بن سعد آزدی نے کہا خدا کی قسم مین جاکے اسے قتل کرتا ہون راوی کہتا ہی مین نے کہا سبحان اللہ آیا تیرے دل سے اس امر کی تاب ہوسکیگی کہ تو اُسپر ضربت لگائے خدا کی قسم اگر وہ مجھپر تلوار

مارے تو مین اُسکے دفع کرنے مین ہاتھ نہ اُٹھائونگا یہ فوج جو اُسے گھیرے ہی اُسکے لیے کافی ہی پس اُس ظالم نے گھوڑا دوڑا کر ایک ایسی ضربت حضرت قاسم کے سر انور پر لگائی کہ مُنھ کے بھل زمین پر گرے اور فریاد کی کہ یَا عَمَّاهُ اَدْرِكْنِیْ یعنی ای چچاجان میری خبر لیجیے ناگاہ مین نے دیکھا کہ جناب امام حسینؑ مثل عقاب آئے اور صفونکو شگافتہ کرکے مثل شیر خشمناک اُن کافران بیباک پر حملہ کیا اور ایک تلوار عمر بن سعد آزدی قاتل قاسمؑ پر لگائی اُس ملعون نے بھی ہاتھ اُٹھایا حضرتؑ نے ہاتھ اُسکا جدا کردیا وہ شقی چلایا لشکر اہل نفاق جمع ہوگیا کہ اُسے دست زبردست امام حسینؑ سے چھڑالیجائین لڑائی ہونے لگی پس وہ ملعون قتل ہوا آہ آہ مومنین اس اثنا مین اِدھر کے سوار اُدھر گئے اور اُدھر کے سوار اِدھر آئے اور وہ طفل زیر سُم اسپان چور چور ہوگیا الحاصل جناب امام حسینؑ نے اُن کافرونکو دور کردیا اور اپنے بھتیجے پاس پہونچے دیکھا کہ ایڑیان زمین پر رگڑ رہے ہین اور عازم سفر آخرت و گلگشت بہشت ہین جب حضرت قاسم کا یہ حال جناب امام حسینؑ نے دیکھا دریائے اشک حسرت دیدہ ہائے مبارک سے جاری ہوا اور کہا خدا کی قسم چچا پر تیرے بہت گران ہی کہ تو اُسے اپنی نصرت و مدد کو بلائے اور وہ نصرت نہ کرسکے خدا اپنی رحمت سے اُن اشقیا کو دور کرے جنھون نے تجھے قتل کیا اور اُس گروہ پر وائے ہو جسکے دشمن تیرے جد و پدر ہون پس امام مظلومؑ نے اُس شہید معصوم کو اُٹھایا اور اُسکا سینہ اپنے سینہ پر رکھا پائون اُس طفل کے زمین پر رگڑتے جاتے تھے اسطرح اُٹھالے گئے اور شہدائے اہلبیتؑ مین جاکر لٹادیا اور کہا خداوندا ہمارے قاتلون کو تو قتل کر اور اُنکی جمعیت کو پراگندہ کردے اور اُن مین سے ایک کو نہ چھوڑ اور ہرگز اُنکو نہ بخش نا پس فرمایا ای میرے بھتیجو اور ای میرے اہلبیتؑ اور ای میرے بھائیو صبر کرو کہ اس روز کے بعد پھر کوئی مذلت و خواری نہ دیکھوگے اور بعزت و سعادت ابدی پہونچوگے کیون حضرات ابھی آپ نے سنا کہ جب حضرت قاسمؑ سر مبارک پر ضربت کھاکر گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے اور فریاد کی کہ یَا عَمَّاهُ اَدْرِكْنِیْ تو جناب سید الشہدا مجرد سننے اس آواز کے مثل عقاب تشریف لائے اور حضرت قاسمؑ کے قاتل کو قتل کیا اور لاش اُنکی اُٹھاکر شہدائے اہلبیتؑ مین لیگئے آہ آہ کون تھا وقت شہادت جناب سید الشہداؑ کے

بیکس و تنہا کی مدد کو آتا اور ضرر اہل شقاوت کو دفع کرتا اور ایک جرعۂ آب اُس وقت آخر مین پلا دیتا

	بِنَفْسِي شِفَاهًا ذَابِلَاتٍ مِّنَ الظَّمَا		وَلَمْ تَحْظَ مِنْ مَّاءِ الْفُرَاتِ بِقَطْرَةٍ

فدا ہو جان میری اُن لبہاے نازنین پر جو شدت تشنگی سے مثل برگ خشک کے پژمردہ ہو گئے تھے اور اُن لبون تک تین شبانہ روز ایک قطرہ پانی کا نہ پہونچا

	بِنَفْسِي عُيُونًا غَائِرَاتٍ سَوَاهِرًا		إِلَى الْمَاءِ مِنْهَا نَظْرَةً بَعْدَ نَظْرَةٍ

فدا ہو جان میری اُن چشمہاے انور پر جن مین بسبب شدت تشنگی اور نایابی آب و بیخوابی کے حلقے پڑ گئے تھے اور جو پیاس کی شدت مین بکمال حسرت و یاس آب فرات کی طرف مکرر دیکھا کین اور تا دم آخر ایک جرعۂ آب میسر نہ ہوا

	ای آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند	شرمندہ رفت از تو لب تشنۂ حسین	

الا لعنة الله على القوم الظالمين وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون

مجلس ششم احادیث فضائل جناب امیرؑ و اشعار امام شافعی بمدح حضرت علیؑ و اشعار جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ و شہادت حضرت عباسؑ و نوحہ و زاری حضرت ام البنینؓ در مدینہ و حال بیکسی لاش حضرت سید الشہداؑ و محفوظ ماندن از پامالی اعدا بسبب نگہبانی شیر کربلا

فِي صَحِيفَةِ الرِّضَا أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ يَا عَلِيُّ إِنَّكَ قَسِيمُ النَّارِ وَالْجَنَّةِ وَإِنَّكَ تَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فَتَدْخُلُهَا بِلَا حِسَابٍ زبدة اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علیؑ بتحقیق کہ تم تقسیم کرنیوالے ہو نار اور جنت کے اور در جنت پر دق الباب کر کے بلا حساب داخل جنت ہو گے وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ يَا عَلِيُّ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتَ وَوُلْدُكَ عَلَى خَيْلٍ بُلْقٍ

مُتَوَّجِينَ بِالدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ فَيَأْمُرُ اللهُ بِكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علیؑ جب روز قیامت ہوگا تو تم اور تمھاری اولاد ابلق گھوڑون پر در اور یاقوت کے تاج پہنے ہونگے پس خداوند عالم تم لوگونکو جنت مین داخل ہونیکا حکم کریگا اور سب آدمی دیکھتے ہونگے وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ بَابَهَا اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ مین شہر علم ہون اور علی دروازہ اُسکے ہین پس جو شخص ارادہ کرے علم کا چاہیے ہے کہ آئے در پاس وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نُودِيتُ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ يَا مُحَمَّدُ نِعْمَ الْأَبُ أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ وَنِعْمَ الْأَخُ أَخُوكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ اور پھر جناب امام رضا علیہ السلام بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ جب روز قیامت ہوگا ندا کیا جاؤنگا مین عرش سے کہ ای محمد مصطفیؐ کیا اچھے والد ہین والد تمھارے ابراہیم اور کیا اچھے برادر ہین برادر تمھارے علی بن ابی طالبؑ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ سردار جوانان اہل بہشت کے حسنؑ اور حسینؑ ہین اور والد ماجد اُنکے بہتر ہین اُنسے وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ وَلِأَهْلِكَ وَلِشِيعَتِكَ وَلِمُحِبِّي شِيعَتِكَ فَأَبْشِرْ فَإِنَّكَ الْأَنْزَعُ الْبَطِينُ مَنْزُوعٌ مِنَ الشِّرْكِ مَبْطُونٌ مِنَ الْعِلْمِ اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علیؑ بخشا اللہ تعالی نے تم کو اور تمھارے اہلبیتؑ کو اور تمھارے شیعون کو اور تمھارے شیعون کے دوستونکو اور تمھارے شیعونکے دوستونکے دوستونکو پس بشارت ہو تمکو پس تحقیق کہ تم انزع اور بطین ہو یعنی مبرا ہو شرک سے اور بھرے ہوے ہو علم سے وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ يَا عَلِيُّ لَوْلَاكَ لَمَا عُرِفَ الْمُؤْمِنُونَ بَعْدِي اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علیؑ اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد

مومن نہ پہچانے جاتے وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مَنْ اَحَبَّنِيْ وَجَدَنِيْ عِنْدَ مَمَاتِهٖ بِحَيْثُ يُحِبُّ وَمَنْ اَبْغَضَنِيْ وَجَدَنِيْ عِنْدَ مَمَاتِهٖ بِحَيْثُ يَكْرَهُ اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب علی بن ابی طالبؑ نے جو شخص کہ دوست رکھے مجکو پائیگا مجکو نزدیک اپنی موت کے اُس حیثیت سے کہ اُسکو دوست رکھتا ہی اور جو شخص کہ دشمن رکھے مجھکو پائیگا مجھکو نزدیک اپنی موت کے ایسی حیثیت سے کہ وہ اُسکو مکروہ رکھتا ہو وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا عَلِيُّ اِنَّكَ اُعْطِيْتَ ثَلَاثًا قُلْتُ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَمَا اُعْطِيْتُ قَالَ اُعْطِيْتَ صِهْرًا مِثْلِيْ وَاُعْطِيْتَ مِثْلَ زَوْجَتِكَ فَاطِمَةَ وَاُعْطِيْتَ مِثْلَ وَلَدَيْكَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب علی بن ابی طالبؑ نے کہ ارشاد کیا مجھ سے جناب رسالتمآبؐ نے کہ اے علی بتحقیق کہ تمھین تین باتین ایسی عنایت ہوئی ہین کہ وہ مجھے بھی نہین ملی ہین عرض کیا مین نے فدا ہون آپ پر ماں باپ میرے وہ کیا چیزین ہین جو مجھے عنایت ہوئی ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک تو یہ کہ تمھین مجھسا خسر دیا گیا دوسری یہ کہ فاطمہؑ سی زوجہ تمھین عنایت ہوئی تیسری یہ کہ حسنؑ وحسینؑ سے فرزند تمھین ملے وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ مومنین بزرگی وہ بزرگی ہی کہ جسکی اعدا بھی گواہی دین چنانچہ امام شافعی کہ جو ائمہ اربعہ اہل سنت وجماعت سے ہین اُنھون نے کیا خوب نظم کیا ہے ؎

عَلِيٌّ حُبُّهٗ جُنَّهْ	قَسِيْمُ النَّارِ وَالْجَنَّهْ
وَصِيُّ الْمُصْطَفٰى حَقًّا	اِمَامُ الْاِنْسِ وَالْجِنَّهْ

یعنی محبت جناب امیرؑ کی سپر ہی آتش دوزخ سے اور یہی حضرت تقسیم کرنیوالے ہین دوزخ وبہشت کے جسے چاہین دوزخ مین داخل کرین جسے چاہین بہشت مین داخل کرین اور وصی مصطفےٰ برحق ہین اور امام ہین تمام انس وجن کے اور پھر فرماتے ہین ؎

كَفٰى فِيْ فَضْلِ مَوْلَانَا عَلِيٍّ	وُقُوْعُ الشَّكِّ فِيْهِ اَنَّهُ اللّٰهُ
وَمَاتَ الشَّافِعِيُّ وَلَيْسَ يَدْرِيْ	عَلِيٌّ رَبُّهٗ اَمْ رَبُّهُ اللّٰهُ

یعنی کافی ہی فضیلت مین ہمارے مولا وآقا جناب علی ابن ابی طالبؑ کے کہ اُمین بہت لوگونکو شک واقع ہوگیا کہ اُنھین خدا کہنے لگے (یہ اشارہ ہی قوم نصیری کی طرف) اور شافعی مرگیا در آنحالیکہ وہ

دریافت اور معلوم نہ کرسکا کہ علیؑ اُسکا پروردگار ہی یا اللہ اُسکا پروردگار ہی اشعار

بیا ساقی ای محفل آرای من	صفا بخش من شمع شبہای من
سیہ خانہ ام بیت معمور کن	بیک جلوہ ام شعلۂ طور کن
ز لبہای میگون شرابم بدہ	بدہ دلہای محزون کبابم بدہ
شرابی مصفا چو آب گہر	ز دامان باد صبا پاک تر
سحری زند دم ز نور و ضیا	بیا ساقیا می بیار و بیا
بیا ساز و برگ جوانی بیار	ایاغ مُی اُرغوانی بیار
بدہ ساغری چون سحاب کرم	ز خمخانۂ ساقی کوثرم
علی آن جن و انس را مقتدا	علی آن حبیب حبیب خدا
علی آن وصی نبیٔ کریم	علی آن قسیم نعیم و جحیم
علی مقصد آیۂ انما	علی مورد سورۂ ہل اتا
علی فاتح جنگ بدر و حنین	گذارندۂ طاعت قبلتین
علی قاضی دین و دین نبیؐ	بنص خدا نفس و عین نبیؐ
علی معنی آیت قل کفی	فرازندۂ رایت مصطفیٰ
علی آنکہ دلہاست شیدای او	بود جزو ایمان تولای او
در شہر علم پیمبرؐ علیؑ	سپر ساز از باب خیبر علیؑ
گہے زینت بستر مصطفےٰ	گہے رونق منبر مصطفےٰ
کمر بستہ بر قتل شیطان گہی	نظر بستہ بر جمع قرآن گہی
بتزویج حق عقد زہراؑ ازو	بترویج دین خلع دنیا ازو
گوارا بر او رد سائل نبود	ولی رد خورشید مشکل نبود
ز مہرش چنان مہر شد بیقرار	کہ یک روز آمد بگردون دوبارہ

چنان ہیبتش بود در رزمگاہ — کہ می کشت خلقی بہ تیغ نگاہ
زسرپنجۂ او ہمی شد عیان — زرِہ ہا زچشم تماشائیان
فتد تیغ او گر بر اعدای دین — شود سرخ ازخون گاوِ زمین
ببسکی جو تیر ہوا سئے زند — حباب فلک بی صدا بشکند

سبحان اللہ مومنین کیا فضائل ومناقب ہین سید المسلمین لعیسوب الدین امام المتقین قائد الغر المحجلین امیر المومنینؑ کے کہ جنکا حصر وشمار انس وجن وملک سے بھی محال ہی اور سوائے خداوند ذوالجلال کوئی اُنکا احاطہ نہین کرسکتا مگر افسوس ہزار افسوس کہ اس امت بدکار نے اُنھین کی اولاد اطہار کو کس ظلم وستم سے تین روز کا بھوکا پیاسا شہید کیا خصوصًا وہ فرزند جو مشابہ تھا حضرت امیرؑ سے صورت وسیرت مین چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ حضرت عباسؑ بن علیؑ اپنے سب بھائیون سے بڑے اور بحسن وجمال وصباحت وشجاعت وقوت وشوکت وتنومندی وبلندی قامت اپنے ہمعصرون سے ممتاز تھے جب بڑے گھوڑون پر سوار ہوتے تھے تو زمین پاہاے مبارک کے بوسے لیتی تھی اور لوگ اُنکو ماہ بنی ہاشم کہتے تھے اُس روز حضرت عباسؑ علمدار فوجِ امام ابرار تھے جب حضرت عباسؑ نے دیکھا کہ اب کوئی بغیر امام حسینؑ وفرزندان آنحضرتؑ باقی نہین رہا اپنے برادر گرامی جناب امام حسینؑ کی خدمت مین حاضر ہوے اور کہا ای برادر مجھے رخصت دیجیے کہ اپنی جان آپ پر سے قربان کرکے بدرجۂ رفیعۂ شہادت فائز ہون امام مظلومؑ اس کلام حسرت انجام کے استماع سے زار زار روئے اور کہا ای برادر نامدار تم میرے لشکر کے علمدار ہو تمھارے جانے سے میرا لشکر منتشر ہوگا حضرت عباسؑ نے کہا ای برادر بزرگوار میرا سینہ بھائیون اور دوستون کے قتل ہونے سے فگار ہی اور اپنی زندگی سے ملول ہون اور آرزومند لقاے حق تعالی ہون اب تاب مصیبت دوستان باوفا نہین ہی مین چاہتا ہون اپنے بھائیون اور دوستون کا ان مخالفون سے طلب خون کرکے انھین پسپا کردون امام حسینؑ نے فرمایا کہ اگر ارادہ سفر آخرت ہی تو کچھ پانی اہلبیت رسالت

اور بچون کے لیے حاصل کرو کہ پیاس سے بیتاب ہو رہے ہین پس حضرت عباسؑ حق شناس اُن سنگین دلان ظلم اساس کے پاس گئے اور کہا ای بے شرمو اگر تمھارے گمان ناقص مین ہم گناہگار ہین تو ہماری زنان واطفال نے کیا گناہ کیا ہی اُنپر رحم کرو اور تھوڑا سا پانی دیدو جب حضرت عباسؑ نے دیکھا کہ نصیحت اُن کافران بے حمیت کو اثر نہین کرتی خدمت بابرکت امام حسینؑ مین واپس گئے ناگاہ خیمہ ہاے حرم محترم سے صداے العطش العطش آئی پس حضرت عباسؑ بیتاب ہو کے اپنے گھوڑے پر سوار ہوے اور نیزہ ومشک لیکے قصد نہر فرات کیا جب حضرت قریب نہر پہونچے چار ہزار کفار اشرار موکل آب فرات تھے اُنھون نے حضرت عباسؑ کو گھیر کے جسم شریف کو تیر باران کردیا حضرت عباسؑ نے بھی اُس فوج بیقیاس پر حملہ کیا اور اسّی شقی تن تنہا قتل کرکے نہر فرات پر پہونچے جب ایک چلو پانی اُٹھایا کہ پی لین اُسوقت پیاس حضرت امام حسینؑ اور اُنکے اہلبیت کی یاد آئی وہ پانی چلو سے پھینک دیا اور مشک پانی سے بھر کے دوش مبارک پر رکھی اور لڑتے ہوے متوجہ خیمہ ہاے حرم محترم ہوے وہ کافران بیحیا سد راہ ہوے اور حضرت عباسؑ کو گھیر لیا مگر حضرت عباسؑ اُن اشقیا سے لڑتے چلے آتے تھے ناگاہ یزید بن وقّاد کمینگاہ سے آیا اور حکیم بن طفیل شقی نے بھی اُسکی مدد کی اور ایک ضربت دست راست پر ایسی لگائی کہ ہاتھ کٹ گیا حضرت عباسؑ نے مشک دوش چپ پر رکھی اور تلوار بھی دست چپ مین اُٹھا کے جہاد شروع کیا اور راہ طی کرتے تھے ناگاہ حکیم بن طفیل لعین نے دوسری ضربت دست چپ پر لگائی اور وہ ہاتھ بھی کٹ گیا مومنین قربان ہو جان ہم شیعون کی اس وفاداری پر کہ اُس حال مین بھی حضرت عباسؑ نے مشک دانتون سے پکڑ کے گھوڑا دوڑایا کہ کسی طرح پانی پیاسون تک پہونچ جائے ناگاہ ایک تیر مشک پر لگا اور پانی زمین پر بہگیا اور دوسرا تیر سینۂ اقدس پر لگا کہ گھوڑے سے زمین پر گر پڑے اُسوقت آواز دی کہ یَااَخَاهُ اَدْرِکْنِیْ یعنی ای برادر بزرگوار میری خبر لیجیے اور بروایت دیگر نوفل بن ازرق شقی نے ایسا گرز سر مبارک پر لگایا کہ روح حضرت عباسؑ نے بہ بال سعادت

جانب ریاض جنت پرواز کی اور آب کوثر اپنے پدر بزرگوار کے ہاتھ سے نوش فرمایا جب امام
حسینؑ نے اپنے بھائی کی آواز سنی جلد تشریف لائے اور جب حضرت عباسؑ کا وہ حال دیکھا آہ
حسرت دل پُردرد سے کھینچی اور قطرات اشک خونین دیدۂ حق بین سے جاری ہوے اور نعش
اپنے علمدار کی اُٹھاکر جانب خیمہ لے چلے اور فرمایا الآنَ اِنکسَرَ ظَهرِی وَقَلَّت حِیلَتِی یعنی اب وقت
پشت میری شکستہ ہوگئی اور راہ چارۂ و تدبیر مسدود ہوگئی اور بروایت جناب امام جعفر صادقؑ
خدا نے بعوض دو ہاتھوں کے حضرت عباسؑ کو دو بازو عنایت فرمائے کہ باغ جنت میں اُن بالہاے
سعادت سے پرواز کرتے ہین اور صاحب بحار الانوار لکھتے ہین کہ جب ام البنینؑ مادر حضرت
عباسؑ نے خبر شہادت مدینے مین سُنی تو وہ معظمہ ہر روز قبرستان بقیع مین جاکر اپنے فرزند پر نوحہ
وزاری اور فریاد و بیقراری کرتی تھین اور اہل مدینہ صداے نوحہ وزاری سنکر روتے تھے
یہانتک کہ مروان لعین باوجود عداوت اہلبیت طاہرینؑ اُنکا نوحہ سنکر روتا تھا اور بیتاب ہوجاتا
تھا کیون حضرات ابھی آپ نے سنا کہ جب حضرت عباسؑ سینۂ اقدس پر تیر کھاکر گھوڑے سے زمین
پر تشریف لائے اور آواز دی کہ یا اَخَاہُ اَدرِکنِی تو جناب سید الشہداؑ بمجرد سننے اُس آواز کے
کیسی جلدی تشریف لائے اور لاش اپنے علمدار کی اُٹھاکر جانب خیمہ لے چلے آہ آہ کون تھا وقت شہادت
حضرت مظلوم کربلا کہ اُس بیکس و تنہا کی مدد کو آتا اور ضرر اہل شقاوت کو دفع کرتا اور ایک گھونٹ پانی کا
اُس وقت آخر مین پلادیتا البتہ ایک شیر جو کربلا کے جنگل مین رہتا تھا جب حسب حکم جناب زینبؑ
فضہؑ اُسکو بلانے گئین اور وہ حاضر ہوا تو اُسنے دونون ہاتھ اپنے جسد امام حسینؑ پر حفاظت
کی غرض سے رکھدیے اور گھوڑے جو بقصد پامالی لاش اطہر قریب حضرتؑ کے آچکے تھے اُس شیر
کے ڈر سے آگے نہ بڑھ سکے کیون مومنین اگر وہ شیر اُسوقت حفاظت کے لیے نہ آتا تو اعدا تو قصد
پامالی مصمم کرچکے تھے اور گھوڑون کی نعل بندیان بھی ہوچکی تھین اُس شہید مظلوم کی لاش اقدس
پامال سُم اسپان ہوجاتی الا لعنة اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا

ای منقلب ینقلبون

مجلس ہفتم مذمت ضحک واشعار جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ و حال حضرت یحییٰؑ وشہادت جناب علی اکبرؑ وبیرون آمدن حضرت زینبؑ از خیمہ محترم بر لاش حضرت علی اکبرؑ وشہادت طفل صغیر پسر حضرت شہر بانوؑ

رُوِیَ عَنِ الحَسَنِ بنِ عَلِیٍّ اَنَّہُ مَرَّ بِشَابٍّ یَضحَکُ قَالَ لَہُ یَا ھٰذَا ھَل مَرَرتَ بِالصِّرَاطِ قَالَ لَا
قَالَ وَھَل اِلَی الجَنَّةِ تَصِیرُ اَم اِلَی النَّارِ قَالَ لَا اَدرِی قَالَ فَمَا ھٰذَا الضِّحکُ قَالَ الرَّاوِی
فَمَا رُئِیَ ذٰلِکَ الفَتیٰ بَعدَ ھَا ضَاحِکًا منقول ہے کہ ایک روز جناب امام حسنؑ کہین تشریف لیے
جاتے تھے اثناے راہ مین ایک جوان کو ہنستے دیکھا آپ نے فرمایا کہ ای شخص کیا باعث ہے تیرے
ہنسنے کا اور کیون ہنستا ہے آیا تو پل صراط سے گذر گیا اُسنے کہا کہ نہین حضرتؑ نے فرمایا کہ آیا تجھے
معلوم ہے کہ تو جنت مین جائیگا یا دوزخ مین اُسنے عرض کی کہ مجھے معلوم نہین آپ نے ارشاد فرمایا
پس یہ ہنسی کیسی ہے راوی کہتا ہے کہ اُس روز سے کسی نے اُس جوان کو پھر کبھی ہنستے نہ دیکھا چنانچہ
اس مضمون کو جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے کیا خوب نظم فرمایا ہے **اشعار**

ای کلاہ کج نہادہ بر سرت — وی غرور نوجوانی در سرت
بر بساط قاقمی بنشستۂ — با نشاط و خرمی بنشستۂ
ساغر عشرت دمادم می زنی — مثل گلہا خندہ پیہم می زنی
شاید از جسر سقر بگذشتۂ — وز حساب و وزن فارغ گشتۂ
گوئیا جوش جہنم شد فرو — یا مسلّم شد بہشت از بہر تو
از خدا باری حیا می کن حیا — باش خائف از جناب کبریا
گریہ کن اینجا مقام خندہ نیست — پیش مولا خندہ کار بندہ نیست
عمر تو کوتاہ و این طول امل — می شنوی خندان و می خندد اجل

چون رسد در گوش تو پیغام مرگ	تلخ گردد کام تو از جام مرگ
ریزد از ہم غنچۂ خندان تو	بگسلد سلک دُر دندان تو
یاد کن از روضۂ قبر ای جوان	خون دل میریز چون ابر ای جوان
از غل و زنجیر دوزخ یاد کن	وز خیالش غلغل و فریاد کن
تا بکی شادی بکنج غم نشین	خود برای خویش در ماتم نشین
می رسد سیل بلاہا آہ آہ	چیست در محنت سرا این قاہ قاہ
بر گل و گلزار دنیا دل مبند	نعرہ زن چون بلبل و چون گل مخند
کیست کز کوہ الم آسودہ است	خندۂ کبک دری بیہودہ است
زہر در کام تو می ریزد جہان	خندۂ نوشین مکن ای خستہ جان

مومنین حقیقت مین یہ دار دنیا مقام سرور وطرب وخندہ بالعجب نہین ہی کیسے کیسے انبیاؑ ورسل اس عالم مین گذرے مگر کسی نے کبھی دنیا کی طرف توجہ نہ کی بلکہ ہمیشہ خوف خدا سے گریۂ وزاری اور آہ ونالہ وبیقراری کیا کرتے تھے چنانچہ حضرت یحییٰؑ کہ جنھین خداوند حمید نے قرآن مجید مین بلفظ حصور یاد فرمایا ہی حصور اُس شخص کو کہتے ہین جو عورتون سے رغبت نہ رکھتا ہو اُنکے حال مین لکھا ہی کہ سن طفولیت مین عابد وزاہد لوگونکے پاس گئے اُنکی صحبت نے تاثیر کی جب اپنی مادر گرامی پاس آئے اظہار حال کیا اور اُنکی صحبت کی خواہش کی جب حضرت زکریاؑ کو یہ حال معلوم ہوا کہا کہ ای فرزند تم ابھی کم سن ہو حضرت یحییٰؑ نے عرض کی کہ ای پدر بزرگوار آپ نے دیکھا ہوگا کہ مجھ سے بھی کم سن لڑکے بہت سے مرگئے آخر مجبور ہو کر حضرت زکریاؑ نے اجازت دی حضرت یحییٰؑ رہبانون کے پاس تشریف لے گئے اور مردم دنیا سے عزلت گزین ہوے اور بیت المقدس مین جاکر مقام کیا وہان یہ حال تھا کہ راتونکو نہ سوتے تھے جسم اطہر خشک ہو گیا تھا آنکھین ہر وقت تر رہتی تھین بال کے کپڑے پہنے رہتے تھے سوا ذکر خدا کے اور کوئی کام نہ تھا اور سوا سے غم دین اور کوئی مونس و یاور نہ تھا ایک روز جو نگاہ اپنے جسم پر پڑی اپنی نحافت ولاغری پر رونے لگے خداوند یزدان

کی طرف سے خطاب ہوا کہ ای دوست ہمارے تو اپنی لاغری پر شور کرتا ہی اگر ایک نگاہ جہنم کو دیکھے تو ان بال کے کپڑونکو اُتار ڈالے اور ہنگامۂ شور وفغان بلند کرے اور لوہے کے کپڑے پہنے جب یہ آواز گوش دل حضرت یحییٰؑ مین پہونچی تو اُنکی نالہ وزاری اور زیادہ ہوئی حضرت بہت چیخ چیخ کر روئے اور ہمیشہ یونہین رویا کرتے تھے یہانتک کہ رخسارون مین زخم پڑ گئے حضرت زکریاؑ نے جو یہ حال مشاہدہ فرمایا ارشاد کیا ای پسر یہ کیا حال ہی کب تک اشکباری کروگے مین نے خدا سے استدعا کی تھی کہ مجھے ایک فرزند عنایت ہو کہ اُسکے سبب سے مجھے آرام وراحت ہو اور میری آنکھونکا نور اور مایۂ عیش وسرور ہو حضرت یحییٰؑ نے کہا کہ ای بابا یہ جو کچھ حال آپ میرا دیکھتے ہین سب آپ کے کلام کی وجہ سے ہی کہ آپ نے ایک دن فرمایا تھا کہ درمیان جنت وجہنم کے ایک مقام سخت پہاڑ ونسے بنایا گیا ہی کہ جسپر سے آدمی گذر کرینگے اُس سے گذرنا بہت دشوار ہی مگر وہ شخص کہ جو خوف الٰہی سے روتا ہو وہ بسہولت گذر جائیگا حضرت زکریاؑ نے فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو جہانتک ہوسکے سعی کروسے

جہد کن در گریہ و ذکر و دعا	لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ

چونکہ بغیر نصیحت حضرت یحییٰؑ اپنے تئین ہمیشہ دردمند رکھتے تھے لہذا حضرت زکریاؑ نے بالکل وعظ وپند کرنا موقوف کردیا تھا جب کبھی مجلس مین دیکھ پاتے تھے تو وعظ فرمانا موقوف کردیتے تھے قضائے کار ایک روز مجلس وعظ مین نہ دیکھا کچھ ذکر محشر کا بنی اسرائیلؑ کے سامنے کرنے لگے اتنے مین حضرت یحییٰؑ عبا سے اپنا مُنھ لپیٹے ہوے اسطرح سے تشریف لائے کہ حضرت زکریاؑ کو بالکل معلوم نہ ہوا اُسی طرح وعظ فرماتے رہے اثنائے کلام مین بیان کیا کہ جبرئیل مجھسے کہتے تھے کہ دوزخ مین ایک کوہ عظیم ہی کہ اُسکا نام سکران ہی اور اُسکے درمیان مین ایک جنگل ہی کہ اُسکا نام غضبان ہی کہ خداوند قہار نے اُسے اپنے قہر سے روشن کیا ہی اور اُس وادی پُرخوف مین ایک چاہ عمیق ہی کہ جسکا قعر شل راہ صد سالہ ہی اور اُس مین صندوقہائے آتشین ہین اور وہ کنوان بھی آگ سے مملو ہی یہ سنکر حضرت یحییٰؑ نے کہا کہ افسوس مین کسقدر نادان ہون کہ سکران وغضبان سے غافل ہون یہ کہکر روتے ہوے جانب صحرا روانہ ہوے آخر والدین

عقب مین گئے کہ سراغ نور عین ملے والدۂ ماجدہ نے ایک جنگل مین ایستادہ دیکھا حضرت پیہم رو رہے تھے کثرت گریۂ و بکا سے زمین وادی تر ہوگئی تھی اور صدائے گریہ تا آسمان بلند تھی رو رو کر درگاہ الٰہی مین عرض کرتے تھے کہ ای مولا و آقا میرے تیرے نزدیک میری جگہ کہان ہی میری منزل و ماوٰی مجھے دکھا دے ورنہ مجھے دنیا سے کوئی کام نہین ہی مین اب سرد نہ ہونگا اور میرا درد والم کوئی صورت سے برطرف نہوگا والدۂ ماجدہ حضرت کی اتنے مین قریب پہونچ گئین اور اپنی گود مین بٹھا لیا اور دست شفقت رُخ و سر پر پھیرا اور محزون و بیقرار ہوئین اور زحمت تمام اپنے گھر لیگئین اور کہا کہ مین لباس نرم تمھارے واسطے تیار کرتی ہون تم اس نمد کو اُتار ڈالو اور اُسے پہنو بسبب اصرار مادر گرامی حضرت نے قبول کیا اور والدۂ ماجدہ نے حضرت کے واسطے آش عدس پکایا اُسے نوش فرما کر حضرت تھوڑی دیر سو رہے اتنے مین وقت نماز کا رہ گیا خداوند بے نیاز کی جانب سے خطاب ہوا کہ ای ہوا خواہ میرے ای عاشق میرے میرے گھر کے سوا تو اور گھر مین رہنا چاہتا ہی اور میرے گل و گلزار سے دور ہوتا ہی اور میرے سایۂ دیوار کو چھوڑے دیتا ہی حضرت بیقرار ہوگئے اور عرض کرنے لگے کہ ای پروردگار تو اپنا لطف میرے شامل حال رکھ اور جو لغزش کہ مجھسے سرزد ہوئی ہی اُسے معاف فرما تیرے سوا مجھے کسی کا اشتیاق نہین ہی اور سایۂ بیت المقدس مجھے کافی ہی بعد اُسکے حضرت نے وہی اپنا جامۂ موئین طلب کیا جب مادر گرامی نے دوبارہ پھر وہی حال مشاہدہ فرمایا دامن پکڑ لیا حضرت زکریا نے ارشاد کیا کہ دامن چھوڑ دو اور انکا لباس انھین دیدو اسواسطے کہ پردے انکے دل سے اُٹھ گئے ہین اور یہ اب اس عالم مین رہنے کے قابل نہین رہے ہین آلغرض شرمسار و اشکبار و عذرخواہ خانقاہ کی جانب روانہ ہوے اور مسجد مین جا کر قرار کیا وہین دعا و ذکر خدا مین مصروف رہا کرتے تھے اور راہبون کے ہمراہ بسر کرتے تھے یہانتک کہ شہادت پائی مدت العمر دنیا سے کوئی غرض نہ تھی اور سوا غم دین کوئی چیز آنکے دل مین نہ تھی مومنین مقام تعجب ہی کہ انبیاؑ و مرسلین تو خوف الٰہی سے کسقدر گریہ و زاری کرتے تھے اور اگر ادنیٰ سی کوئی لغزش ہوجاتی تھی تو درگاہ احدیت مین توبہ و

انابت کرتے تھے مگر افسوس ہی کہ اس امت جفاکار نے کچھ پاس اولاد و عترت اطہار کا نہ کیا کیسے کیسے جوانون کو شہید کیا کہ جنکا مثل و نظیر عالم مین نہ تھا چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب حضرت عباسؑ بدرجۂ علیۂ شہادت فائز ہوے اُسوقت کوئی اہلبیت رسالت سے بغیر اولاد کرام امامؑ باقی نہ رہا پس علی اصغرؑ کہ مشہور بعلی اکبرؑ ہین اپنے پدر بزرگوار کے پاس آئے اور رخصت میدان طلب کی اُسوقت اُنکی عمر اٹھارہ سال کی تھی اور پچیس سال بھی کہتے ہین مگر روایت اول زیادہ ترصحیح ہی حضرت علی اکبرؑ حسن و جمال و فضل و کمال مین بے عدیل تھے اور صورت مین جناب رسالتمآبؐ سے بہت مشابہ تھے جب اہل مدینہ مشتاق لقاے رسالتؐ پناہ ہوتے تھے حضرت علی اکبرؑ کے پاس حاضر ہوکر اُنکے جمال باکمال پر نظر کرتے تھے امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ جب وہ امام زادۂ عالی تبار متوجہ میدان کارزار ہوا امام اخیارؑ زار زار روئے اور آسمان کیجانب دیکھ کے فرمایا خداوندا تو گواہ رہنا کہ فرزند رسولؐ اور شبیہ ترین مردم بآنحضرتؐ ان اشقیا کیجانب جاتا ہی جب مین مشتاق لقاے پیغمبرؐ خدا ہوتا تھا اس اپنے فرزند کو دیکھ لیتا تھا خداوندا برکتہاے زمین کو انسے منع کر اور انکو پراگندہ کردے اور حاکمونکو ان سے راضی نہ رکھ اس لیے کہ انھون نے مجھے نصرت کرنے کے لیے بلایا اور شمشیر مجھپر کھینچی پس عمر سعد لعین کو حضرت نے آواز دی کہ ای بدترین اشقیا مجھسے کیا چاہتا ہی خدا تیرے رحم کو قطع کرے اور کوئی کام تجھپر مبارک نہ کرے اور بعد میرے تجھپر اُسکو مسلط کرے جو تجھے درمیان رخت خواب ذبح کر ڈالے جسطرح تو نے مجھ سے قطع رحم کیا اور قرابت حضرت رسالتؐ کی میرے حق مین رعایت نہ کی پس اس آیہ کو بآواز بلند جو اہلبیتؑ کی شان مین نازل ہوا ہی تلاوت فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ پس وہ شاہزادۂ نامدار مانند خورشید تابان افق میدان سے طالع ہوا اور صحرائے نبرد کو اپنے نور جمال سے منور و روشن کر دیا جمیع لشکر مخالف حیران جمال باکمال آنجناب عزت و جلال تھا جب حضرت علی اکبر علیہ السلام درمیان میدان کے پہونچے ہر چند مبارز طلب کیا مگر کسیکو جرأت

حرب وضرب السنے نہ پڑی پس جناب علی اکبرؑ نے تیغ نیام سے کھینچ کے اُن اشقیا کو طعمۂ شمشیر آتشبار کیا جس طرف حملہ کرتے تھے ایک گروہ کو ہلاک کر دیتے تھے اور جس جانب پھر پڑتے تھے کشتون کے پشتے لگاتے تھے یہانتک کہ بروایت امام زین العابدین علیہ السلام ہنبالیس اشقیاے بد تلبیس کو جہنم روانہ کیا اور بروایت معتبرہ دیگر ایک سو بنیس بے دینان بداختر کو جاب عذاب سقر پہونچایا پس اپنے پدر عالیمقدار پاس آئے اور کہا ای پدر بزرگوار پیاس مجھے مارے ڈالتی ہی اگر تھوڑا پانی مل جاتا تو مین دشمنو نکو خوب ہلاک کرتا جناب امام حسینؑ نے جب یہ سنا سیلاب اشک دیدۂ حق بین سے جاری فرماکر کہا ای فرزند ارجمند سعادتمند محمد مصطفےؐ و علی مرتضیؑ اور تیرے پدر پر دشوار معلوم ہوتا ہی کہ تجھے اس حال سے پیاسا دیکھین اور پانی نہ دیسکین پس امام انس و جان نے زبان اپنے فرزند نوجوان کی اپنے دہن معجز نشان مین لیکر چوسی اور اپنی انگوٹھی فرزند دلبند کو دیدی کہ اپنے مُنھ مین رکھین اور فرمایا ای نور چشم جاؤ اور دشمنان بدین سے جنگ کرو کہ بہت جلد اپنے جد بزرگوار کے ہاتھ سے باب کوثر سیراب ہوگے پس مکرر جگر گوشۂ سید الشہدا فرزند شیر خدا قلب لشکر اعدا پر جا پڑا اور پھر ساٹھ ظالمان جفاکار کو طعمۂ تیغ آبدار کرکے روانۂ ایکیا آخرکار مُنقذ بن مُرۂ عبدی لعین نے ایک ضربت حضرت علی اکبرؑ کے سر پر ایسی لگائی کہ اوسکے صدمہ سے گھوڑے کی گردن سے لپٹ گئے گھوڑا لشکر مخالفین کی طرف بھاگا آہ آہ مومنین اس مقام پر عجب طرح کا فقرہ روایت مین وارد ہوا ہی علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین فَقَطَّعُوْہُ اِرْبًا اِرْبًا یعنی اُن بے دینان پُر جفا نے اُس جگر گوشۂ رسولؐ خدا کو تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا پس حضرت علی اکبرؑ نے آواز دی کہ ای پدر بزرگوار مجھے میرے جد عالیمقدار نے ایک کاسہ سے ایسا سیراب کر دیا کہ ہرگز پیاسا نہونگا اور دوسرا کاسہ دست مبارک پر لیے ہوے آپ کے منتظر ہین اور بروایت دیگر ایک تیر حلق مبارک پر لگا اور سیلاب خون گلوے علی اکبرؑ سے جاری ہوا اُسوقت اپنے خون مین لوٹنے لگے اور آواز دی کہ ای پدر مہربان میرا سلام پہونچے اسوقت میرے جد بزرگوار جناب رسولؐ خدا آپکو سلام کہتے ہین

پس ایک نعرہ مارا اور روح کثیر الفتوح نے بریاض جنان پرواز کی جب سید الشہدا اپنے فرزند شہید تیغ ظلم و جفا کے پاس آئے اور وہ حال اپنے نور چشم کا دیکھا رونے لگے اور آہ جانسوز سینۂ غم اندوز سے کھینچ کے کہا خدا اُس گروہ کو قتل کرے جسنے ای فرزند تجھے ناحق شہید کیا اور تیرے شہید کرنے مین خدا اور رسولؐ اور ہتک حرمت حضرت رسالتؐ پر اُنھون نے بڑی جرات کی یَا بُنَیَّ عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَکَ الْعَفَا ای فرزند بعد تیرے اس دنیا اور زندگانی دنیا پر خاک ہی حمید بن مسلم کہتا ہی جب حضرت علی اکبرؑ شہید ہوے مین نے دیکھا ایک بی بی مثل خورشید تابان خیمۂ حرم محترم سے بیتابانہ باہر نکل آئی اور فریاد وَاوَیْلَاہُ وَاثُبُوْرَاہُ بلند کرکے فرماتی تھین ای نور دیدۂ اخیار ای میوۂ دل افگار ای حبیب قلب برادر بزرگوار پس با نالہ و زاری و اندوہ و بیقراری آکر جسد مطہر علی اکبرؑ کو اپنی آغوش مبارک مین لیلیا مین نے پوچھا یہ خاتون کون ہی لوگون نے کہا یہ حضرت زینب خواہر امام حسینؑ ہین ناگاہ حضرت امام حسینؑ آئے اور اُنکو خیمے مین بھیجدیا پس اپنے فرزند دلبند کو اُٹھایا اور درمیان جمیع شہدا کے لٹا دیا امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ اول جو فرزندان ابو طالبؑ سے اُس صحراے پر آشوب و بلا مین تیغ اہل جفا سے شہید ہوے وہ علی اکبرؑ تھے ازکوی کہتا ہی اُسوقت مین نے دیکھا کہ ایک صاحبزادہ مانند خورشید تابان خیمہ سے باہر آیا دو گوشوارے اُسکے کانون مین تھے اور دہشت و حیرت سے داہنے بائین دیکھتا تھا اور دونون گوشوارے کانون مین ہلتے تھے ناگاہ ہانی بن ثبیت ملعون سنگین دل لشکر عمر سعد نحس سے نکلا اور ایک ضربت اُس معصوم پر لگا کے شہید کیا حضرت شہربانوؑ اُسوقت بیہوش کھڑی تھین کلام و حرکت نکر سکتی تھین اَلَا لَعْنَۃُ اللہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس ہشتم فضائل جناب امیرؑ و اشعار مدحیہ و ارادۂ جہاد نمودن سید سجادؑ و استغاثۂ سید الشہداؑ و شہادت علی اصغرؑ و سبب دفن لاش علی اصغرؑ و فقرۂ زیارت ناحیۂ مقدسہ

فِیْ مَنَاقِبِ الْخَوَارَزْمِیْ عَنْ مُجَاہِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ لَوْ اَنَّ الرِّیَاضَ

بیان فضائل جناب امیر المومنین علیہ السلام

اقلاماً و البحر مداد و الجن حساب و الانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن ابی طالب

کتاب مناقب خوارزمی مین کہ وہ اعاظم علماے اہلسنت وجماعت سے ہین مجاہد سے اور اُسنے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ اگر تمام درخت دنیا کے بجاے قلم ہون اور دریا بجاے سیاہی ہون اور تمام جن حساب کرنیوالے ہون اور کل انسان لکھنے والے ہون توجب بھی فضائل و مناقب علیؑ ابن ابیطالبؑ کا احصا نہین کرسکتے ہین وَ ذَ لِی ایضاً بِالاِسنَادِ عَن عَلیٍّؑ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ جَعَلَ لِاَخِی عَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِبٍ فَضَائِلَ لَا تُحصیٰ کَثرَۃً فَمَن ذَکَرَ فَضِیلَۃً مِن فَضَائِلِہٖ مُقِرّاً بِھَا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ اور نیز خوارزمی نے بسند خود جناب امیرؑ سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ بتحقیق کہ خدا یتعالی نے گردانے ہین میرے بھائی علیؑ بن ابی طالبؑ کے واسطے وہ فضائل کہ جنکا احصا بسبب کثرت کے نہین ہوسکتا پس جو شخص کہ ذکر کرے ایک فضیلت کا اُنکے فضائل مین سے درآنحالیکہ مقر ہو ساتھ اُنکے (یعنی اُنکے امام اور خلیفۂ بلافصل ہونے کا اقرار و اعتقاد رکھتا ہو اور اُس فضیلت کو درست جانتا ہو) تو خدا یتعالی اُسکے تمام گناہان گذشتہ و آیندہ کو بخشدیتا ہی وَمَن کَتَبَ فَضِیلَۃً مِن فَضَائِلِہٖ لَم تَزَلِ المَلَائِکَۃُ تَستَغفِرُ لَہٗ مَا بَقِیَ لِتِلکَ الکِتَابَۃِ رَسمٌ اور جو شخص کہ لکھے ایک فضیلت کو اُنکے فضائل مین سے تو ہمیشہ ملائکہ طلب مغفرت کرتے ہین اُس شخص کے لیے جب تک کہ اُس کتابت کا نشان باقی رہے وَمَنِ استَمَعَ فَضِیلَۃً مِن فَضَائِلِہٖ غَفَرَ اللّٰہُ لَہُ الذُّنُوبَ الَّتِی اکتَسَبَھَا بِالاِستِمَاعِ اور جو شخص کہ کان دھر کر سنے ایک فضیلت کو اُنکے فضائل مین سے تو خداوند کریم و رحیم اُن گناہونکو جو اُسنے کان سے کسب کیے ہین بخشدیتا ہی وَمَن نَظَرَ اِلیٰ فَضِیلَۃٍ مِن فَضَائِلِہٖ غَفَرَ اللّٰہُ لَہُ الذُّنُوبَ الَّتِی اکتَسَبَھَا بِالنَّظَرِ اور جو شخص کہ نظر کرے ایک فضیلت کی طرف اُنکے فضائل مین سے تو خداوند غفار اُن گناہون کو جو اُسنے نظر سے کسب و حاصل کیے ہین بخشدیتا ہی ثُمَّ قَالَ اَلنَّظَرُ اِلیٰ

وَجہِ عَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِبٍ عِبَادَۃٌ وَذِکرُہٗ عِبَادَۃٌ لَا یَقبَلُ اللّٰہُ اِیمَانَ عَبدٍ اِلَّا بِوِلَایَتِہٖ وَالبَرَاءَۃِ مِن اَعدَائِہٖ پھر ارشاد فرمایا حضرتؐ نے کہ نظر کرنا روے مبارک علیؑ ابن ابی طالبؑ کی طرف عبادت ہی اور ذکر اُنکا عبادت ہی خداوند عالم ایمان کسی بندہ کا قبول نکریگا مگر اُنکی ولایت کے ساتھ اور اُنکے اعدا کی برأت کے ساتھ (یعنی جب تک کہ حضرتؑ کو دوست نہ رکھتا ہو اور آپ کے اعدا کو دشمن نہ رکھتا ہو اسکا ایمان مقبول نہوگا) وَبِالاِسنَادِ قَالَ الخَطِیبُ اَخبَرَنِی الحَافِظُ اَبُو العَلَاءِ الھَمدَانِی مَرفُوعاً اِلیٰ عَبدِ اللّٰہِ بنِ عَبَّاسٍ وَقَد قَالَ لَہٗ رَجُلٌ سُبحَانَ اللّٰہِ مَا اَکثَرَ مَنَاقِبَ عَلِیٍّ وَفَضَائِلَہٗ اِنِّی لَاَحسَبُھَا ثَلٰثَۃَ اٰلَافِ مَنقَبَۃٍ قَالَ ابنُ عَبَّاسٍ اَوَلَا تَقُولُ اِنَّھَا اِلیٰ ثَلٰثِینَ اَلفاً اَقرَبُ خلاصہ یہ کہ خطیب خوارزمی روایت کرتا ہی کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا سبحان اللہ کیا کثیر ہین مناقب علیؑ اور فضائل اُنکے بتحقیق کہ مین اُنھین خیال کرتا ہون کہ تین ہزار منقبت ہون ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ کیون نہین کہتا ہی کہ فضائل علی ابن ابیطالبؑ تیس ہزار کے قریب ہین مومنین اس مقام پر قرینۂ کلام سے ظاہر ہوتا ہی کہ ابن عباسؓ کو تیس ہزار حدیثین فضائل جناب امیرؑ مین معلوم تھین وَبِالاِسنَادِ عَنِ الحُسَینِ بنِ عَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِبٍ عَن عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ یَقُولُ لَو حَدَّثتُ بِکُلِّ مَا نَزَلَ فِی عَلِیٍّ مَا وَطِئَ عَلیٰ مَوضِعٍ فِی الاَرضِ اِلَّا اُخِذَ تُرَابُہٗ اِلَی المَاءِ اور نیز خوارزمی نے بسند خود جناب امام حسینؑ سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امیرؑ نے کہ حضرت رسول خدا فرماتے تھے کہ اگر بیان کردیتا مین جو کچھ کہ نازل ہوا فضائل علیؑ مین تو کوئی موضع زمین سے باقی نہ رہتا جس مقام پر کہ علی بن ابی طالبؑ قدم رکھتے مگر یہ کہ لوگ وہان کی خاک اسقدر تبرک سمجھکر اُٹھاتے کہ پانی ظاہر ہو جاتا وَمِنہُ اَیضاً مِن کِتَابِ المَنَاقِبِ لِلخَوَارَزمِی عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ اَنَا مَدِینَۃُ العِلمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا فَمَن اَرَادَ العِلمَ فَلیَاتِ البَابَ اور اُسی کتاب مین یعنی کتاب مناقب خوارزمی مین ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ مین شہر علم کا ہون اور علیؑ دروازہ ہین اُسکے پس جو شخص کہ علم کا ارادہ کرے پس چاہیے کہ دروازہ پاس آئے مومنین یہ حدیث انھین الفاظ کے ساتھ بعینہ اکثر کتب اہل تشیع مین مثل امالی ابن بابویہ و امالی شیخ جعفر طوسی و مجالس

شیخ طوسی وامالی شیخ مفید وغیرہ موجود ہی اور اس حدیث شریف کو بادنی تغیر وتبدل الفاظ اصحاب اہلسنت وجماعت سنے اپنی کتابون مین روایت کیا ہی اور کتاب عبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ الاطہار مین اس حدیث کی تحقیق اور ذکر روایات بطرق متعددہ بتفصیل تمام مذکور ہی جو کتب اہلسنت سے منقول ہی جن حضرات کو تفصیلاً ملاحظہ فرمانا ہو اُس کتاب مستطاب کیطرف رجوع کرین وَقَدْ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِهِ الْمُصَنَّفِ فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ يَرْفَعُهُ بِسَنَدِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى آدَمَ فِي عِلْمِهِ وَإِلَى نُوحٍ فِي تَقْوَاهُ وَإِلَى إِبْرَاهِيمَ فِي حِلْمِهِ وَإِلَى مُوسَى فِي هَيْبَتِهِ وَإِلَى عِيسَى فِي عِبَادَتِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ الْعَلَّامَةُ الْأَرْبِلِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَدْ ثَبَتَ لِعَلِيٍّ مَا ثَبَتَ لَهُمْ مِنْ هٰذِهِ الصِّفَاتِ الْمَحْمُودَةِ وَاجْتَمَعَ فِيهِ مَا تَفَرَّقَ فِي غَيْرِهِ اور بیہقی نے کہ یہ بھی اعاظم علماے اہلسنت سے ہین اپنی کتاب مین جو اُنھون نے فضائل صحابہ مین تصنیف کی ہی بسند خود جناب رسالتمآبؐ سے روایت کی ہی کہ فرمایا اُن حضرتؐ نے جو شخص ارادہ کرے یہ کہ نظر کرے حضرت آدمؑ کی طرف اُنکے علم مین اور حضرت نوحؑ کی طرف اُنکے تقوے وپرہیزگاری مین اور حضرت ابراہیمؑ کیطرف اُنکے حلم وبُردباری مین اور حضرت موسیٰؑ کی طرف اُنکی ہیبت مین اور حضرت عیسیٰؑ کی طرف اُنکی عبادت مین پس ہر آئینہ چاہیے کہ نظر کرے طرف علیؑ بن ابی طالبؑ کے علامہ اربلی صاحب کشف الغمہ فرماتے ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو فضائل جمیع انبیا کے لیے ہین وہ سب جناب امیرؑ کے لیے ثابت ہین اور وہ فضائل جو اور انبیا مین متفرق ہین وہ سب انکی ذات والاصفات مین جمع ہین ؎

بمدح علیؑ خامہ سر سے کنم ۔۔۔ زہین تا فلک پُر گہر سے کنم
علیؑ صورت قدرت کردگار ۔۔۔ علیؑ در جہان حجت کردگار
علیؑ درۃ التاج فرق وجود ۔۔۔ علیؑ مالک الملک اقلیم جود
علیؑ صاحب اختیار جہان ۔۔۔ علیؑ صاحب حکم بر آسمان
روان ست تا عرش فرمان او ۔۔۔ ملائک چو حجاب ودربان او
خبر کردہ از عالم تکمیل او ۔۔۔ گہر ہاسے اسرار تحویل او

وصی نبیؐ جفت پاک بتولؑ ۔۔۔ فروزندۂ شمع دین رسولؐ
فشانندۂ جان براہ خدا ۔۔۔ نمائندۂ کفر از دین جدا
نگارندۂ باغ سرسبز دین ۔۔۔ برآرندۂ بیخ کفر از زمین
فرازندۂ رایت مصطفیٰؐ ۔۔۔ برازندۂ افسر لا فتےٰ
درآرندۂ عمرو ومرحب زپاے ۔۔۔ برآرندۂ باب خیبر ز جاے
رہانندۂ موسیٰؑ از رود نیل ۔۔۔ دمانندۂ گل ز نار خلیلؑ
بساحل رسانندۂ فلک نوحؑ ۔۔۔ کشائندۂ بابہاے فتوح
نشینندۂ مسند انما ۔۔۔ رسانندۂ ما بمطلوب ما
خدا را مباہات زایجاد او ۔۔۔ نبیؐ را تفاخر ز امداد او
ہوا خواہ او جبرئیل امینؑ ۔۔۔ بفرمان او آسمان وزمین
بدان تا نگردد نمازش قضا ۔۔۔ خدا باز گرداند خورشید را
ببین نزد حق حشمتش را ببین ۔۔۔ گران قدری طاعتش را ببین
تعجب مدار ہیچ چندان مکن ۔۔۔ کہ در قدر او نیست جاے سخن
برش مہر ومہ را چہ وزن ووقار ۔۔۔ کہ گر خواہد آن صاحب اختیار
بگرداند این طارم چنبری ۔۔۔ بانگشت کہتر چہ انگشتری
وجود زمین بہر میدان اوست ۔۔۔ فلک سایبانی ز ایوان اوست
از و کار ایمان بر رونق شدہ ۔۔۔ دل کفر از تیغ او شق شدہ
چو او در وفا پایداری کہ کرد ۔۔۔ شب ہجرت آن جانسپاری کہ کرد
نیاید ز کس جز شاہ انس وجان ۔۔۔ بُریدن دل از جان وجان از جہان
در ایوان قدرش ز راہ یقین ۔۔۔ نہم آسمان پایۂ اولین
چہ آورد او بر زمین پشت کفر ۔۔۔ قلم شد باسلام انگشت کفر

برافگندن بت چو ہمت گماشت — بدوش نبی از شرف پا گذاشت
بضرب دو دستی ز طاق حرم — ہمہ آورد و زد بر زمین صد صنم
نہ کس جز نبی ہم ترازوی او — قوی دست قدرت ز بازوی او
ندانی خدا مر علیؑ را و لے — ندانی خدا تا ندانی علےؑ
چہ گویم دگر جای گفتار نیست — سخن در خور وصف کرار نیست
دل ہر کہ از مہر او نیست شاد — اگر آفتاب ست بی نور باد

کیون مومنین جن حضرت کا یہ مرتبہ ہو اُنکی اولاد امجاد پر کیا کیا ظلم وستم اعداے دین نے کیے کہ جنکا شمار نہین ہو سکتا تین پہر کے عرصہ مین تمام انصار و رفقا اور عزیز و اقربا کو شہید کر ڈالا یہانتک کہ دودھ پیتے بچے کو جسکا قتل کرنا کسی مذہب و ملت مین جائز نہین ہے زندہ باقی نہ رکھا چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب اہلبیت حضرت رسالت مین بغیر امام حسینؑ اور امام زین العابدینؑ کے کوئی باقی نہ رہا اُسوقت باوجودیکہ امام زین العابدینؑ بیمار تھے اور قوت تلوار اُٹھانے کی نہ تھی مگر اُسی حال مین جب اپنے پدر عالیمقدار کو تنہا دیکھا تلوار اُٹھا کے چاہا معرکۂ کارزار مین جائین ام کلثومؑ نے فریاد کی کہ ای نور دیدہ کہان جاتے ہو حضرت امام زین العابدینؑ نے کہا ای پھوپھی مجھے چھوڑ دیجیے کہ اپنی جان پدر بزرگوار پر فدا کرون جب حضرت امام حسینؑ ارادۂ فرزند گرامی سے مطلع ہوے کہا ای ام کلثومؑ اس نور چشم کو میدان مین نہ جانے دینا کہ میری نسل اِس سے ہوگی اور ذریت حضرت رسالتؐ اسی فرزند سے باقی رہیگی اور یہی میرا خلیفہ و جانشین ہوگا پس امام حسینؑ نے اتمام حجت کے لیے باواز بلند فرمایا کوئی ہے کہ حرم حضرت رسالت سے دفع ضرر اہل شقاوت کرے کوئی خدا پرست ہے کہ میرے حق مین خدا سے خوف کرے کوئی فریادرس ہے کہ ہماری فریادرسی کیوجہ سے امیدوار ثواب ہو جب حرم محترم حضرت امام حسینؑ نے صداے استغاثۂ امام غریب سنی صداہاے گریہ و زاری سراپردہ ہاے عصمت و طہارت سے بلند ہوئین پس امام حسینؑ دروازۂ خیمۂ حرم پر آئے اور کہا میرے چھوٹے فرزند

عبداللہ کو لاؤ کہ اُسسے وداع کرون اور بعضون نے اُنکو علی اصغر کہا ہے الغرض جب اُس طفل معصوم کو امام مظلومؑ نے اپنے ہاتھون پر لیا پیار کیا اور کہا ان کافرون پر وای ہو جبکہ تیرے جد بزرگوار محمد مصطفےؐ ان اشقیا کے دشمن ہون ناگاہ حرملہ بن کاہل لعین نے ایک تیر کمان سے حلق معصوم پر لگایا اور وہ بچہ اپنے پدر نامدار کی گود مین شہید ہوگیا اور مرغ روح نے جانب شاخ سدرۃ المنتہی پرواز کی پس حضرت اپنے چلو مین خون اُس شہید معصوم کا بھر کے آسمان کیطرف پھینکتے تھے اور فرماتے تھے راہ خدا مین یہ سب مصیبتین سہل و آسان ہین حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہین کہ اُس خون کا ایک قطرہ زمین پر نہ گرا پس جناب امام حسینؑ نے فرمایا خداوندا یہ میرا فرزند دلبند تیرے نزدیک بچۂ ناقۂ صالح سے کم نہوگا خداوندا اگر اسوقت مصلحت میری نصرت مین نہین ہے تو جسقدر آزار مجھپر گذر رہے ہین اُنکو موجب تضاعف ثواب آخرت کرنا پس اُس طفل معصوم کو امام مظلومؑ نے درمیان شہدا لٹا دیا اور بروایت دیگر اُسی جگہ دفن کر دیا مومنین مقام تامل ہے کہ امام حسینؑ نے کسی کی لاش دفن نہ کی کیا وجہ ہے کہ اس طفل کو حضرتؑ نے دفن کیا شاید وجہ یہ ہو کہ بعد شہادت اُن جناب کی لاش اطہر سے بے ادبی ہونیوالی تھی اور ابن سعد لعین کے حکم سے بڑا ظلم عظیم ہونیوالا تھا حضرتؑ نے شاید اسی خیال سے اُس بچے کی لاش کو دفن کر دیا کہ اُس پامالی مین لاش اُس ننھے بچے کی ریزہ ریزہ نہو جائے حضرات اسی طفل صغیر کیطرف اشارہ کرکے حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّضِيعِ الصَّغِيرِ یعنی سلام خدا ہو اُس شیرخوار پر جو حالت صغرسن مین شہید ہوا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس نہم حدیث زرارہ و حال رخصت حضرت امام حسینؑ از اہلبیتؑ و جہاد آنحضرتؑ و تعداد مقتولین و اشعار جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ متضمن حال شہادت حضرت سید الشہدا علیہ آلاف التحیۃ والثنا و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

فِي بِحَارِ الْأَنْوَارِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يَا زُرَارَةُ إِنَّ السَّمَاءَ بَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ

اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالدَّمِ وَاِنَّ الْاَرْضَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ وَاِنَّ الشَّمْسَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالْکُسُوْفِ وَالْحُمْرَۃِ وَاِنَّ الْجِبَالَ تَقَطَّعَتْ وَانْتَثَرَتْ وَاِنَّ الْبِحَارَ تَفَجَّرَتْ وَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا عَلَی الْحُسَیْنِ علیہ السلام کتاب بحارالانوار مین بسند معتبر زرارہؓ سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے ای زرارہ بدرستیکہ آسمان چالیس صباح خون کے آنسوون سے امام حسینؑ پر رویا اور زمین بسیاہی چالیس صباح روئی اور آفتاب چالیس صباح بسرخی وکسوف رویا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور پراگندہ ہوگئے اور دریاؤن مین جوش وخروش ہوا اور ملائکہ چالیس صباح امام حسینؑ پر روئے مومنین بعد اسکے حضرتؑ عجب طرح کا کلمہ ارشاد کرتے ہین فرماتے ہین وَمَا اخْتَضَبَتْ مِنَّا امْرَأَۃٌ وَلَا ادَّهَنَتْ وَلَا اکْتَحَلَتْ وَلَا رَجَّلَتْ حَتّٰی اَتَانَا رَاْسُ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ لَعَنَہُ اللّٰہُ وَمَا زِلْنَا فِیْ عَبْرَۃٍ بَعْدَہٗ اور کسی عورت نے زنان بنی ہاشم سے خضاب نہ کیا اور روغن نہ ملا اور سرمہ نہ لگایا اور بالون مین کنگھی نہ کی تا آنکہ عبیداللہ بن زیاد شقی کا سر نجس ہمارے پاس لائے اور ہم ہمیشہ مصیبت امام حسینؑ پر گریان ہین بعد اسکے حضرتؑ نے ایک حدیث طویل ارشاد فرمائی کہ جسکے بعض فقرات کا ترجمہ یہ ہی کہ کوئی آنکھ خدا کے نزدیک محبوب زیادہ اور کوئی گریہ پسندیدہ تر نہین ہی اُس آنکھ سے جو مصیبت امام حسینؑ پر روئے اور اُن آنسوون سے جو مصیبت امام حسینؑ مین نکلین اور جو کوئی امام حسینؑ پر روتا ہی وہ جناب فاطمہ زہراؑ سے نیکی کرتا ہی اور پاؤن اُنکا ہی اور اُسنے جناب رسالتمآبؐ سے بھلائی کی اور ہم اہل بیتؑ کا حق اُسنے ادا کیا ہی اور بروز قیامت کوئی شخص محشور نہ ہوگا جسکی آنکھ گریان نہو مگر وہ شخص جو امام حسینؑ کے مصائب پر رویا ہی کہ وہ با دیدۂ خندان محشور ہوگا اور اُسے خدا کی جانب سے بشارت پہونچیگی اور آثار سرور وشادی اُسکے چہرہ سے ظاہر ہونگے اور جمیع خلائق ترس وبیم مین ہوگی اور امام حسینؑ کے رونیوالے بیخوف ہونگے بعد اسکے حضرتؑ نے اور بہت سے فضائل گریہ وبکا اور مراتب شیعیان علی مرتضیٰؑ بیان کیے اور حدیث کو ختم فرمایا حضرات علاوہ اس حدیث کے اور بہت سے

احادیث واخبار اس امر پر دلالت کرتے ہین کہ کوئی چیز دنیا مین خواہ ذی روح ہو خواہ غیر ذی روح ایسی باقی نہین رہی کہ جو مصیبت امام حسینؑ پر نہ روئی ہو جیسا کہ بحارالانوار و دیگر کتب احادیث ومقاتل مین بطرق متعددہ وانواع مختلفہ منقول ہی کہ مومنین آسمان وزمین وآفتاب وماہتاب وکوہ ودریا ودیو ودد ووحوش وطیور وجانوران دریا وصحرا وہوا وملائکہ وجن وانس کیون نہ روتے مصائب امام حسینؑ پر کہ اُن جناب کو اشقیائے امت نے تین دن کا بھوکا پیاسا مانند گوسفند قربانی کے صحراے کربلا مین ذبح کیا اور حرمت اسلام کو ضائع وبرباد کردیا چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب حضرت علی اصغرؑ بھی شہید ہوچکے اُسوقت امام حسینؑ نے پردگیان سُرادق عصمت وطہارت کو طلب کیا اور اپنی دخترون اور خواہرونکو وداع کرکے بتوا بہاے خدا تسلی ور دلا سادیا اس رخصت سے صداے شیون نالہ وزاری خیمہ ہاے حرم محترم سے بلند ہوئی اور آواز الوداع الوداع اور نالۂ الفراق الفراق زمین سے آسمان تک پہونچا سکینہ دختر نیک اختر آنحضرتؑ نے مقنع سر سے پھینکدیا اور کہا ای پدر عالی مقدار آپ مرنے جاتے ہین مجھے کس پر چھوڑے جاتے ہین امام حسینؑ رونے لگے اور فرمایا ای دختر جسکا کوئی دوست و یاور باقی نہ رہے یقین ہی وہ جینے سے سیر ہوگا ای دختر سب کا خدا یاور ومعین ہی اور رحمت خدا دنیا وعقبیٰ مین تم سے جدا نہوگی صبر کرو اور برضاے خدا راضی رہو کہ بہت جلد دنیاے فانی گذر جائیگی اور نعیم ابدی آخرت کو زوال نہین ہی پس امام زین العابدینؑ کو طلب کیا اور اسرار امامت وخلافت اُنکے سپرد کرکے اُنھین اپنا خلیفہ و جانشین کیا اور وصیتین کین چونکہ امام حسینؑ کو اپنی شہادت کی خبر تھی اسوجہ سے قبل سفر عراق کتب اور جمیع ودائع انبیا واوصیا ام سلمہؓ زوجۂ حضرت رسول خداؐ کے سپرد کردیے تھے کہ جب امام زین العابدینؑ کربلا سے واپس آئین سب تبرکات حضرت ام سلمہؓ اُنکے سپرد کردین چونکہ امام زین العابدینؑ بیمار تھے وصیت نامہ امام حسینؑ نے اپنی دختر فاطمہؑ کے سپرد کیا کہ امام زین العابدینؑ کو دیدینا چنانچہ حدیث معتبر مین امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ جب وقت شہادت امام حسینؑ پہونچا حضرتؑ نے اپنی دختر بزرگ فاطمہؑ کو بلایا اور نامہ لپیٹ کر وصیت ظاہرہ اُن سے بیان کین اس لیے کہ امام

رخصت امام حسینؑ از اہلبیت

زین العابدین کو مرض اسہال تھا اور لوگون کو گمان نہ تھا کہ اُس مرض سے صحت حاصل ہوگی پس
جب امام زین العابدینؑ کو صحت حاصل ہوئی فاطمہؑ نے وصیت نامہ اُنکے سپرد کیا اور اب وہ وصیت نامہ
ہمارے پاس ہی پس حضرت سید الشہداؑ نے کمر شہادت باندھی اور بقدم یقین و ایمان و آرزوے
شوق لقای خداوند عالمیان متوجہ کافران و منافقان ہوے اور اپنے مناقب و فضائل رجز
مین بیان کرکے مبارز طلبی کی جو کوئی مقابلہ کو آتا تھا حضرتؑ اُسے واصل جہنم کرتے تھے جب
کسی کی جرأت مقابلۂ آنحضرتؑ مین نہ پڑی اُسوقت امام حسینؑ نے میمنہ و میسرۂ لشکر ضلالت اثر
پر حملہ کیا اور ہر حملہ مین جماعت کثیر کو بجانب سعیر روانہ کیا جس طرف حملہ کرتے تھے وہ گروہ انبوہ مثل
مگس و ملخ آگے سے بھاگ جاتا تھا جب حملہ کرکے حضرت پھرتے تھے ایک لحظہ توقف کرکے فرماتے
تھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اُسوقت امام حسینؑ پر تشنگی کا غلبہ تھا ہر چند اُن کافران بیدین سے
پانی مانگا مگر اُنھون نے نہ دیا پس عمر بن سعد لعین نے کہا یہ فرزند سید المرسلینؐ و نور دیدۂ کشندۂ
عرب ہی تم لوگ جدا جدا اُن سے مقاتلہ نہ کرسکوگے مناسب ہی کہ ہر طرف سے امام حسینؑ کو بیچ مین
گھیر کے تیرباران کرو پس چار ہزار نامرد کماندار اشرار نے اُن امام ابرار کو گھیر لیا اور راہ خیمہاے
حرم مسدود کردی امام حسینؑ نے اُن اشقیا سے کہا ای کافر دُ اگر دین کو تم نے کھو دیا حمیت
عرب کیا ہوگئی تم کو مجھسے کام ہی خیمہ ہاے حرم کی طرف کیون جاتے ہو پس شمر لعین نے اُس
گروہ بیدین کو منع کیا کہ نزدیک خیمہ ہاے حرم نہ جائین اور حکم دیا کہ امام حسینؑ کا جلد کام تمام کرو
کہ اُنکا حسب و نسب تم سے بہتر ہی اُنکی تلوار سے مارے جانے مین ننگ و عار نہین ہی جب پیاس کا
بہت غلبہ ہوا امام تشنہ لب جانب نہر فرات روانہ ہوے جب قریب فرات پہونچے سوارون اور
پیادون نے راستہ روک لیا اور یہ اشقیا چار ہزار سے زیادہ تھے امام مظلوم نے باوجود شدت
تشنگی بہت کفار کو جانب نار روانہ کیا اور صفوف لشکر کو شگافتہ کرکے گھوڑا پانی مین ڈالدیا اور
اپنے اسپ باوفا سے فرمایا پہلے تو پانی پی لے اُسکے بعد مین پیونگا گھوڑا اپنی تھوتھنی پانی سے
اُٹھائے رہا اور منتظر تھا کہ پہلے امام تشنہ لب پانی پی لین جب امام حسینؑ نے چلو مین پانی

اُٹھایا اور چاہا کہ نوش کرین ایک ملعون نابکار نے آواز دی کہ یہان آپ پانی پیتے ہین اُدھر لشکر
مخالف خیمہ ہاے حرم مین پہونچ گیا یہ سنتے ہی حضرتؑ نے وہ پانی ہاتھ سے پھینکدیا اور بجانب خیمہ
روانہ ہوے جاکے دیکھا تو مطلق اثر اُس خبر کا نہ پایا جانا یہی مقدر مین ہی کہ آج کا روزہ آپ کو تربت
بدست مبارک حضرت خیر البشرؐ افطار کرین پس دوسری دفعہ اہلبیت رسالت و پردگیان سُرادق
عصمت و طہارت کو حضرتؑ نے وداع کیا اور بصبر و شکیبائی حکم فرماکے بوعدۂ مثوبات غیر متناہی
تسکین دیکے ارشاد کیا چادرین سر سے اوڑھلو اور آمادہ لشکر مصیبت و بلا رہو کہ خدا تمھارا حافظ
و ناصر ہی ہر شر اعدا سے تم کو وہی نجات دیگا اور تمھاری عاقبت بخیر کریگا اور تمھارے دشمنو کو بانواع
عذاب دنیا مبتلا کریگا اور تمھین ان بلاؤن اور مصیبتون کے عوض دنیا و عقبیٰ مین بانواع نعمت و
کرامتہاے بے اندازہ سرافراز فرمائیگا ہرگز ہرگز صبر و شکیبائی سے دست بردار نہونا اور کلام
ناخوش زبان پر نہ لانا کہ موجب نقص ثواب ہوگا یہ ارشاد کرکے پھر دوسری مرتبہ میدان کارزار مین
تشریف لائے اور صف لشکر مخالف پر حملہ کرکے باوجود جراحت و تشنہ لبی کشتون کے پشتے لگادیے
مثل برگہاے خزان سرہاے کافران بیدینان قلم کرکے زمین پر گرادیے اور بضرب شمشیر آبدار خون
اشرار فجار خاک معرکۂ کارزار مین ملادیا روایت ہی کہ اُس روز امام حسینؑ نے ایکہزار نوسو پچاس
کافران شقاوت اساس کو ہلاک کیا اور بروایت مسعودی ایکہزار آٹھسو کافران بیحیا کو جہنم واصل
کیا پس عمر بن سعد لعین نے تیراندازون کو حکم دیا کہ امام مظلوم پر تیر برسائین ایک دفعہ چار ہزار
کافران غدار نے امام ابرار پر تیر لگائے اُس امام تشنہ لب راہ خدا مین تیرہاے جور و جفا کو چہرۂ مبارک
اور سینۂ مقدس و گلوے مطہر پر لیتے تھے اور جہاد اعدا مین کوشش کرکے فرماتے تھے تم نے اپنے
پیغمبر کی رعایت اُنکی عترت کے حق مین بہت بُری کی میرے قتل کرنے کے بعد کسی بندۂ مومن کے
قتل سے پروا نہ کروگے قسم ہی خدا کی مین دست خدا پاس جاتا ہون اور شہادت کو اُسکی بہم
مین اپنی سعادت جانتا ہون سمجھ رکھو کہ خدا دونون جہان مین تم سے میرا انتقام لیگا حصین
ابن مالک نے کہا کس طرح ہم سے خدا انتقام لیگا حضرتؑ نے فرمایا خداوند عالم ایسا ...

تم اپنی تلوارین ایک دوسرے پر کھینچو گے اور اپنا خون بہاؤ گے دنیا سے منتفع نہوگے اور تمھاری کوئی امیدہاے دلی بھی حاصل نہوگی جب جانب سراے آخرت جاؤ گے وہان عذاب ابدی تمھارے لیے مہیا ہے اور تمھارا عذاب بدترین عذاب اہل کفر ان میں ہوگا آخرکار اس ظلم وستم سے اس امام تشنہ کام کو اشقیاے کوفہ و شام نے گھوڑے سے زمین پر گرادیا ؎

بلند مرتبہ شاہی زصدر زین افتاد	اگر غلط نکنم عرش بر زمین افتاد

اب مین حال شہادت تو عرض کرونگا لیکن اسقدر کہ شمر ولد الزنا اپنے گھوڑے سے نیچے اترا اور بارہ ضربتون سے سر مقدس امام حسینؑ کا بدن مطہر سے جدا کیا حضرات اب چند شعر اور سُن لیجیے جنھین جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے نظم فرمایا ہے ؎

خدارا ای لعین کم کن جفارا	مرنجان بوسہ گاہ مصطفا را
نمی بینی کہ مولا ناتوان ست	تہ خنجر دم نزع ژروان ست
چہ گویم از گلوے نازنینش	اذیت می دہد شمر لعینش
بقا از بہر او تا ساعتی نیست	درین حالت بخنجر حاجتی نیست
نباشد چون تو قصابی دم ذبح	بحیوان می دہند آبی دم ذبح
تو اورا درچنین تشنہ دہانی	بآب تیغ کردے میہمانی
بدہ مہلت کہ آرامے بگیرد	ز دست مرتضیٰ جامے بگیرد
زصدر سینۂ آقا فرود آ	فرود آ ای لعین زینجا فرود آ
کہ از بار تو پیکانہای ناوک	فرو رفتہ است در جسم مبارک
مقامش پشت خیر المرسلینؐ بود	نہ جایش زیر پایت ای لعین بود
بترس ای دشمن آل محمدؐ	بترس از شیون آل محمدؐ
ز عدل حضرت داور حذر کن	ز قہر احمدؐ و حیدرؑ حذر کن
زمژگان تر زہراؑ بپرہیز	ز آہ دختر زہراؑ بپرہیز

آہ آہ مومنین اسی حالت کو یاد کرکے حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین قَدْ رَشَحَ لِلْمَوْتِ جَبِیْنُکَ وَاخْتَلَفَتْ بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُکَ وَیَمِیْنُکَ یعنی تحقیق کہ پسینا موت کا آپکی پیشانی پر آگیا تھا اور آپ کے اعضا کو ایسا تشنج تھا کہ کبھی آپ ہاتھ پانون سمیٹ لیتے تھے اور کبھی پھیلا دیتے تھے اور کبھی بائین طرف کروٹ لیتے تھے اور کبھی داہنی طرف کروٹ لیتے تھے تُدِیْرُ طَرْفًا خَفِیًّا اِلٰی رَحْلِکَ وَبَیْتِکَ وَقَدْ شُغِلْتَ بِنَفْسِکَ عَنْ وُلْدِکَ وَاَهَالِیْکَ اور آپ اُسوقت بھی گوشۂ چشم پھرا پھرا کر بنگاہ حسرت چشم نیم وا سے اپنے اسباب و خیمہ گاہ اہل حرم کی طرف دیکھتے تھے حالانکہ وہ وقت ایسا نازک تھا کہ آپکا وقت جانکنی تھا اور آپکی جان پاک پر بنی تھی اور خیال و پاس اولاد و اہل حرم کا محل نہ تھا وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلٰی صَدْرِکَ وَوَاضِعٌ سَیْفَهٗ عَلٰی نَحْرِکَ قَابِضٌ عَلٰی شَیْبَتِکَ بِیَدِهٖ ذَابِحٌ لَکَ بِمُهَنَّدِهٖ ان فقرات کا ترجمہ کس زبان سے عرض کرون حضرت فرماتے ہین کہ ہاے اے جد مظلوم شمر لعین آپ کے سینۂ اقدس پر بیٹھا تھا اور اپنی تلوار کو آپکے مقام نحر یعنی حلق مطہر پر رکھے ہوے تھا آہ آہ اُسکے ہاتھ مین آپکی ریش مقدس و نورانی تھی اور تیغ آبدار ہندی سے آپکے گلوے خشک کو ذبح کرتا تھا قَدْ سَکَنَتْ حَوَاسُّکَ وَخَفِیَتْ اَنْفَاسُکَ وَرُفِعَ عَلَی الْقَنَاةِ رَاْسُکَ آہ آہ اُسوقت ساکن ہوگئے حواس آپکے اور سانس آپکی خفی و نرم ہوگئی اور دم رک گیا اور سر انور آپکا نیزۂ طویل پر بلند کیا گیا ؎

ای آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند	شرمندہ رفت از تو لب تشنۂ حسینؑ

الا لعنة الله علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵

مجلس پنجم حدیث فضیلت حضرت حسینؑ و حال ولادت سبطین و اشعار مصائب و شمار زخمہاے جسد مبارک حضرت امام حسینؑ باختلاف روایات و حال زخمی شدن حضرت سید الشہداؑ علیہ التحیۃ والثنا و حال شہادت حضرت عبداللہ بن حسنؑ

فی ... انہ قال قال رسول اللہ اولاد ریحانۃ و ریحانتای الحسن والحسین

زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ فرزند مثل ریحان کے ہوتا ہی اور میرے ریحان حسنؑ وحسینؑ ہین اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب امام زین العابدینؑ نے کہ بیان کیا مجھسے اسما بنت عمیس نے وہ کہتی ہین کہ مین قابلہ بنی تھی آپکی جدۂ ماجدہ فاطمۂ زہراؑ کی حسنؑ وحسینؑ کی ولادت کی مرتبہ پس جبکہ پیدا ہوے امام حسنؑ تو جناب رسالتمآبؐ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا ای اسماء لاؤ میرے فرزند کو پس مین نے امام حسنؑ کو ایک زرد کپڑے مین لپیٹ کر آنحضرتؐ کی خدمت مین دیا پس حضرتؐ نے اُسکو پھینکدیا اور فرمایا ای اسماء آیا مین نے تم سے نہ کہا تھا کہ مولود کو زرد کپڑے مین نہ لپیٹنا اسماء کہتی ہین کہ مین نے امام حسنؑ کو سفید کپڑے مین لپیٹ کر حضرتؐ کی خدمت مین دیا پس حضرتؐ نے اُنکے داہنے کان مین اذان کہی اور بائین کان مین اقامت کہی پھر جناب امیرؑ سے کہا کہ تم نے میرے اس فرزند کا کیا نام رکھا جناب امیرؑ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین انکے نام رکھنے مین آپ پر کیونکر سبقت کر سکتا تھا لیکن مجھے محبوب یہ ہی کہ انکا نام حرب ہو پس جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ مین بھی انکے نام رکھنے مین اپنے رب عزوجل پر سبقت نہ کرونگا اس اثنا مین حضرت جبرئیلؑ نازل ہوے اور کہا کہ یا رسول اللہ ہر آئینہ علی اعلی آپکو سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ علیؑ آپ سے بمنزلہ ہارون ہین موسیٰؑ سے اور کوئی نبی آپکے بعد نہین ہی پس اس اپنے فرزند کا وہی نام رکھو جو ہارونؑ کے بیٹے کا نام ہی پس جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ ای جبرئیل ہارونؑ کے بیٹے کا کیا نام تھا حضرت جبرئیلؑ نے عرض کی شبر جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا میری زبان تو عربی ہی حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا کہ انکا نام حسنؑ رکھیے اسماء کہتی ہین پس حضرتؐ نے اُنکا نام حسنؑ رکھا پس جبکہ اُنکو ساتوان دن ہوا جناب رسالتمآبؐ نے دو گوسفندون سے جن مین سفیدی اور سیاہی ملی ہوئی تھی اُنکا عقیقہ کیا اور ایک ران قابلہ کو عنایت فرمائی اور سر مبارک اُنکا حلق کرایا اور بالون کے وزن کے برابر سونا تصدق فرمایا اور اُنکے سر اطہر مین خلوق جو ایک طرح کی خوشبو ہوتی ہی ملی پھر ارشاد فرمایا کہ ای اسماء

خون سر مین ملنا جاہلیت کا فعل ہی اسماء کہتی ہین کہ جب ایک سال بعد مولد امام حسنؑ گذرا تو امام حسینؑ پیدا ہوے پس حضرت رسول خداؐ میرے پاس تشریف لائے اور کہا کہ ای اسماء میرے فرزند کو لاؤ پس مین نے اُنکو ایک سفید کپڑے مین لپیٹ کر حضرتؐ کی خدمت مین دیا پھر حضرتؐ نے اُنکے داہنے کان مین اذان فرمائی اور بائین کان مین اقامت کہی اور اپنی گود مین رکھا اور رونے لگے اسماء کہتی ہین کہ مین نے اُن حضرتؐ سے عرض کی فدا ہون آپ پر مان باپ میرے آپ کے رونے کا کیا باعث ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ مین اپنے اس فرزند کے سبب سے روتا ہون مین نے عرض کی کہ وہ تو ابھی پیدا ہوے ہین فرمایا کہ ای اسماء اسکو ایک جماعت باغیون کی میرے بعد قتل کریگی خدا اُنکو میری شفاعت نصیب نہ کرے پھر فرمایا کہ ای اسماء فاطمۂ زہراؑ کو خبر نہ کرنا بس تحقیق کہ وہ ولادت سے قریب العہد ہین پھر جناب امیرؑ سے فرمایا کہ تم نے اس فرزند کا کیا نام رکھا حضرتؑ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ انکے نام رکھنے مین مین آپ پر کیونکر سبقت کر سکتا تھا ہان مجھے محبوب تھا کہ مین انکا نام حرب رکھون پس حضرتؐ نے فرمایا کہ مین بھی سبقت نہ کرونگا نام رکھنے مین انکے اپنے رب عزوجل پر پس جبرئیلؑ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور عرض کی کہ خداوند جبار آپکو سلام فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی کہ نام رکھو تم انکا وہ نام جو ہارونؑ کے بیٹے کا تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ ہارونؑ کے بیٹے کا کیا نام تھا جبرئیلؑ نے عرض کیا کہ شبیر پس حضرتؐ نے فرمایا کہ میری زبان تو عربی ہی جبرئیلؑ نے کہا کہ آپ انکا نام حسینؑ رکھین پس حضرتؐ نے نام اُنکا حسینؑ رکھا پھر آنحضرتؐ کا دو گوسفندون سے جن مین سفیدی اور سیاہی ملی ہوئی تھی عقیقہ کیا اور اُنکا سر مبارک حلق کرایا اور بالون کے وزن کے برابر سونا تصدق مین دیا اور خلوق اُنکے سر مین ملا اور فرمایا کہ خون کا ملنا فعل جاہلیت کا ہی اور قابلہ کو ران ذبیحہ کی عنایت فرمائی اور ایک روایت مین جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب امام زین العابدینؑ نے کہ جناب امام حسینؑ کا ساتوین دن نام رکھا گیا اور نام جناب امام حسینؑ کا جناب امام حسنؑ کے نام سے مشتق ہوا اور ذکر کیا اُنھین حضرتؐ نے کہ درمیان ان دونون بھائیون کی ولادت کے کوئی

ورمدت بجز فاصلہ حمل نہین گذری افسوس ہزار افسوس مومنین جنھین جناب رسالتمآب ... دوست رکھتے تھے اُنھین اشقیاے امت نے کیا کیا رنج پہونچائے اور کیسے کیسے ظلم وستم اُنپر گذر گئے ایک بھائی کو زہر دغا پلاکر شہید کیا کہ ٹکڑے ٹکڑے جگر کے قے مین نکلے اور بعد شہادت لاش کو تیر باران کیا اور قریب قبر اقدس جناب رسالتمآب کے دفن بھی نہونے دیا اور دوسرے بھائی کو زندگی ہی مین ایسا زخمون سے چور چور کر کے شہید کیا کہ آجتک سکان سموات گریہ کرتے ہین

يَا بْنَ الْإِمَامِ الْمُسْتَضَامِ مُبَكِّرًا		يَدْعُو وَلَيْسَ لِمَا يَقُولُ مُجِيبُ
يَا بْنَ الْوَحِيدِ وَمَا لَهُ مِنْ رَاحِمٍ		يَشْكُو الظَّمَا وَالْمَاءُ مِنْهُ قَرِيبُ

فدا ہون ماں باپ میرے اُس امام بیکس ومظلوم پر جو روز عاشورا کربلا مین ایسا مظلوم ہو گیا تھا کہ کوئی شخص اعداے دین سے اُس جناب کے کلام کا جواب تک نہ دیتا تھا قربان ہون ماں باپ میرے اُس یکہ وتنہا پر جسپر کوئی رحم کرنیوالا نہ تھا اور وہ بزرگوار شدت تشنگی مین مبتلا تھا حالانکہ پانی اُس جناب سے بہت قریب تھا آہ آہ مومنین کیونکر اُس جناب کو شدت تشنگی نہ ہوتی حالانکہ بدن اقدس پر زخمہاے شمشیر ونیزہ وتیر بکثرت لگے تھے اور زخمی کو بہت پیاس ہوا کرتی ہی چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ بدن شریف سید الشہدا پر اسقدر جراحات تھے کہ حضرت حرکت نہ کر سکتے تھے اور ایک روایت مین ہی کہ بہتر زخم نمایان بدن مبارک شاہ شہیدان مین پائے گئے اور بروایت دیگر جناب امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ علاوہ نشانہاے زخم تیر تینتیس ۳۳ زخم نیزہ اور چونتیس ۳۴ زخم شمشیر پائے گئے اور بروایت دیگر تینتیس ۳۳ زخم شمشیر سواے زخمہاے تیر ونیزہ پائے گئے اور بروایت دیگر جناب امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ علاوہ نشانہاے زخم تیر سنتر سے زیادہ زخم نیزہ بدن مطہر پر پائے گئے اور بروایت جناب امام محمد باقر سے منقول ہی کہ تین سو بیس ۳۲۰ زخم سے زیادہ جسد محترم امام مکرم مین گنے گئے اور ایک روایت مین وارد ہی کہ تین سو ساٹھ زخم تھے اور بروایت دیگر مجموع زخمہاے تیر ونیزہ وشمشیر جو جسد شریف امام حسین پر گنے گئے ایکہزار نوسو ۱۹۰۰ زخم تھے اور موافق روایت مشہور ایکہزار نوسو اکاون ۱۹۵۱ زخم بدن اقدس پر لگے تھے چنانچہ شاعر کہتا ہی

روایت ست کہ بر پیکر شہ دیجود		ہزار و نہ صد و پنجاہ و یک جراحت بود

اور موافق ایک روایت کے اسقدر جسم مبارک پر تیر لگے تھے کہ بلاتشبیہ جیسے ساہی کے بدن پر کانٹے ہوتے ہین اور موافق ایک روایت کے اسقدر تیر زرد حضرت پر لگے تھے کہ معلوم ہوتا تھا گویا پرواز اوج سعادت کے لیے پر نکل آئے ہین اور یہ سب زخم پیش روے آنحضرت تھے اسوجہ سے کہ حضرت لڑائی سے پشت گردان نہ ہوتے تھے اور حرب وضرب سے مُنھ نہ پھیرتے تھے تا آنکہ درجہ رفیعۂ شہادت پر فائز ہوے جب کثرت جراحت سے صدر نشین مسند امامت چور چور ہو گئے ایک لحظہ توقف کیا ناگاہ ابوالحتوق لعین نے ایک پتھر ایسا مارا کہ پیشانی نورانی امام مظلوم پر آکر لگا اور خون چہرۂ مبارک پر بہکر جاری ہوا امام تشنہ لب نے فرمایا خداوندا تو دیکھتا ہی اور جانتا ہی کہ تیری راہ رضا مین دشمنون سے مین نے کیا کیا مصائب اُٹھائے خداوندا دنیا وعقبی مین انکو اس ظلم کا عوض دے پس جامۂ مبارک اُٹھاکر چاہا کہ خون جبین مبین سے پونچھین ناگاہ ایک تیر زہر آلود سہ پہلو سینۂ مبارک پر کہ صندوق علوم ربانی تھا اور موافق ایک روایت کے قلب مبارک پر آکر لگا اُسوقت حضرت نے کہا بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ پس بجانب آسمان نظر کی اور فرمایا خداوندا تو جانتا ہی کہ یہ اشقیا اُسے شہید کرتے ہین کہ آج زمین پر فرزند پیغمبر بجز اُسکے کوئی نہین ہی جب سید الشہدا نے وہ تیر جانب پشت سے کھینچا خون مثل پرنالے کے جاری ہوا راوی کہتا ہی کہ حضرت نے وہ خون چلو مین لیکر آسمان کی طرف پھینکا اور ایک قطرہ زمین پر نہ گرا اُسی روز سے شفق کی سرخی آسمان پر زیادہ ہو گئی پس حضرت نے ایک چلو خون کا اپنے سر مبارک و چہرۂ منور پر ملا اور فرمایا اپنے خون سے خضاب کر کے جد بزرگوار سے ملاقات کرونگا پس حضرت سید الشہدا نور دیدۂ شہسوار عرصۂ لافتی علیہما التحیۃ والثنا پیادہ ہو گئے

بلند مرتبہ شاہی ز صدر زین افتاد		اگر غلط نکنم عرش بر زمین افتاد

راوی کہتا ہی کہ اُسوقت بھی کسی کی جرات نہ پڑتی تھی کہ نزدیک آنحضرت کے آسکے بعضے خوف سے اور بعضے شرم سے ہٹ جاتے تھے تا آنکہ مالک بن نسیر کندی شقی نے ایک ایسی ضربت مبارک سر

آنحضرت پر لگائی کہ عمامۂ مطہر خون سے بھر گیا امام حسینؑ نے فرمایا کہ ہرگز اس ہاتھ سے کھانا پینا تجھے نصیب نہ ہو اور کافرون کے ہمراہ تو محشور ہو اُسوقت بروایت شیخ مفید و سید ابن طاؤسؒ عبداللہ پسر امام حسنؑ کہ کمسن تھا جب اُسنے اپنے چچا کا یہ حال دیکھا خیمۂ حرم محترم سے نکل آیا اور دوڑکر اپنے عم نامدار سے لپٹ گیا حضرت زینبؑ نے ہرچند چاہا کہ خیمہ مین لیجائین مگر اُسنے نہ مانا اُسوقت حرملہ بن کاہل نے اور بروایت دیگر ابجر بن کعب نے ایک تلوار حضرت امام حسینؑ پر لگائی اُس طفل معصوم نے کہا ای ولدالزنا تجھیر والے ہو تو چاہتا ہی کہ میرے چچا کو شہید کرے وہ معصوم ہاتھ پھیلائے یہ کہہ رہا تھا اور چاہتا تھا کہ تلوار امام حسینؑ پر نہ لگے اُس خارجی نے تلوار سے عبداللہ کے ہاتھ جدا کر ڈالے اور ایک روایت مین ہی کہ جب اُس ملعون نے کہنا نہ مانا اور ایک تلوار لگائی تو عبداللہ نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا اور اُس ضربت سے استخوان دست اُس بچے کا قطع ہو گیا تھوڑی جلد باقی رہگئی تھی کہ اُسمین دست مبارک حضرت عبداللہ کا لٹکتا تھا اُسوقت اُس طفل معصوم نے فریاد واعماہ بلند کی امام حسینؑ نے اُس معصوم کو آغوش مین لے لیا اور فرمایا کہ ای پسر برادر صبر کر کہ ابھی اسی ساعت روضات جنان مین اپنے پدران عالیشان کے پاس پہونچیگا پس حرملہ لعین نے ایک تیر اُس طفل کے حلق پر مارا اور وہ بچہ دامن سید الشہداؑ مین شہید ہو گیا اور مرغ روح نے باآشیانۂ قدس پرواز کی الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین و

سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس یازدہم فضائل جناب امیرالمومنینؑ واشعار قصیدۂ جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ وحال شہادت حضرت امام حسینؑ بروز عاشورا یعنی دہم ماہ محرم الحرام سلطنت و فقرات زیارت ناحیہ مقدسہ

فی صحیفۃ الرضا انہ تعالی قال رسول اللہ یا علی لیس فی القیامۃ راکب غیرنا ونحن اربعۃ کہ زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود

حضرت محمد مصطفی رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علی کوئی شخص بروز قیامت سوا ہمارے سوار نہو گا اور ہم چار شخص ہونگے فقام الیہ رجل من الانصار وقال فداک ابی وامی ومن ہم پس ایک شخص انصار آنحضرت سے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا میرے مان باپ آپ پر سے فدا ہون وہ چار شخص کون ہونگے قال انا علی دابۃ البراق واخی صالح علی ناقۃ اللہ تعالی التی عقرت وعمی حمزۃ علی ناقتی العضباء واخی علی علی ناقۃ من نوق الجنۃ جناب رسالتمآبؐ نے ارشاد کیا کہ اول اُنمین سے مین دابۂ براق پر سوار ہونگا اور دوسرے میرے بھائی صالحؑ اُس ناقہ پر سوار ہونگے جو پی کیا گیا تھا اور تیسرے میرے چچا حضرت حمزہؑ اور وہ ناقۂ عضباء پر سوار ہونگے اور چوتھے میرے بھائی علی بن ابی طالبؑ اور وہ ایک ناقہ پر ناقہائے جنت سے سوار ہونگے وبیدہ لواء الحمد ینادی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اُنکے ہاتھ مین لواے حمد ہو گا اور ندا کرتے ہونگے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فیقول الآدمیون ما ہذا الا ملک مقرب او نبی مرسل او حامل عرش فیجیبہم ملک من بطنان العرش یا معشر الآدمیین لیس ہذا ملک مقرب ولا نبی مرسل ولا حامل عرش ہذا علی بن ابی طالب پس یہ حال مشاہدہ کرکے اور یہ کلمہ سن کے لوگ کہینگے کہ یہ شخص کوئی ملک مقرب یا نبی مرسل یا حامل عرش ہی پس ایک فرشتہ اُنھین درمیان عرش سے جواب دیگا کہ ای گروہ خلائق نہ یہ شخص ملک مقرب ہی اور نہ نبی مرسل ہی اور نہ حامل عرش ہی یہ جناب علی بن ابی طالبؑ ہین سبحان اللہ کیا فضائل ومناقب ہین امیرالمومنین علیہ السلام کے جو حد شمار وحساب سے باہر ہین طاقت بشری نہین جو اُنکو بیان کرسکے چنانچہ جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے کیا خوب نظم فرمایا ہی

لی من اللہ امام قرشی حسبہ		طیب المولد والنسل اغر اللقب	

الحمد للہ کہ ہمارے واسطے خداوند عالم نے اپنی طرف سے ایسا امام قرشی وعربی معین فرمایا کہ جسکی جاے ولادت پاک وپاکیزہ ہی یعنی کعبۂ معظمہ اور جسکی اولاد وعترت طاہر ومطہر ہی اور جسکا لقب مبارک روشن ومنور ہی

کَیْفَ یُمْلیٰ بِکِرَاعٍ وَمِدَادٍ نَزْرٍ　　بَابُ فَضْلٍ صَغُرَتْ فِیْہِ کِبَارُ الْکُتُبِ

حضرات کیونکر لکھا جاسکے قلم شکستہ زبان اور سیاہی قلیل سے باب فضائل اُس بزرگوار یعنی حیدر کرار صاحب ذوالفقار کا جسکی تحریر مین بڑے بڑے دفتر چھوٹے معلوم ہوتے ہین ؎

جَمَعَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ شَرَفٍ اَوْ فَضْلٍ　　مَا بِہٖ خُصَّ سِوٰی اَحْمَدَ مِنْ کُلِّ نَبِیٍّ

جمع کیا پروردگار عالم نے اُس عالیجناب کے لیے شرف اور فضل سے جو جو فضائل کہ ہر پیغمبر کے واسطے سوا جناب رسالتمآبؐ کے جدا جدا مخصوص تھے وہ سب ذات بابرکات جناب امیر شاہ قلمگیر مین یکجا جمع ہوے ؎

اٰدَمُ قَدْ اَکَلَ الْحِنْطَۃَ وَاللّٰہُ نَھٰی　　وَعَلِیٌّ تَرَکَ الْاَکْلَ لِقَصْدِ الْقُرُبِ

حضرت آدمؑ باوجودیکہ ممنوع تھے مگر حضرت سے استعمال گندم ہوگیا اور جناب امیرؑ حالانکہ ممنوع نہ تھے مگر واسطے حصول قرب خدا کے تمام عمر حضرتؑ نے فقط نان جوین پر اکتفا و قناعت فرمائی ؎

وَسُلَیْمَانُ دَعَی اللّٰہَ لِمُلْکٍ فَانٍ　　وَعَلِیٌّ طَلَبَ الْفَقْرَ رِضًا بِالسَّغَبِ

اور حضرت سلیمانؑ جناب احدیت سے طالب ملک فانی ہوے اور جناب امیرالمومنینؑ قبلۂ دنیا و دین نے برضا و رغبت فقر اور گرسنگی کی خواہش کی ؎

خَافَ مُوْسٰی بِحِبَالٍ وَعِصِیٍّ وَمَتٰی　　قَتَلَ الْحَیَّۃَ یَوْمًا ھُوَ فِی الْمَھْدِ صَبِیٌّ

خائف ہوے جناب موسیٰؑ ریسون سے اور لکڑیون سے کہ وہ محض ساحران فرعون کا شعبدہ تھا اور حضرت امیرالمومنینؑ نے بمجرد ولادت کے اپنے گہوارے مین اژدہے کو چیر ڈالا ؎

فَاِذَا اَیُّوْبُ وَیَعْقُوْبُ بِمَنْ فَاتَھُمَا　　وَبَنُوْہُ فَقَدُوْا سَلْطَنَۃً لَمْ تَؤُبِ

جو چیزین جناب ایوبؑ و حضرت یعقوبؑ سے فوت ہوئی تھین جناب احدیت نے پھر اُنھین عنایت فرمائین لیکن جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی اولاد امجاد خصوصًا اُن کے نورعین ؎

دُرِّ یگانۂ دریاے مجمع البحرین　　یعنی طپیدۂ کرب و بلا امام حسینؑ

کی سلطنت ایسی کربلا مین لٹی اور برباد ہوئی کہ جسنے پھر رجوع نہ کی چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب حضرت عبداللہ بھی شہید ہوچکے اور حضرت امام حسینؑ یکہ و تنہا میدان کربلا مین باقی رہ گئے اُسوقت صالح بن وہب مُزَنی لعین نے ایک نیزہ پہلوے امام حسینؑ پر اس زور سے لگایا کہ حضرت مُنھ کے بھل زمین پر تشریف لائے ؎

بلند مرتبہ شاہی زصدر زین افتاد　　اگر غلط نکنم عرش بر زمین افتاد

اُسوقت حضرت زینبؑ خیمہ سے باہر نکل آئین اور فریاد وَا اَخَاہُ وَا سَیِّدَاہُ بلند کرکے کہتی تھین کاش اسوقت آسمان زمین پر گر پڑتا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے پس جناب زینبؑ نے عمر بن سعد لعین سے کہا کہ ای پسر سعد امام حسینؑ کو لوگ قتل کررہے ہین اور تو کھڑا دیکھتا ہی راوی کہتا ہی کہ یہ کلام حضرت زینبؑ کا سنکر اُسوقت وہ لعین سنگین دل بیحیا بھی رونے لگا اور مُنھ پھیر لیا امام مظلوم اُسوقت اپنا خون سر مبارک اور چہرۂ منور پر ملتے جاتے تھے اور فرماتے تھے اسی صورت سے ستم کشیدہ بخون خود غلطیدہ خدا سے ملاقات کرونگا پس شمر ولدالزنا نے کہا کیا انتظار کرتے ہو کس لیے انکا کام تمام نہین کرتے پس اُن کافران بیدین نے ہجوم کیا حصین بن نمیر لعین نے ایک تیر دہن مبارک پر لگایا ابو ایوب غنوی شقی نے دوسرا تیر حلق شریف پر مارا زرعہ بن شریک ملعون نے ایک ضربت دست چپ پر اور دوسری ضربت دوش مبارک پر لگائی سنان بن انس لعین نے نیزہ مارکر اُس امام ابرار کو مُنھ کے بھل زمین پر گرادیا اور خولی ملعون سے کہا انکا سر کاٹ لو جب خولی نزدیک آیا ہاتھ اُس شقی کا کانپنے لگا اور جرأت نہ کرسکا پس سنان بن انس شقی خود آگے آیا اور سر مبارک تن مطہر سے جدا کیا اور کہتا جاتا تھا کہ مین جانتا ہون کہ تم فرزند رسولؐ خدا ہو اور تمھارے مادر و پدر بہترین خلق ہین اور امام زین العابدینؑ سے بھی منقول ہی کہ قاتل حضرت امام حسینؑ سنان بن انس لعین تھا اور مشہور زیادہ یہ ہی کہ شمر حرامزادہ اپنے گھوڑے سے نیچے اُترا اور چاہا کہ امام حسینؑ کا سر مبارک تن مطہر سے جدا کرے حضرتؑ نے فرمایا مین جانتا ہون میرا قاتل تو ہوگا اسلیے کہ میرے جد بزرگوار جناب رسولخداؐ نے یہ خبر مجھے دی ہی پس وہ حرامزادہ خشمگین ہوا اُسوقت امام حسینؑ پر پیاس کا نہایت غلبہ تھا اور شدت تشنگی سے حضرتؑ

اپنی زبان مبارک چبانتے تھے صاحب تاریخ چین کہ ایک مؤرخ ہی مؤرخین نصاری سے لکھتا ہی کہ حضرت نے اسقدر اپنی زبان مبارک چبائی تھی کہ زبان اُن جناب کی زخمی ہوگئی تھی الغرض اُس ولدالزنا ملعون نے کہا ای فرزند ابوتراب تم دعوی کرتے ہو کہ باپ تمھارے ساقی کوثر ہین صبر کرو کہ وہ تمھین پانی دین حضرات خیال توکیجیے آپ کو قسم ہی خدا کی جسوقت اُس شقی نے یہ طعنہ دیا ہوگا تو امام حسینؑ کے قلب مبارک پر کیا گذری ہوگی امیرالمومنینؑ فرماتے ہین ؎

جَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِيَامٌ	وَلَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ

یعنی زخم سنان تو اچھے ہوجاتے ہین اور زخم زبان کبھی اچھا نہین ہوتا الغرض حضرتؑ نے فرمایا تو جانتا ہی مین کون ہون اُس ملعون نے کہا مین تم کو پہچانتا ہون تمھاری والدہ فاطمۂ زہرا اور تمھارے پدر بزرگوار علی مرتضیٰؑ اور تمھارے جد امجد محمد مصطفیٰؐ ہین ولیکن تم کو قتل کرتا ہون اور کچھ پروا نہین ہی پس بارہ ضربتون سے سر مقدس امام حسینؑ کا بدن مطہر سے جدا کیا اور بروایت دیگر خولی شقی نے سر اُن حضرت کا جدا کیا علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ اس مقام پر لکھتے ہین کہ میرے نزدیک اظہر یہ ہی کہ تینون ملعون قتل امام حسینؑ مین شریک تھے اگرچہ سنان بن انس ملعون اور شمر ولدالزنا کا دخل زیادہ تھا حضرات دستور عالم ہی کہ سنگ تراش بھی اگر سنگ کو قطع کرتے ہین تو پہلے پانی دے لیتے ہین وہ اشقیا کیسے سنگدل تھے کہ فرزند رسولؐ کو مرتے دم تک

ایک قطرہ پانی کا نہ دیا اور پیاسا ذبح کیا ؎

ہر سنگ جہان راکہ بُرد سنگ تراش دل ہی آبی	بر یزید لعین خشک گلوی شہ والا فریاد خدایا

آہ آہ مومنین یہی باعث ہی کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَنْحُورِ فِي الْوَرَىٰ یعنی سلام خدا ہو اُس مظلوم پر جو خلق اللہ مین نحر کیا گیا اَلسَّلَامُ عَلَى الشَّيْبِ الْخَضِيبِ سلام خدا ہو اُس ریش منور و سفید پر جسکا خضاب خون سے ہوا اَلسَّلَامُ عَلَى الْخَدِّ التَّرِيبِ سلام خدا ہو اُس رخسارے پر جو خاک آلودہ ہوا اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّأْسِ الْمَرْفُوعِ سلام خدا ہو اُس سر مطہر پر جو نیزہ پر بلند کیا گیا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس دوازدہم فضائل لباس پوشانیدن مؤمن وحال عریانی الخ حضرت سید الشہداؑ و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ و اشعار نوحہ بخدمت رسول خدا

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ كَسَا اَخَاهُ كِسْوَةَ شِتَاءٍ اَوْ صَيْفٍ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَكْسُوَهُ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ وَاَنْ يُهَوِّنَ عَلَيْهِ مِنْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَاَنْ يُوَسِّعَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ وَاَنْ يَلْقَى الْمَلٰئِكَةَ اِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ بِالْبُشْرٰى وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ رئیس المحدثین ثقۃ الاسلام ابوجعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازی علیہ الرحمہ کتاب کافی مین امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا اُن حضرتؑ نے جو شخص کہ پہنائے اپنے برادر مومن کو لباس سردی یا گرمی واجب ہی اوپر خدا کے یہ کہ پہنائے اُس کو لباسہاے جنت سے اور یہ کہ آسان کرے اوپر اُسکے سکرات موت کو اور یہ کہ وسیع کرے اُسکی قبر کو اور یہ کہ حکم کرے ملائکہ کو کہ ملاقات کرین اُس سے جسوقت کہ نکلے اپنی قبر سے ساتھ بشارت کے اور وہ قول ہی خداے عزوجل کا کلام مجید مین کہ ملاقات کرینگے اُن سے ملائکہ اور کہینگے یہ وہ دن ہی کہ جسکا تم وعدہ کیے گئے تھے وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ كَسَا اَحَدًا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ ثَوْبًا مِنْ عُرْيٍ اَوْ اَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوْتُهُ مِنْ مَعِيْشَتِهِ وَكَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعَةَ اٰلَافِ مَلَكٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ اِلٰى اَنْ يُنْفَخَ فِي الصُّوْرِ اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا اُن حضرتؑ نے جو شخص کہ پہنائے کسی ایک شخص کو فقراے مسلمین مین سے ایک کپڑا حالت عریانی مین یا مدد کرے اُسکی تھوڑی سی اُس قبیل سے کہ جو تقویت دے اُسکو اُسکے امر معیشت مین موکل کریگا خداے عزوجل ساتھ اُسکے سات ہزار فرشتون کو ملائکہ سے کہ استغفار کرینگے وہ سب واسطے ہر گناہ کے جو اُسنے کیا تھا روز قیامت تک اور امام محمد باقرؑ فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ موکل کریگا خداے عزوجل ساتھ اُسکے ستر ہزار فرشتے ملائکہ سے کہ استغفار کرینگے وہ سب واسطے ہر گناہ کے جو اُسنے

کیا تھا روز قیامت تک وعن علی بن الحسین قال من کسا مومنا کساہ اللہ من الثیاب الخضر اور امام زین العابدین سے منقول ہو کہ فرمایا اُن حضرت نے جو شخص لباس پہنائے کسی بندۂ مومن کو تو پہنائیگا اُسکو اللہ لباسہائے سبز جنت سے وقال فی حدیث اخر لا یزال فی ضمان اللہ ما دام علیہ سلک اور دوسری حدیث مین حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ وہ شخص حفاظت خدا مین رہیگا جبتک کہ اُسکے جسم مین ایک تار بھی باقی رہیگا وعن ابی عبد اللہ انہ کان یقول من کسا مومنا ثوبا من عری کساہ اللہ من استبرق الجنۃ ومن کسا مومنا ثوبا من غنی لم یزل فی ستر اللہ ما بقی من الثوب خرقۃ اور امام جعفر صادق سے منقول ہو کہ وہ حضرت فرماتے تھے جو شخص کہ پہنائے کسی بندۂ مومن کو لباس حالت عریانی مین تو پہنائیگا اُسکو خدا لباس استبرق جنت کا اور جو شخص کہ پہنائے کسی بندۂ مومن کو لباس حالت توانگری مین تو ہمیشہ امان خدا مین رہیگا جب تک کہ اُس کپڑے سے ایک ٹکڑا بھی باقی رہیگا آہ آہ مومنین حضرت تو ایک مومن و مسلم کے لباس پہنانے کا اسقدر ثواب بیان فرمائین خدا لعنت کرے اشقیا سے اہل کوفہ و شام پر جنھون نے اہلبیت و عترت رسول پر رحم نہ کیا اور اپنے نبی کے نواسے کو تین روز کا بھوکا پیاسا شہید کیا بلکہ عوض لباس پہنانے کے جو کپڑے جسم اطہر مین تھے وہ بھی اشقیا نے اُتار لیے اور کسی نے قرابت رسول خدا کا بھی پاس نہ کیا اور وہ پیراہن کہنہ جسے سب کپڑون کے نیچے حضرت سید الشہدا نے جناب زینب سے مانگ کر پہنا تھا وہ بھی جسم اطہر مین باقی نہ رہا حالانکہ خود حضرت نے اسی غرض سے اُسے جا بجا سے چاک کر ڈالا تھا اور وہ اس قابل نہ تھا کہ کوئی اُسکی طرف توجہ کرے جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین السلام علی الاجساد العاریات سلام خدا ہو اُن اجسام طاہرہ پر جو عریان کیے گئے السلام علی الجسوم الشاحبات سلام خدا ہو اُن بدنون پر جو متغیر و لاغر ہو گئے تھے السلام علی الابدان السلیبۃ سلام خدا ہو اُن بدنون پر جو برہنہ کیے گئے السلام علی العترۃ القریبۃ سلام خدا ہو اوپر عزیزون اور قریبون اُن جناب کے السلام علی المدفونین بلا اکفان سلام خدا ہو اُن شہیدان راہ خدا پر جو بیکفن دفن ہوے السلام علی الرؤس المفرقۃ عن الابدان

سلام خدا ہو اُن سرون پر جو بدنون سے جدا کیے گئے السلام علی من نکثت ذمتہ سلام خدا ہو اوپر اُن جناب کے جنکا عہد توڑا گیا السلام علی من ہتکت حرمتہ سلام خدا ہو اوپر اُن جناب کے جنکی ہتک حرمت کی گئی السلام علی البدن السلیب سلام خدا ہو اُس بدن پر جسکے ہتھیار اور لباس اُتار لیے گئے السلام علی الثغر المقروع بالقضیب سلام خدا ہو اُس لب و دندان مبارک پر جس پر چوب دستی سے بے ادبی کی گئی حضرات اب چند اشعار نوحہ جنھین شاعر جناب رسالتماب کی خدمت مین عرض کرتا ہی اور سن لیجیے اور خوب جی بھر کے پرسا دیجیے جناب سیدہ اور ائمہ ہدی کو

بکربلا ای حسین ای شہنشہ لولاک — بیا ز طارم افلاک بر زمین چالاک
بیا بیا و ببین شور رستخیز بیا — سر سران بسنان و تن شہان بر خاک
بیا بیا و ببین ز آب دیدہ سیرابش — کہ جان سپرد بلب تشنہ با دل غمناک
بیا بیا و ببین پارہ پارہ حنجر او — ز تیغ و خنجر شمر ستمگر و سفاک
بیا بیا و ببین اقربا و فرزندش — بدشت ماریہ از تیغ بیدریغ ہلاک
ہمان حسین کہ گفتی بلفظ گوہر بار — ہزار بار فروتش نا جعلت فداک
ہمان حسین کہ دوش تو بود معراجش — شد از حضیض سمک تشنہ لب باوج سماک
ہمان حسین کہ بُد عرش و فرش را زیور — ز تیر و نیزہ و خنجر نگر تنش صد چاک
چو ماہ ہیش بنگر خوطہ در بلجۂ خون — ہنوز آب ز خونش خورد خس و خاشاک
گلوئی چاک نگر شاہزادہ اصغر را — بجای شیر مادر طپان بدامن خاک

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس سیزدہم مذمت دنیا و فضائل حضرت امیر و اشعار در مذمت دنیا و حکایت حکیم سقراط و قصہ ہارون رشید و فضائل آب و نوحہ شانیدن و حال تشنگی سید الشہدا و شہادت و عریانی و پامالی لاش مبارک و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

فی صحیفۃ الرضا انہ قال قال رسول اللہ اتانی ملک فقال یا محمد ان ربک یقرء علیک

السلام ویقول لک ربک ان شئت جعلت لک بطحاء مکۃ ذہبا زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ ای محمد بتحقیق کہ رب مجید تمھارا تمھین سلام کہتا ہی اور فرماتا ہی کہ اگر چاہو تم تو تمھارے واسطے وادی مکہ کو سونا کردون قال فرفع راسہ الی السماء فقال یا رب اشبع یوما فاحمدک واجوع یوما فاسئلک کہا راوی نے کہ پس بلند کیا حضرت نے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے اور کہا ای پروردگار مین یہ چاہتا ہون کہ ایکدن سیر ہون پس حمد کرون تیری اور ایک دن گرسنہ ہون پس سوال کرون تجھ سے حضرات یہی حال تھا قناعت جناب امیر المومنین کا چنانچہ بعض علمانے تقابل حضرت آدم اور امیر المومنین مین لکھا ہی کہ باوجودیکہ حضرت آدم اکل گندم سے ممنوع تھے لیکن اُنھون نے گندم نوش فرمالیا اور جناب امیر المومنین باوجودیکہ ممنوع نہ تھے لیکن اُنھون نے تمام عمر کبھی سوا جو کے ایک دانہ بھی زبان پر نہین رکھا

اس مضمون کو جناب مفتی صاحب رضوان اللہ علیہ نے کیا خوب نظم فرمایا ہی ؎

	آدم قد اکل الحنطۃ واللہ نہی		وعلی ترکہ الاکل لقصد القرب

سبحان اللہ مومنین کیا فضائل و مناقب اور خصائل و مراتب ہین جناب امیر شاہ خیبر گیر اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کے کیا مجال ہی بشر کی بلکہ جن و ملک کی کہ اُنکا احاطہ و احصا کر سکین اور باوجود ان مراتب جلیلہ اور محامد جزیلہ کے کبھی دنیا کی طرف توجہ نہ فرمائی کیا کیا دنیا زینت کر کے حضرت کے سامنے آئی مگر حضرت نے اُسکی طرف رُخ بھی نہ کیا اور طلقتک ثلاثا لا رجعۃ بعدہا فرمایا کیون نہو آنحضرت کے تو وصی مطلق اور جانشین برحق تھے جنھون نے گرسنہ ہونیکو سیر ہونے پر مقدم رکھا اور کبھی مال دنیا کی طرف توجہ و رغبت نہ فرمائی چنانچہ اسی مضمون کو شاعر نے کیا خوب نظم فرمایا ہی ؎

	دعا سلیمان لالہ لیثرو بہ		وطلق الدنیا ثلاث طلاق

یعنی حضرت سلیمان نے خداوند عالم سے ثروت دنیاے فانی کے لیے دعا کی اور کہا رب

ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوہاب یعنی ای پروردگار میرے عنایت فرما مجھے ایسا ملک کہ جو سزاوار نہ ہو کسی کو بعد میرے بدرستیکہ تو بہت بخشش و عطا کرنے والا ہی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے تین بار دنیا کو طلاق دی

اشعار

صحبت دنیا خاکدان کہنہ و ویرانۂ	غصہ جائی محنت آبادی ملامت خانۂ
گفتم آن کس را چہ گوئی دل برین دنیا نہد	گفت یا کور ست یا مست ست یا دیوانۂ
یا مثال تودۂ برقی ست در فصل بہار	ہیچ عاقل اندرین جائی بنا سازد خانۂ

دیگر

دلا یکدم از خواب بیدار شو	ز سرمستی کبر ہشیار شو
نظر کن بعبرت سوے رفتگان	کہ فردا شوے عبرت دیگران
سکندر کہ صد سال عالم گرفت	جہان مرگش آخر بیکدم گرفت
بزرگی کہ سودی بگردون سرش	نظر کن کہ چون خاک شد پیکرش
ز آغوش ہم خوابۂ شوخ و شنگ	گرفت ست گورش در آغوش تنگ

کتاب مجالس علویہ مین منقول ہی کہ ایک بادشاہ بادشاہان ذوی الاقتدار سے اُس طرف سے گذرا کہ جہان سقراط حکیم سو رہے تھے بادشاہ نے پائون سے ایک ٹھوکر دیکر کہا کہ اُٹھ کیا سوتا ہی سقراط اُٹھ کھڑے ہوے مگر کچھ التفات بادشاہ کی جانب نہ کیا اور کوکبۂ شاہی سے کچھ پروا نہ کی بادشاہ نے کہا کہ تو مجھے نہین پہچانتا سقراط نے کہا کہ اور تو کچھ نہین واقف ہون تجھ سے مگر تجھ مین خصلت چارپاؤن کی مین پاتا ہون اس لیے کہ لگد زنی چارپاؤن کا کام ہی بادشاہ نے کہا کہ تو مجھ سے ایسا گستاخانہ کلام کرتا ہی حالانکہ تو میرا بندہ اور میری رعیت سے ہی سقراط نے کہا کہ جیسا تو خیال کرتا ہی ایسا نہین ہی بلکہ تو بندہ ہی میرے بندون کا بادشاہ نے کہا یہ کیونکر ہی سقراط نے کہا ہوا و ہوس کا تو مطیع و فرمانبردار ہی اور ہوا و ہوس دونون میرے بندے ہین اور مین نے شہوات نفسانی کو اپنا محکوم کر رکھا ہی اور تو نے اپنے اوپر اُنکو حاکم کر رکھا ہی بادشاہ نے کہا کہ مین سلطان زمان ہون اور میرے آبا و اجداد سب بادشاہان فرمانروا ہوے

اور میری تحت حکومت اور قبضۂ اقتدار مین فلان کشور اور فلان دیار ممالک عالم سے ہی سقراط نے کہا کہ یہ سب امور جنکا تو نے ذکر کیا اور با فتخار گردن بلند کی فانی اور بے اعتبار ہین اور چند روز کے لیے عاریۃً تجکو ملے ہین ان امور سے کچھ کمال نفس کو نہین حاصل ہوتا ہی اگر حقیقت حال پر اطلاع چاہتا ہی تو یہ لباس شاہی اپنے بدن سے جدا کر اور مثل میرے برہنہ ہو تا کہ پانی مین ہم تم اُترین اور باہم گفتگو کرین دیکھین کہ کون علم و کمال رکھتا ہی اور کون جہل و نقصان عقل رکھتا ہی بادشاہ خجل ہوا اور مع خدم وحشم وہان سے روانہ ہوا اور کتاب عُدّۃ الداعی مین مذکور ہی کہ ایک واعظ مجلس مین ہارون رشید کی آیا ہارون نے واعظ سے کہا کہ کوئی کلمۂ وعظ و پند ارشاد کیجیے واعظ نے کہا کہ اگر تجھپر غلبۂ تشنگی ہو اور پانی نایاب ہو تو ایک جرعۂ آب کس قیمت کو خرید کریگا ہارون نے کہا نصف سلطنت کو واعظ نے کہا کہ بعد پانی پینے کے اگر تجھ کو مرض حبس البول لاحق ہو تو اُس مرض کے دفع مین کسقدر تو صرف کرے ہارون نے کہا نصف باقی اپنی سلطنت سے واعظ نے کہا کہ پھر اپنی سلطنت و ملک پر مغرور نہو نا کہ ایک دفعہ کے پانی پینے کی قیمت رکھتا ہی اللہ اکبر یہ قیمت ہی ایک جرعۂ آب کی جب تو حدیث مین وارد ہوا ہی کہ پہلے جس عمل کا بروز قیامت صلہ اور عوض ملیگا وہ صدقۂ آب ہی یعنی کسی پیاسے کو عالم تشنگی مین پانی پلانا حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہین کہ جو کسی پیاسے کو پانی پلائے ایسے مقام پر جہان پانی میسر ہو تو اُسنے گویا ایک بندہ آزاد کیا راہ خدا مین اور جو ایسے مقام پر کسی پیاسے کو سیراب کرے جہان پانی نہ بہم پہونچتا ہو تو اُسنے گویا ایک نفس کو زندہ کیا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا اور جسنے ایک نفس کو زندہ کیا اُسنے گویا تمام عالم کو زندہ کیا آہ آہ ؎

	آسَفًا لَهٗ عِنْدَ الشَّرِيْعَةِ يَشْتَكِيْ		ظَمَأً وَالِدَاهُ وَلَيْسَ اِلَيْهِ الْكَوْثَرُ	

افسوس ہزار افسوس حال پر اُس مظلوم کے جو گھاٹ پر نہر فرات کے پیاسا رہا اور پیاس کی شکایت ایک ایک ظالم سے کرتا رہا اور کسی نے اُس تشنہ لب پر رحم نہ کھایا اور ایک جرعۂ آب نہ دیا ؎

از آب ہم مضائقہ کردند کوفیان		خوش داشتند حرمت مہمان کربلا

بودند دام و دد ہمہ سیراب و می کنید		خاتم ز قحط آب سلیمان کربلا
از جان تشنگان ہنوز بہ عیوق میرسد		آواز العطش ز بیابان کربلا

حالانکہ پدر بزرگوار اُس جناب کے ساقی کوثر ہین جو پیاسونکو بروز قیامت جام ہاے کوثر سے سیراب کرینگے اور مادر عالیمقدار اُنکی جناب فاطمہ زہرا ہین کہ تمام پانی روے زمین کا جنکے مہر مین ہی ؎

ای آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند		شرمندہ رفت از تو لب تشنہ حسین

آہ آہ یہی باعث ہی مومنین کہ تمھارے آقاے مظلوم نے وقت شہادت کوئی اور وصیت نہین فرمائی ہان امام زین العابدینؑ سے اتنا ارشاد فرمایا کہ مدینہ مین جب ہمارے شیعون سے ملاقات ہو تو اُنھین ہمارا اسلام کہدینا اور کہنا کہ امام تمہارا تشنہ لب شہید ہوا شرط وفاداری یہ ہی کہ جب آب سرد پینا تو پیاس میری ضرور یاد کر لینا آہ آہ مومنین اس امر کی وصیت حضرتؑ نے آپ سے حالت حیات مین بھی فرمائی ہی اور بعد شہادت بھی چنانچہ حضرت سکینہؑ جب قتل گاہ مین گلوے بُریدہ سے آپ کے لپٹی ہوئی جگر خراش بین کر رہی تھین اُس وقت اُن مظلومہ نے سُنا کہ حضرت امام حسینؑ یہ فرماتے ہین ؎

شِيْعَتِيْ مَا اِنْ شَرِبْتُمْ مَاءَ عَذْبٍ فَاذْكُرُوْنِيْ	نظم	اَوْ سَمِعْتُمْ بِغَرِيْبٍ اَوْ شَهِيْدٍ فَانْدُبُوْنِيْ

یعنی ای شیعو میرے جب کبھی تم آب سرد و خوشگوار پینا تو پیاس مجھ مظلوم کی یاد کر لینا یا کسی غریب یا شہید کا حال سننا تو مجھپر گریہ و بکا کرنا ؎

لَيْتَكُمْ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَا جَمِيْعًا تَنْظُرُوْنِيْ		كَيْفَ اَسْتَسْقِيْ لِطِفْلِيْ فَاَبَوْا اَنْ يَرْحَمُوْنِيْ

کاش کہ تم سب کے سب بروز عاشورا مجھے دیکھتے کہ مین کیونکر اپنے طفل شیرخوار کے لیے پانی طلب کرتا تھا اور وہ بیرحم پانی دینے سے انکار کرتے تھے ؎

وَاَنَا السِّبْطُ الَّذِيْ مِنْ غَيْرِ جُرْمٍ قَتَلُوْنِيْ		وَبِجُرْدِ الْخَيْلِ بَعْدَ الْقَتْلِ عَمْدًا سَحَقُوْنِيْ

حضرت فرماتے ہین کہ مین وہ فرزند رسول ہون کہ بے جرم و خطا مثل گوسفند قربانی کے ذبح کیا گیا اور اسپر بھی اشقیاے امت باز نہ آئے میری لاش کو دیدہ و دانستہ پامال سم اسپان کر ڈالا ؎

وَيْلَهُمْ قَدْ جَرَحُوْا قَلْبَ رَسُوْلِ الثَّقَلَيْنِ		فَالْعَنُوْهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ شِيْعَتِيْ فِيْ كُلِّ حِيْنٍ

داے ہو اُن اشقیا پر جن بیرحموں نے قلب اقدس جناب رسالتمآبؐ کو زخمی کیا ای دوستو میرے لازم ہی کہ ہر آن جسقدر تم سے ہو سکے اُن ظالمونپر لعنت کرو تسپر گریہ و بکا کرو مومنین اُس غریب و مظلوم پر جسکا کوئی دنیا میں رو نیو الا نتھا اور اگر استغاثہ و فریاد کرتا تھا تو عوض میں نصرت کے کوئی نیزہ مارتا تھا کوئی تلوار لگاتا تھا کوئی تیر و نکی بوچھار کرتا تھا اور صاحب اسرار الشہادۃ نے تو عجیب طرح کا واقعہ لکھا ہی کہ بعض سنگدل اپنی جھولیوں میں پتھر اور ڈھیلے بھرے ہوے تھے اور اُس امام مظلوم پر پتھر لگاتے تھے اور بعض ناریوں کے پاس آگ تھی کہ وہ اُس نور خدا پر آگ برساتے تھے

لَمَّا رَأَى سِبْطَ الْمُصْطَفٰى وَهُوَ ظَامِئٌ ... يُذَادُ مِنَ الْمَاءِ الْمُبَاحِ وَيُحْرَمُ

وَقَدْ صُرِعَتْ أَنْصَارُهُ وَهُوَ مُفْرَدٌ ... يُنَادِي أَلَا أَهْلٌ لَنَا رَاحِمٌ يَتَرَحَّمُ

شاعر کہتا ہی نہیں بھولتی مجھے اب تک پیاس امام حسین علیہ السلام کی کہ اُس شدت تشنگی میں وہ جناب ہر مرتبہ قصد کرتے تھے کہ کسی طرح داخل نہر فرات ہوں لیکن اشقیاے کوفہ و شام اُس مظلوم کو ہرگز قریب نہر فرات کے جانے نہ دیتے تھے اور اُس آب مباح کو جس سے سگ و خوک تک سیراب ہوتے تھے فرزند رسولؐ پر حرام کر دیا تھا عجب وقت مصیبت و بیکسی تھا امام حسینؑ پر کہ وہ حضرت یکہ و تنہا بے یار و مددگار درمیان لاشہاے اقربا و انصار کے کھڑے تھے اور ایک ایک بیرحم سے استغاثہ و فریاد کرتے تھے کہ ای قوم بدکردار کوئی بھی اس جماعت میں ایسا رقیق القلب اور نرم دل ہی کہ مجھ بیکس پر رحم کرے اور ایک جرعہ پانی کا پلائے مگر کوئی ملعون اُس مظلوم پر بجز نیزہ و تیر لگانے کے اور کچھ جواب نہ دیتا تھا الغرض اسی ظلم و ستم سے اُس مظلوم کو شہید کیا اور بعد شہادت امام حسینؑ جیسا کہ بحار وغیرہ میں منقول ہی اشقیا نے لباس حضرت کا لوٹ لیا چنانچہ پیراہن کو اسحاق بن حویہ حضرمی لیگیا اور زیر جامہ حضرت کا ابجر بن کعب لیگیا اور عمامہ حضرت کا اخنس بن مرثد بن علقمہ حضرمی اور بروایت دیگر جابر بن یزید لیگیا اور نعلین مبارک اسود بن خالد لیگیا اور چادر حضرت کی قیس بن اشعث لیگیا اور زرہ عمر بن سعد لیگیا اور تلوار حضرت کی جمیع بن خلق الاذدی اور بروایت دیگر اسود بن حنظلہ تمیمی لیگیا اور بجدل بن سلیم نے ایک انگوٹھی کے لیے انگشت مبارک کو قطع کیا

جمال ملعون نے ایک کمربند کے لیے دونوں ہاتھ اُن جناب کے بند دست سے جدا کر ڈالے اور عمر سعد کے حکم سے دس ظالمان ولد الزنا نے ملکر سینۂ نورانی اور پشت مطہر اُس امام انام کی پامال سم اسپان کر ڈالی یہانتک کہ استخوان صدر آپکے ریزہ ریزہ ہوگئے آہ آہ مومنین یہ وہ ظلم عظیم ہی کہ اعدا جسکے قبل شہادت عازم تھے چنانچہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ میں فرماتے ہیں فَهَوَيْتَ إِلَى الْأَرْضِ جَرِيحًا تَطَأُكَ الْخُيُولُ بِحَوَافِرِهَا وَتَعْلُوكَ الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا ای جد نامدار جب آپ زخمی ہوکر ذوالجناح سے زمین پر تشریف لائے اور وہ کفار تلواریں لیکر ہر طرف سے ٹوٹے پڑتے تھے اور بدن اقدس آپکا پامال سم اسپان کیے ڈالتے تھے الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس چہاردہم حدیث فضیلت حسنینؑ و فضائل خمسۂ نجبا و اشعار در مدح حیدر کرارؑ و احادیث فضائل جناب سیدہ و حال تاراجی و آتش زدگی خیام و غارت اسباب و زیور و حال ایذا رسانی اہلبیتؑ و بیرون آمدن اہل حرم از خیمۂ محترم

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ حسنؑ اور حسینؑ دونوں فرزند میرے سردار ہیں جوانان اہل بہشت کے بعض کتب مناقب میں مثل بحار الانوار و جلاء العیون وغیرہ منقول ہی کہ ایک روز حضرت رسول خدا جناب فاطمہؑ کے گھر میں تشریف لائے اور کہا ای فاطمہؑ آج میں تمھارا مہمان ہوں راوی کہتا ہی کہ اُس روز سب اہلبیتؑ گرسنہ تھے اور حسنینؑ تک کے لیے طعام نہ تھا الغرض جب سب اہلبیت جمع ہوے جبرئیل آئے اور کہا ای محمد مصطفےٰ خداوند عالم بعد تحفۂ درود و سلام کے ارشاد فرماتا ہی کہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ سے آپ دریافت کیجیے کہ میوہ ہاے بہشت سے کون میوہ چاہتے ہیں جب حضرتؐ نے اُن سے پوچھا سب خاموش رہے مگر جناب امام حسینؑ نے کہ بہت خوردسال تھے کہا مجھے رخصت دیجیے کہ میں اختیار کروں سب نے کہا جو کچھ تم اختیار کروگے ہم اُس سے راضی ہیں امام حسینؑ نے کہا ای جد بزرگوار جبرئیل

سے کہیے کہ ہم رطب چاہتے ہین راوی کہتا ہے وہ موسم رطب کا نہ تھا پس رسولخداؐ نے فرمایا ای فاطمہؑ گھر مین جاؤ اور رطب لے آؤ جب جناب فاطمہؑ گھر مین گئین ایک طبق بلور دیکھا کہ رطب تازہ سے بھرا ہوا تھا اور ایک رومال سندس سبز بہشت کا اُسپر پڑا تھا جب جناب فاطمہؑ نے وہ طبق جناب رسالتمآبؐ کے پاس لاکر رکھا جناب رسولخداؐ نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فرماکر ایک رطب اُٹھایا اور حضرت امام حسینؑ کے مُنھ مین دیکر فرمایا هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا حُسَیْنُ یعنی ای حسینؑ تمکو گوارا اور عافیت ہو پس دوسرا رطب اُٹھایا اور امام حسنؑ کے مُنھ مین دیکر کہا هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا حَسَنُ یعنی ای حسنؑ تم کو گوارا اور عافیت ہو پس رطب سوم جناب فاطمہؑ کے مُنھ مین دیا اور فرمایا هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکِ یَا فَاطِمَۃُ یعنی ای فاطمہؑ تم کو گوارا اور عافیت ہو پس رطب چہارم جناب امیرؑ کے مُنھ مین دیا اور فرمایا هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا عَلِیُّ یعنی ای علیؑ تم کو گوارا اور عافیت ہو پس حضرتؐ اُٹھ کھڑے ہوے اور پھر بیٹھ گئے جب رطب تناول کر چکے اور سیر ہو گئے جناب فاطمہ زہراؑ نے کہا ای پدر بزرگوار آج آپ نے ایسا لطف فرمایا کہ پیشتر شامل اسکے نہ فرمایا تھا رسولخداؐ نے فرمایا جب دانہ اول دہن حسینؑ مین مین نے دیا سنا کہ میکائیلؑ و اسرافیلؑ کہتے ہین هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا حُسَیْنُ پس مین نے بھی اُنکی موافقت کی اور جب دوسرا دانہ دہن حسنؑ مین دیا جبرئیلؑ و میکائیلؑ نے کہا هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا حَسَنُ پس مین نے اُنکی موافقت کی جب رطب سوم ای فاطمہؑ تمھارے مُنھ مین دیا حوران بہشتی نے سر غرفون سے نکال کر شادی و خوشی کی اور کہا هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکِ یَا فَاطِمَۃُ مین نے اُنکی موافقت کی اور جب دانہ چہارم علیؑ کے مُنھ مین دیا خداوند علی اعلی کی جانب سے آواز مین نے سنی کہ فرماتا ہے هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا عَلِیُّ پس حق تعالی کی مین نے موافقت کی اور بسبب عظمت و جلال ندا ے پروردگار مین اُٹھ کھڑا ہوا پس ایک صدا رب العزت کی طرف سے مین نے سنی کہ ای محمدؐ اگر اس ساعت سے تا روز قیامت تم علی بن ابی طالبؑ کو رطب دیتے مین ہر رطب کے لیے اُنکو هَنِیْئًا مَرِیْئًا کہتا ہ

خوشا خوشا دین و دنیای ما	کہ ہمچون علی ہست مولاے ما

دلم آمد اکنون درون زبان	کہ نام علیؑ آمد اندر میان
مرا نشۂ نام او کردہ مست	کہ این خاصۂ ساقی کوثر ست
ہزاران درود و ہزاران سلام	ز ما بر محمدؐ و آل کرام

مومنین فضائل حسنینؑ و علی بن ابی طالبؑ تو آپ نے سنے اب کچھ مختصر فضائل جناب مریم کبری فاطمہ زہراؑ بھی سن لیجیے فِیْ صَحِیْفَۃِ الرِّضَا اٰیَۃٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ تُحْشَرُ اِبْنَتِیْ فَاطِمَۃُ وَعَلَیْہَا حُلَّۃُ الْکَرَامَۃِ قَدْ عُجِنَتْ بِمَاءِ الْحَیَوَانِ فَیَنْظُرُ اِلَیْہَا الْخَلَائِقُ یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْہَا جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ محشور ہوگی بیٹی میری فاطمہؑ اس حال مین کہ حلۂ کرامت پہنے ہوگی اور خمیر اُسکا آب حیات سے ہوگا خلائق اُنکو دیکھتی ہوگی اور عجب کرتی ہوگی ثُمَّ تُکْسٰی اَیْضًا حُلَّتَیْنِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّۃِ مَکْتُوْبٌ عَلٰی کُلِّ حُلَّۃٍ بِخَطٍّ اَخْضَرَ اَدْخِلُوا ابْنَۃَ مُحَمَّدٍ الْجَنَّۃَ عَلٰی اَحْسَنِ الصُّوْرَۃِ وَاَحْسَنِ الْکَرَامَۃِ وَاَحْسَنِ الْمَنْظَرِ پھر اُسکو دو حلے حلہاے جنت سے پہنائے جائینگے ہر حلے پر سبز خط سے لکھا ہوگا کہ لیجاؤ دختر محمد مصطفیؐ کو جنت مین نیکتر صورت اور نیک تر بزرگی اور نیک تر منظر سے فَتُزَفُّ اِلَی الْجَنَّۃِ کَمَا تُزَفُّ الْعَرُوْسُ وَیُوَکَّلُ بِہَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَارِیَۃٍ پس بھیجی جائینگی جناب سیدہؑ جنت کو جسطرح عروس کو خانۂ داماد مین بھیجتے ہین اور موکل کی جائینگی اُنکے ساتھ ستر ہزار کنیزین حوران جنت سے وَبِاِسْنَادِہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ نَادٰی مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ یَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ حَتّٰی تَجُوْزَ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ جب روز قیامت ہوگا تو ندا کریگا ایک ندا کرنیوالا کہ ای گروہ خلائق بند کرو آنکھین اپنی تا کہ گذر جائین فاطمہ زہراؑ بیٹی جناب محمد مصطفیؐ کی وَبِاِسْنَادِہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّمَا سُمِّیَتْ اِبْنَتِیْ فَاطِمَۃُ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَطَمَہَا وَفَطَمَ مَنْ اَحَبَّہَا مِنَ النَّارِ اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ نہین نام رکھا گیا میری دختر کا فاطمہؑ مگر اسواسطے کہ خدا تعالی نے باز رکھا اُسکو اور اُس شخص کو

جو دوست رکھے اُسکو آتش جہنم سے وَبِاِسْنَادِہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْضِبُ لِغَضَبِ فَاطِمَۃَ وَیَرْضَا لِرِضَاھَا اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ بتحقیق خداوند عالم غضب فرماتا ہو غضب فاطمہؑ سے اور راضی ہوتا ہو اُسکے راضی ہونے سے کیون مومنین سنے آپ نے فضائل ومناقب اہل بیت اطہار کے مگر افسوس ہزار افسوس کہ اشقیاے امت جفا کار نے کیا کیا ظلم وستم اُنھین کی ذریت وعترت اطہار پر کیے کہ جس کے سُننے کی کیا مجال ہو جو بشر تاب لا سکے چنانچہ شیخ مفید وسید ابن طاوس وغیرہ نے روایت کی ہو کہ جب اُن اشقیا نے سر مبارک سید الشہدا جدا کیا اکثر جامہ ہاے آنحضرتؑ جو قیمتی تھے مثل جُبۂ خز وعمامۂ خز لوٹ لیے اور وہ غارتگر بلاے عظیم دنیا مین مبتلا ہوے پس وہ کافران بیحیا خیمہ ہاے حرم محترم سید الشہدا مین آئے اور اسباب لوٹ لیا ایک عورت لشکر عمر بن سعد نحس مین قبیلۂ بکر بن وائل سے تھی اُسنے جب وہ حالت شنیعہ مشاہدہ کی تلوار اُٹھالائی اور اُن نامردون سے مخاطب ہو کے کہا کہ اے بے شرمان پر جفا فرزندان رسولِ خدا کو لوٹتے ہو پس اُس عورت کا شوہر آیا اور اُسے واپس لیگیا اُن بیحیا بیدینون نے جو کچھ خیمون مین پایا لوٹ لیا یہانتک کہ گوشوارے بچون کے کانون سے اور خلخال عورتون کے پائون سے اُتار لیے اور ام کلثوم کا گوش مبارک چاک کر کے گوشوارے چھین لیگئے فاطمہ صغریؑ دختر امام حسینؑ سے روایت کی ہو وہ فرماتی ہین کہ مین کمسن تھی اور دو خلخال طلا میرے پائون مین تھے ایک بیحیا نے وہ دونون خلخال میرے پائون سے اُتار لیے اور روتا تھا مین نے کہا اے ... روتا ہو اُسنے کہا کیونکر نہ روؤن حالانکہ دختر رسولِ خدا کو لوٹ رہا ہون مین نے کہا جبکہ تو جانتا ہو کہ مین تیرے پیغمبرؐ کی دختر ہون پھر تو کیون مجھے لوٹتا ہو اُسنے جواب دیا کہ اگر مین نہ لوٹونگا تو اور کوئی لیجائیگا شیخ مفید علیہ الرحمہ نے حمید بن مسلم سے روایت کی ہو کہ جب شمر لعین خیمۂ امام زین العابدینؑ مین آیا تو اُسوقت حضرت بستر بیماری پر بیہوش پڑے تھے اُس شقی نے چاہا کہ قتل کرے حمید بن مسلم کہتا ہو مین نے کہا سبحان اللہ سب کو تم نے قتل کیا

اب اس بیمار کو بھی نہین چھوڑتے جب عمر بن سعد نحس نزدیک خیمہ ہاے حرم محترم کے آیا اور آواز دی کہ کوئی متعرض احوال زنان خیمہ نشین نہ ہو اور علی بن الحسینؑ کو کسی طرح کا ضرر نہ پہونچائین اور جو کچھ اُن سے چھین لیا ہو وہ واپس دین راوی کہتا ہو کہ اس حکم سے وہ اشقیا متعرض غارت نہ ہوے لیکن جو کچھ لوٹ لیا تھا وہ واپس نہ دیا اور آگ خیمہ ہاے اہلبیت مین لگادی سوخت پردہ نشینان سراپردۂ عصمت وعفت یعنی اہلبیت رسالتؐ مع اطفال وکودکان صغیر سر و پا برہنہ خیمون سے باہر نکل پڑین فاطمہ صغریؑ دختر جناب سید الشہدا سے روایت کی ہو وہ فرماتی ہین کہ مین بعد شہادت پدر بزرگوار بیہوش وحیران دروازۂ خیمہ پر کھڑی تھی اور اپنے پدر وبرادران وعزیز واقارب کو خاک وخون مین غلطان دیکھ رہی تھی اور متفکر تھی کہ دیکھیے اشقیاے بنی امیہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کرینگے قتل کر ڈالینگے یا قید کرینگے ناگاہ مین نے دیکھا کہ ایک سوار نمودار ہوا کہ وہ نیزہ ہاتھ مین لیے عورتون کی پشت مین مارتا تھا یہ عورتین بھاگتی تھین اور جو اُنکے پاس تھا اُن چیزون کو لوٹ لیتا تھا یہ عورتین فریاد کر کے کہتی تھین وَاجَدَّاہُ وَاَبَتَاہُ وَاعَلِیَّاہُ وَاقِلَّۃَ نَاصِرَاہُ وَاحُسَیْنَاہُ آیا کوئی مسلمان اس گروہ مین نہین ہو جو ہماری نصرت کرے کوئی مومن اس جماعت مین نہین ہو کہ ہم کو پناہ دے فاطمہ بنت الحسینؑ فرماتی ہین کہ مین اس حالت کے معاینہ سے کانپنے لگی اور اپنی پھوپھیون کو ڈھونڈھتی تھی کہ اُنکے پاس جاکر چھپ جاؤن ناگاہ اُس لعین کی نظر مجھپر پڑی مین بھاگی اُسنے نیزے کی نوک میرے دونون شانون کے بیچ مین چبھودی اور مین اُس صدمہ سے مُنھ کے بھل زمین پر گر پڑی اُس شقی نے میرا کان چاک کر کے گوشوارے اُتار لیے اور مقنع میرے سر سے چھین لیا اور مجھے چھوڑ کر خیمون کی جانب چلا مین اُس اذیت سے بیہوش ہوگئی جب ہوش آیا مین نے دیکھا میری پھوپھی سرہانے بیٹھی روتی ہین مجھسے کہا اے دختر اُٹھو چل کر دیکھین کہ جمیع دختران وبرادر ہمارے پر کیا گذری مین نے کہا اے پھوپھی میرے پاس چادر نہین ہو اُنھون نے کہا عَمَّتُکِ مِثْلُکِ یعنی مین بھی تمھاری طرح سر برہنہ ہون جب ہم خیمہ مین داخل ہوے دیکھا سب اسباب لوٹ لیگئے ہین اور ہمارے

برادر امام زین العابدین بیماری وتشنگی سے منھ کے بھل زمین پر پڑے ہین پس ہم سب اُنکے
حال پر روتے تھے اور وہ جناب ہمارے حال پر روتے تھے آہ آہ مومنین اسی مضمون کو شاعر
نے بھی نظم کیا ہو کہتا ہو

شامیان لبستند بازو زینب و کلثوم را ای فلک آل ابتدا این انتہای اہلبیت

الا لعنة اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس پانزدہم فضائل گریہ و روایت مسمع بن عبد الملک و رفتن اہلبیت بسوے مقتل جناب سید الشہدا و نوحہ جناب زینب و جناب سکینہ بر لاش سید الشہدا وبی ادبی شمر ملعون بجناب سکینہ خاتون

فی بحار الانوار انہ قال الباقر علیہ السلام من ذرفت عیناہ علی مصائب الحسین علیہ السلام ولو مثل جناح البعوضۃ غفر اللہ لہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر کتاب
بحار الانوار مین منقول ہو کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ جو شخص روئے مصیبت جناب
امام حسینؑ پر اور اُسکی آنکھ سے بقدر پر پشہ آنسو نکلے تو خداوند غفار اُسکے کل گناہان صغیرہ
وکبیرہ کو بخشدیتا ہو اگرچہ وہ گناہ عدد مین مثل کف دریا ہون اور اُسی کتاب مین بسند
معتبر مسمع بن عبد الملک سے روایت کی ہو کہ جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ای مسمع کیا تم
عراقی ہو آیا قبر امام حسینؑ کی زیارت کو جاتے ہو مین نے عرض کیا یا حضرت نہین مین مرد
مشہور اہل بصرہ سے ہون اور میرے پاس ایک گروہ ہو کہ تابع خلیفۂ وقت ہین اور
ناصبیون وغیرہ سے ہمارے دشمن بہت ہین اور ہم اس سبب سے ایمن نہین ہین کہ حاکم
سے کوئی حال ہمارا کہدے اور ہم کو اُس سے اکثر ضرر پہونچین حضرتؑ نے فرمایا ای مسمع
تم کو کبھی یاد بھی آتے ہین جو ظلم و ستم جناب امام حسینؑ پر گذرے مین نے عرض کیا ہان
یا حضرت مین یاد کرتا ہون فرمایا اُن مصائب پر تم جزع کرتے ہو مین نے عرض کیا ہان یا حضرت

[illegible] ہوسکے میرے اہل وعیال [illegible]
اثر اندوہ پاتے ہین اور مین کھانا کھانے سے انکار کرتا ہون تا آنکہ مجھ مین آثار مصیبت
ظاہر ہوتے ہین حضرتؑ نے فرمایا خداوند عالم تیرے رونے پر رحم کرے بدرستیکہ تم اُن
رونیوالون مین شمار کیے جاتے ہو جو لوگ ہمارے لیے جزع کرتے ہین اور ہماری خوشی سے
خوش ہوتے ہین اور ہمارے اندوہ سے اندوہناک ہوتے ہین اور ہمارے خوف سے
خائف اور ہمارے ایمن ہونے پر ایمن ہوتے ہین اور جلد تم دیکھوگے کہ وقت مرگ تمھارے
پاس ہمارے پدران بزرگوار تشریف لائین اور ملک الموت سے تمھاری سفارش کرین
اور بشارتین تم کو دین کہ تمھاری آنکھین روشن ہوجائین اور تم خوش ہوجاؤ اور ملک الموت
تمپر اُس مان سے جو اپنے فرزند پر مہربان ہو زیادہ تر مہربان ہی یہ فرماکر حضرتؑ رونے لگے اور
مین بھی رونے لگا حضرتؑ نے فرمایا مین اُس خدا کی حمد کرتا ہون کہ جسنے خلق پر ہمکو اپنی
رحمت سے فضیلت دی اور ہم اہلبیتؑ کو اپنی رحمت سے مخصوص کیا ای مسمع بدرستیکہ زمین
و آسمان تا حال ہم پر از جہت ترحم گریہ کرتے ہین جس روز سے جناب امیرؑ شہید ہوے ہین
اور گریۂ ملائکہ ہم پر زمین و آسمان کے رونے سے زیادہ ہی اور جس روز سے کہ ہمارے
پدران بزرگوار شہید ہوے ہین گریۂ ملائکہ ساکن نہین ہوا ہی اور جو کوئی بجہت ترحم ہم پر
گریہ کرے قبل اسکے کہ اُسکی آنکھ سے آنسو نکلے حق تعالی اپنی رحمت اُسکے شامل حال فرماتا
ہی اور جب آنسو اُسکے چہرہ پر جاری ہوتا ہی اگر ایک قطرہ اُس آنسو کا جہنم مین ڈالدین
ہر آئینہ حرارت آتش جہنم کو گل کردے یہانتک کہ کچھ حرارت اُس مین معلوم نہو بعد اسکے حضرتؑ
نے فرمایا کہ جسکا دل ہمارے لیے دردمند ہو وقت مرگ جب وہ ہم کو دیکھیگا شاد ہوجائیگا
اور وہ شادی و فرحت اُسکے دل سے زائل نہوگی جبتک حوض کوثر پر ہمارے پاس نہ آئیگا
اور جب ہمارے دوست حوض کوثر پر آتے ہین آب کوثر شاد ہوجاتا ہی اور لذتہاے الوان
طعام سے اسقدر اُنھین ذائقہ پہونچتا ہی کہ وہان سے جانے کو دل اُنکا نہین چاہتا ای مسمع

جو کوئی اُس مین سے تھوڑا سا پانی پیتا ہی ہرگز پیاسا نہین ہوتا اور تعب و مشقت نہین دیکھتا اور وہ پانی مانند کافور سرد ہی اور خوشبو مُشک کی اُس سے ساطع ہی اور مزہ زنجبیل کا ہی شہد سے شیرین تر اور مسکہ سے نرم تر اور آب دیدہ سے صاف تر اور عنبر سے خوشبو تر ہی چشمۂ تسنیم سے نکل کر نہرہاے بہشت مین جاری ہوتا ہی اُس مین مروارید و یاقوت بہتے ہین اور اُس حوض کے کنارہ پر پیالے ستارگان آسمان سے زیادہ تر ہین اور اُنکی خوشبو ہزار سالہ راہ سے دماغ مردم مین پہونچتی ہی اور وہ پیالے طلا و نقرہ اور رنگارنگ جواہر کے ہین اور جب کوئی ارادہ کرتا ہی کہ اُس پیالے مین پانی پیے وہ پیالہ جمیع بوہاے خوش اُس شخص کے دماغ مین پہونچاتا ہی اُسوقت پانی پینے والا کہتا ہی مین راضی ہون کہ مجھے یہین رہنے دین اور کوئی نعمت مجھے مطلوب نہین ہی اور اس مکان سے تبدیلی مجھے منظور نہین ہی بعد اسکے حضرتؑ نے بشارت دی مسمع کو اور فرمایا ای مسمع تم اُن مین سے ہو جو لوگ اُس حوض سے سیراب ہونگے بعد اسکے حضرتؑ نے فضیلت گریہ و بکا بیان فرمائی اور ارشاد کیا جو آنکھ ہماری مصیبت مین گریان ہوگی البتہ وہ حوض کوثر کو دیکھ کر خوش ہوگی اور سب ہمارے دوست اُسکا پانی پیین گے اور ہر شخص جسکو ہم سے جسقدر محبت ہو اُسی قدر اُس حوض سے لذت پائیگا بدرستیکہ جناب امیرؑ اُس حوض کے کنارے پر کھڑے ہونگے اور عصاے عوسج اُنکے ہاتھ مین ہوگا اور ہمارے دشمنون کو اُس پانی سے ہنکاتے ہونگے پس اُن مین سے ایک شخص کہیگا کہ مین نے دنیا مین شہادت بوحدانیت خدا و رسالت جناب محمد مصطفیٰ دی تھی آپ مجھے پانی کیون نہین دیتے جناب امیرؑ اُسے جواب دینگے کہ اپنے فلان امام کے پاس جا اور اُس سے یہ سوال کر تاکہ وہ تیری شفاعت کرے وہ کہیگا آج میرا امام مجھ سے بیزار ہی حضرتؑ فرمائین گے اُسکے پاس جا جسکی ولایت و محبت تو نے اختیار کی تھی اور اُس سے سوال کر کہ وہ تیری شفاعت کرے اسلیے کہ بہترین خلق کو سزاوار ہی کہ اُسکی شفاعت رد نہ ہو وہ کہیگا مین تشنگی سے ہلاک ہوا جناب امیرؑ فرمائینگے خدا تیری تشنگی

زیادہ کرے راوی نے کہا مین نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ ایسا شخص حوض کوثر کے پاس کیونکر آنے پائیگا حضرتؑ نے فرمایا اسلیے آنے پائیگا کہ اُسنے پرہیزگاری گناہون سے کی تھی اور جب ہمارا ذکر اُسکے سامنے ہوا ہمکو اُسنے ناسزا نہین کہا اور لوگون نے جسقدر جرأتین ہمارے حق مین کین اُسنے نہین کین اور یہ سب اسوجہ سے نہ تھا کہ وہ ہم کو دوست رکھتا تھا یا اعتقاد ہماری امامت پر رکھتا تھا ولیکن از بسکہ اپنی عبادت باطل مین مشغول تھا نہ چاہتا تھا کہ مشغول ذکر مردم ہو ولیکن اُسکا دل منافق اور اُسکے دین مین ہماری عداوت تھی اور متابعت غاصبون کی کرتا تھا اور ولایت اُنکی رکھتا تھا اور اُنکو سب پر مقدم جانتا تھا بس حضرات ذاکر تمہید ختم کر چکا اب گریہ و بکا کیجیے حال پر اُس بیکس و مظلوم کے کہ جسکو تین روز کا بھوکا پیاسا اشقیاے کوفہ و شام نے مانند گوسفند قربانی کے ذبح کیا اور بعد شہادت کے اُسکے تن نازنین کو پامال سم اسپان کر ڈالا اور جسم مطہر سے لباس و زرہ اُتار لیگئے اور خیمون مین آگ لگا دی اور اہلبیت اطہار کو اسیر کر کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا چنانچہ شیخ مفید و سید ابن طاؤس وغیرہ نے روایت کی ہی کہ جب سرہاے مبارک و مقدس سروران جہان و برگزیدگان اہل زمین و آسمان نیزون پر نصب کیے گئے اُسوقت خروش و غلغلۂ زمین و زمان و شور و فغان ملائکۂ آسمان بلند ہوا پس امام زین العابدینؑ کو طوق و زنجیر پہنائی اور پردگیان سُرادق عصمت و مخدرات اہلبیت رسالتؐ کو محملون اور شتران برہنہ پر سوار کیا اور عمر بن سعد لعین نے اُن مقربان بارگاہ رب العالمین کو ہمراہ شمر بن ذی الجوشن و قیس بن اشعث و عمرو بن الحجاج کے روانۂ کوفہ کیا اور بروایت دیگر امام حسینؑ کا سر مبارک خولی لعین اور حمید بن مسلم کو دیا اور سرہاے جمیع شہدا ہمراہ شمر ولد الزنا روانہ کیے جب مقتل مین پہونچے اور اہلبیت رسالت کی نظر بدنہاے پسندیدہ اور اعضاے بریدہ پر پڑی جو درمیان خاک و خون کے پڑے تھے شور و فغان بلند کیا اور سیلاب اشک دیدہ ہاے حرم سے جاری ہوا اور جب اُنکی نظر درمیان شہدا جسد اطہر سید الشہداؑ پر پڑی صداے شیون بلند کی اور اونٹون پر سے بیتاب ہو کر اپنے آپ کو زمین پر گرا دیا اور گریۂ و نالہ سے ساکنان ملاء اعلیٰ کو رولا دیا اور دردناکی حاضرین کو آتش حسرت سے جلا دیا حضرت زینبؑ نے

فریاد کی کہ وا محمداہ یہ حسینؑ آپ کا برگزیدہ اور فرزند پسندیدہ با اعضاے بریدہ بخاک و خون غلطیدہ بالب تشنہ سر از قفا بریدہ بے عمامہ و ردا خاک کربلا پر پڑا ہی اور اُن کا چہرۂ نورانی خون سے سرخ ہوگیا ہی اُن کی ریش مطہر کا خون سے خضاب ہوا ہی ہم آپ کی اولاد ہین اور ہمین قید کیے لیے جاتے ہین آپ کی دخترون کو مثل کنیزون کے اسیر کر لیا ہی آپ کی حرمت کی مطلق ہمارے حق مین رعایت نہ کی ہمارے خیمہ آگ سے جلاکے اسباب ہمارا لوٹ لیا پس اپنی مادر گرامی فاطمہ زہرا سے خطاب کیا اور شکایت حال شہداے کربلا و اسیران محنت و ابتلاء سے وحشیان صحرا اور ماہیان دریا کو آتش حسرت سے کباب کر ڈالا پس جسد مطہر امام حسینؑ کی طرف دیکھ کر با جگر بریان و لب خون فشان کہا اے فرزند محمد مصطفےٰ اے جگر گوشۂ علی مرتضیٰؑ اے نور دیدۂ فاطمۂ زہرا اے پارۂ تن خدیجۂ کبریٰ اے شہید آل عبا اے پیشواے اہل محنت و بلا مین آپ پر سے فدا ہو جاؤن آہ آہ مومنین راوی کہتا ہی کہ اُسوقت جناب سکینہؑ دختر جناب سید الشہداؑ دوڑکے اپنے پدر بزرگوار کے جسم مطہر سے لپٹ گئین اور اپنا منھ بدن مبارک پر ملتی تھین اور نالہ و زاری کرتی تھین یہانتک کہ جمیع حاضرین دوست و دشمن سب کو رولا دیا اور کثرت رقت سے خود بیہوش ہوگئین خیال تو کیجیے مومنین کہ جب جناب سکینہؑ نے اپنے بزرگوار کی وہ حالت دیکھی ہوگی تو اُس صاحبزادی کے دل پر کیا گذری ہوگی آہ آہ مومنین اب مین کس زبان سے عرض کرون کتاب منتخب اور بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہی کہ اُسی حالت مین عمر ملعون تازیانہ ہاتھ مین لیے ہوے آگے بڑھا اور وہ بے ادبی کی کہ غش سے وہ مظلومہ بیدار ہوگئی آخر کار اُس معصومۂ سوگوار کو بجبر جسد مطہر امام ابرار سے جدا کیا اُسوقت جناب زینبؑ رو رو کر فرماتی تھین واے ہو تجھپر اے شقی ایسے یتیمون کو پرسا اور دلاسا دیتے ہین نہ یہ کہ اُنکو تازیانہ سے اذیت دیتے ہین ؎

افسانۂ کہ کس نتواند شنید نش		یارب بہ اہلبیتؑ چہ آمد زدید نش	

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۝

مجلس شانزدہم فضائل خمسۂ نجبا و حال دفن شہداے کربلا بتاریخ دوازدہم ماہ محرم سنہ ۶۱ھ و فقرات زیارت مفجعہ و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ و اشعار نوحہ و حال سرہاے شہدا و سر سید الشہدا و بی ادبی یزید بدندان مبارک

فِی صَحِیفَۃِ الرِّضَا اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَبُوْھُمَا خَیْرٌ مِّنْھُمَا جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالت مآبؐ نے کہ سردار جوانان اہل بہشت کے حسنؑ و حسینؑ ہین اور والد ماجد اُنکے بہتر ہین اُن دونو سے قطعہ

بسوی کعبہ رود شیخ و من بسوی نجف		خدا گواہ کہ اینجا مراست حق بطرف	
تفاوتی کہ میان من ست و او این ست		کہ من بسوی که رفتم او بسوی ...	

سبحان اللہ مومنین کیا مرتبہ ہی اہلبیت طاہرینؑ کا چنانچہ کتاب بحار الانوار وغیرہ مین ام ایمن سے منقول ہی وہ کہتی ہین کہ ایک روز جناب رسالتمآبؐ حضرت فاطمہؑ اپنی دختر کو دیکھنے تشریف لائے اور جناب فاطمہؑ نے حریرہ حضرت کے لیے تیار کیا اور جناب امیرؑ ایک طبق خرما لائے اور مین شیر و مسکہ لائی پس جناب رسالتمآبؐ و امیر المومنینؑ و حسنینؑ نے تناول فرمایا امیر المومنینؑ پانی لائے جناب رسولخداؐ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور دستہاے مبارک روے منور پر پھیرکے از روے شادی و سرور اہلبیتؑ کی طرف نظر کی اُسکے بعد متوجہ آسمان ہوے اور رو بقبلہ ہوکے دعا کو ہاتھ اُٹھائے پھر سجدہ کیا اور صداے آنحضرتؐ بلند ہوئی جب سر مبارک سجدے سے اُٹھایا مثل باران آنسو چشمہاے مبارک سے روان تھے جب حضرتؐ کی یہ حالت مشاہدہ کی جمیع اہلبیت کو بھی اندوہ و غم ہوا امیر المومنینؑ و جناب فاطمہؑ نے سبب دریافت کیا حضرتؐ نے فرمایا جسوقت مین تمھارے مجتمع ہونے سے خوش ہوا جبرئیلؑ نازل ہوے اور کہا خداوند عالم آپ کی شادی و سرور پر مطلع ہوا اور نعمت آپ پر ختم کی اور اس عطیۂ عظمیٰ کو آپ پر گوارا کیا اور مقرر کیا کہ آپ کے اہلبیت مع فرزندان و شیعیان ہمراہ آپ کے جنت مین ہونگے آپ کے اور اُنکے درمیان مین

جدائی نہ ہوگی اور جو بخشش آپکو کرامت کریگا اُنکو بھی عطا کریگا تا آنکہ آپ راضی و خوشنود ہو جائین ولیکن آپ کے اہلبیتؑ پر بلاہاے عظیم نازل ہونگی اور اُنپر مصائب بہت پڑینگے اور وہ مصیبتین اُن لوگون سے اُنھین پہونچینگی جو اپنے آپ کو آپکا ہم مذہب کہینگے اور دعوی کرینگے کہ آپ کی امت سے ہین خدا و رسول اُن لوگونسے بیزار ہین وہ لوگ آپ کے اہلبیتؑ کو قتل کرینگے اور ہر ایک کی قبر کی جگہ ایک دوسرے سے دور ہوگی خداوند عالم نے اسواسطے اُنکے لیے یہ مصائب اختیار کیے ہین کہ اُسکے سبب سے اُنکے درجات بلند و رفیع ہون پس اے محمد مصطفیٰؐ خدا کی حمد کیجیے اور اُسکی قضا پر راضی رہیے پس جبرئیلؑ نے کہا اے محمد مصطفےٰ آپکے برادر علی مرتضیٰؑ مغلوب امت ستمگار ہونگے تا آنکہ بدرجۂ شہادت فائز ہون اور یہ آپ کا فرزند زادہ حسینؑ بن علیؑ درمیان گروہ فرزندان و اہلبیتؑ و نیکان امت نہر فرات کے کنارے اُس زمین پر جسے کربلا کہتے ہین شہید ہوگا اور اس سبب سے کرب و بلا آپ کے دشمنون اور آپ کی ذریت کے دشمنون پر اُس روز بہت ہوگی جس روز کی کرب و بلا بے انتہا ہی اور جس روز کی حسرت تمام نہین ہوتی وہ زمین پاکترین بقعہ ہاے زمین ہی اُس زمین کی حرمت جمیع قطعہ ہاے زمین سے بیشتر ہی اور وہ زمین زمینہاے بہشت سے ہی جب وہ دن آئیگا جس روز آپکا فرزند زادہ اور اُسکی اولاد و اصحاب شہید ہونگے لشکرہاے اہل کفر و لعنت سب طرف سے اُن شہیدون کو گھیر لینگے تمام زمین کو لرزہ ہوگا سب پہاڑ متحرک و مضطرب ہونگے جمیع دریاہاے عالم متلاطم ہو کے موجزن ہونگے سب آسمان و ساکنان آسمان آپکی ذریت کی ہتک حرمت ہونے اور آپ کے حق کی رعایت نہ کرنے اور اُس عوض بد کی وجہ سے جو امت سے صادر ہوگا از روے غضب کانپ جائینگے اور اضطراب کرینگے اور کوئی مخلوق باقی نہ رہیگی جو خدا سے اجازت نصرت اہلبیتؑ کے لیے نہ مانگے کہ وہ بزرگوار بعد آپ کے حجت خدا خلق پر ہین پس خداوند عالم آسمانون اور زمینون اور پہاڑون اور دریاؤن کو اور جو کچھ کہ اُن مین ہی حکم کریگا کہ مین وہ بادشاہ اور خداوند قادر ہون کہ کوئی بھاگنے والا

میرے ہاتھ سے نہین جا سکتا اور کوئی منع کرنیوالا مجھے عاجز نہین کر سکتا جس سے جسوقت چاہون انتقام لے سکتا ہون مین اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہون کہ تمھارے پیغمبر اور اپنے برگزیدہ کے فرزند کو جسنے قتل کیا ہی اور اُسکے اہلبیت کی ہتک حرمت کی ہی اور اُسکی ذریت و عترت کو قتل کیا ہی اور عہد و پیمان شکستہ کر کے ستم اُسکے اہلبیت پر کیا ہی اُن کافرون اور ظالمونپر ایسا عذاب کرونگا کہ تمام عالم مین کسی پر ایسا عذاب نہ کیا ہوگا پس اُسوقت جو کوئی آسمانون اور زمین پر ہوگا سب کے سب باواز بلند اُن اشقیا پر لعن کرینگے جنھون نے آپکی عترت پر ستم کیا اور آپکی ہتک حرمت کو حلال جانا ہی دیکھیے مومنین کیا مرتبہ ہی شہداے کربلا کا حضرت جبرئیل فرماتے ہین کہ جب وہ سعادتمند بدرجۂ شہادت فائز ہونگے خداوند عالم اپنے دست رحمت سے اُنکی قبض روح کریگا اور آسمان ہفتم سے ملائکہ ظرفہاے یاقوت و زمرد آبحیات سے بھرے ہوے اپنے ہاتھون مین لائینگے اور اپنے ہمراہ حلہ ہاے بہشت و خوشبو ہاے بہشت بھی لائینگے اور اُن بدنہاے مطہر شہدا کو اُس پانی سے دھوئینگے اور حلون مین کفن کر کے اُس خوشبو سے حنوط کرینگے اور صفہاے ملائکہ اُنپر نماز پڑھینگی پس خداوند عالم ایک گروہ کو بھیجیگا کہ وہ کافران بھیا اُنکو نہ پہچانین گے اور خونہاے شہدا مین بگفتار و کردار و نیت و خاطر شریک نہ ہوے ہونگے وہ لوگ آکے بدنہاے معطر شہدا کو دفن کرینگے اور ایک نشان قبر جناب سید الشہداؑ کے لیے اُس صحرا مین نصب کرینگے کہ وہ نشان اہل حق کے لیے ہوگا اور باعث رستگاری مومنین ہوگا اور ہر شبانروز ایک لاکھ فرشتے آسمان سے نازل ہونگے اور گرد ضریح مقدس کے احاطہ کر کے درود اُنپر بھیجینگے اور خدا کی تسبیح و تنزیہ قبر اطہر کے پاس کر کے زائرون کے لیے طلب آمرزش کرینگے اُن زائرون کے نام جو آپکی امت سے بخیال تقرب بخدا و رسول خدا شہداؑ کی زیارت کو آتے ہین وہ ملائکہ لکھینگے اور نامہاے پدران و قبیلہ و شہرہاے زائران شہدا بھی لکھینگے اور اُن اشقیا کے نام بھی لکھینگے جنپر عذاب و لعنت خدا واجب ہی اور وہ ستمگار نشان قبر مطہر امام ابرار کو برطرف کرنا چاہتے ہین اور علامت

ضریح مقدس کو محو کرنے پر مستعد ہین مگر خدا حافظ ہی اور وہ ایسا نہ کرنے دیگا بلکہ ہر روز اُس
نشان قبر منور اور علامت ضریح مطہر کو زیادہ تر بلند و رفیع کریگا حضرت زینبؑ فرماتی ہین کہ
جب میرے پدر بزرگوار امیر المومنینؑ کے سر انور پر ضربت لگائی گئی ہین نے یہ حدیث اُنکی خدمت
مین عرض کی امیر المومنینؑ نے فرمایا ام ایمن نے سچ اور صحیح کہا ہی گویا مین دیکھ رہا ہون کہ ای زینبؑ
تم اور تمھارے خاندان کی اور مخدرات کو اس شہر مین بذلت وخواری اسیر کیا ہی اور تم خائف
ہو کہ لوگ تمھین اسیر کر کے لیجائین پس لازم ہی اُسوقت صبر کرنا اور مین اُس خدا کی قسم کھاتا ہون
جسنے دانہ کو شگافتہ کیا اور خلائق کو پیدا کیا ہی کہ اُسوقت زمین پر کوئی دوست خدا بغیر تمھارے
اور تمھارے شیعون کے نہوگا بعد اسکے امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ جب رسولؐ خدا نے یہ حدیث
مجھسے بیان کی مجھے خبر دی تھی کہ شیطان اُس روز از روے شادی و سرور ہمراہ شیاطین
اور اپنے اعوان و انصار کے پرواز کریگا اور تمام زمین پر گشت کر کے اپنے ہمراہیون سے
کہیگا ای گروہ شیطان جو کچھ فرزندان آدمؑ سے مین چاہتا تھا اُسپر اُنھون نے عمل کیا اور اُنکی
ہلاکت انتہا کو پہونچا دی اور اُنکو جہنم مین پہونچا دیا ہی ان ہین سے نجات نہین پائیگا مگر وہ شخص
جو دامان ولایت و متابعت اہلبیت رسالت تھامے ہوے ہی پس لازم ہی کہ لوگونکو حق اہلبیت
رسالت مین بہ شک مبتلا کرو اور اُنکے اور اُنکے دوستون سے عداوت کرنے پر تحریص و ترغیب
کرو کہ کفر و ضلالت خلق مستحکم ہو جائے اور کوئی نجات نہ پائے آہ آہ مومنین جیسا کہ جبرئیلؑ
امین نے خدمت رسولؐ خدا مین عرض کیا تھا وہی ہوا کہ جناب امام حسینؑ تیسری شعبان کو
آوارہ وطن ہوے اور دوسری تاریخ ماہ محرم کی وارد زمین کربلا ہو کر نرغۂ اعدا مین گھر گئے
ساتوین سے پانی بھی بند ہو گیا دسوین تاریخ کو مع عزیز و اقربا کے شہادت پائی لیکن افسوس
ہزار افسوس کہ بعد شہادت بھی کوفیون نے رحم نہ کیا بلکہ ہتھیار اور لباس اُن حضرت کا بدن
مطہر سے اُتار لیگئے بجدل بن سلیم نے ایک انگوٹھی کے لیے انگشت مبارک قطع کر ڈالی جمال
ملعون نے ایک کمربند کے لیے دونون ہاتھ اُن جناب کے بند دست سے جدا کر ڈالے

خیمون مین آگ لگا دی تمام مال و اسباب اہلحرم کا لوٹ لیا اور اہلبیت کو اسیر کر کے شہر بشہر
اور دیار بدیار پھرایا تین روز تک دفن ہونا بھی اُن جناب کو میسر نہوا جیسا کہ شیخ مفید علیہ
الرحمہ نے لکھا اور راویون نے بھی روایت کی ہی کہ جب جناب امام حسینؑ شہید ہو گئے عمر بن
ملعون نے سرہاے شہداے کربلا قبائل عرب کو تقسیم کیے اور ہمراہ حرم محترم اُسی روز کوفہ
کو روانہ کیے اور آپ دوسرے روز تک وہان رہا اور اپنی فوج کے کشتگان نجس کو دفن
کیا اور اجسام مطہرۂ شہدا کو اُسی طرح خاک و خون مین چھوڑ دیا جب وہ اشقیا میدان کربلا
سے چلے گئے اہل غاضریہ قبیلۂ بنی اسد سے آئے اور اُن جسدہاے مطہر اور بدنہاے مکرم پر
نماز پڑھکر دفن کر دیا اور جسد مطہر و معتبر جناب امام حسینؑ کو اُس مکان شریف مین جہان بالفعل
ضریح مقدس ہی دفن کیا اور علی بن الحسینؑ یعنی جناب علی اکبرؑ کو پائین پاے آن معزز دفن کیا
اور جمیع شہدا کو پائین پاے علی اکبرؑ ایک جگہ دفن کر دیا اور حضرت عباسؑ کو نزدیک فرات
اُسی جگہ جہان شہید ہوے تھے دفن کیا بحسب ظاہر اسی طرح پر واقع ہوا لیکن فی الحقیقت
امام کو بغیر امام دوسرا دفن نہین کرتا پس امام زین العابدینؑ باعجاز امامت آئے اور جسد مطہر
پدر بزرگوار بلکہ جمیع شہدا کو دفن کیا ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ اہل
غاضریہ کہتے تھے جب ہم نے چاہا کہ شہدا کو دفن کرین اُنکی قبرین کھدی کھدائی اور بنی ہوئی
دیکھین اور مرغان سفید اُن قبرون کے پاس اُڑتے ہوے ہم نے دیکھے اور جناب امام
سے بھی منقول ہی کہ جناب امام زین العابدینؑ مخفی تشریف لائے اور اپنے پدر بزرگوار پر نماز پڑھکر
جسد مطہر آنحضرتؑ کو دفن کر دیا اور واپس تشریف لیگئے آہ افسوس ہزار افسوس عجب بیکسی تھی
آپکے آقا غریب الغربا مظلوم کربلا سید الشہدا چنانچہ زیارت مخصوصہ مین مذکور ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مَنْ دَمُهُ غُسْلُهُ وَشَيْبَتُهُ قُطْنُهُ وَالتُّرَابُ كَافُورُهُ وَنَسْجُ الرِّيَاحِ أَكْفَانُهُ وَالْقَنَاتُ الْعَيُوقُ
نَعْشُهُ وَفِي قُلُوبِ مَنْ وَالَاهُ قَبْرُهُ سلام خدا ہو آپ پر ای سید الشہداؑ آپ وہ بزرگوار ہین کہ
جسکا غسل اُسکے خون بدن سے ہوا اور ریش سفید اُسکی پنبہ ہوئی اور خاک کربلا کافور

ہوئی اور ہوائے صحرا کفن ہوئی اور ریزۂ خطی تابوت ہوا اور قلوب محبین مین اُسکی قبر ہوئی اور
بحث خدا زیارت ناحیہ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُکَفَّنِیْنَ بِلَا اَکْفَانٍ سلام خدا
ہو اُن شہید و نپر جو بغیر کفن کے دفن ہوے اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوسِ الْمُفَرَّقَةِ عَنِ الْاَبْدَانِ سلام
خدا ہو اُن سرو نپر جو بدنون سے جدا کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُغَسَّلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ سلام خدا
ہو اُن جناب پر جو اپنے زخمون کے خون سے نہلائے گئے اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُجَرَّعِ بِکَاسَاتِ الرِّمَاحِ
سلام خدا ہو اُس پیاسے پر جسکو جام نیزہ ہاے آبدار سے سیراب کیا اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَنْحُوْرِ فِي
الْوَرٰى سلام خدا ہو اُس مظلوم پر جو خلق اللہ مین نحر کیا گیا اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ تَوَلّٰى دَفْنَهٗ اَهْلُ
الْقُرٰى سلام خدا ہو اُن شہید راہ خدا پر کہ جنھین رحم کھا کر اہل قریہ نے دفن کیا آب مومنین مین
فریاد کرتا ہون جناب رسالتمآب سے کہ یا رسول اللہ آپ کہان تھے اُسوقت جسوقت آپکے
اہلبیت وعترت اطہار پر یہ ظلم وستم گذر گئے ؎

کجائی ای رسول اللہ کجائی ۔۔۔ تو شاہنشاہ خیل انبیائی
بیا در کربلا و نالہ سر کن ۔۔۔ بحال اہلبیتؑ خود نظر کن
بخاک اجساد و سرہا بر سنان بین ۔۔۔ زمین را لالہ زار از خون شان بین
جگر بند ترا خواندند مہمان ۔۔۔ بیجا آمد از وطن در ملک ایشان
بجا آرند تا مہمانے او ۔۔۔ کمر بستند بہر قربانے او
بقتلش تیغہا ناگہ کشیدند ۔۔۔ حسینت را سر از پیکر بریدند
ز فرط تشنگی بُد در تب و تاب ۔۔۔ ندادندش ولی یک قطرۂ آب
نکردش ہیچکس در قبر مدفون ۔۔۔ تنش برخاک اُفتادہ بہامون
روان بر حلق او چون تیغ کین شد ۔۔۔ تپان بر ریگ جسم نازنین شد
کجا بودی کہ اسعادش نکردی ۔۔۔ در آن ہنگام امدادش نکردی
رسیدش چون سر حلقوم خنجر ۔۔۔ نیفگندی چرا دستارت از سر

آہ آہ مومنین جسم ہاے اطہر کا تو آپنے حال سُنا کہ اُنکو اہل قریہ نے رحم کھا کر دفن کیا لیکن سرہاے
منور شہدا کے ہمراہ جسم مطہر دفن بھی نہ ہونے پائے کبھی نیزہ ہاے طویل پر بلند کیے گئے کبھی
صندوق مین مقفل ہوے کبھی دَیر راہب مین رکھے گئے علی الخصوص سر مبارک امام حسینؑ کہ کبھی
تنور خانۂ خولی مین رکھا گیا کبھی طشت طلا مین پیش ابن زیاد رکھا گیا کبھی دروازۂ دار الامارہ
کوفہ مین لٹکایا گیا کبھی دروازہ مسجد جامع دمشق مین آویزان ہوا کبھی دروازۂ دار الامارہ شام
مین لٹکایا گیا کبھی طشت طلا مین پیش یزید پلید رکھا گیا آہ آہ مومنین کیا اب مین یہ بھی عرض کرون کہ
وہ ملعون شقی اُسوقت کیا بے ادبی کر رہا تھا علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ اُس شقی کے ہاتھ مین ایک
چوب خیزران تھی اور وہ چھڑی دندانہاے مبارک پر لگاتا تھا اور کلمات طعن وتشنیع کہتا تھا
یہ حال ابو برزۂ اسلمی سے کہ اصحاب رسولؐ سے تھے اور اُس مجلس مین موجود تھے دیکھا نہ گیا کہنے
لگے اے یزید تجھپر لعنت خدا ہو تو چھڑی کو دندان حسینؑ فرزند فاطمہؑ پر مارتا ہے حالانکہ مین نے مکرر
دیکھا ہے کہ حضرت رسولؐ انکے اور انکے برادر کے لب و دندان کے بوسے لیتے تھے اور فرماتے تھے
کہ تم بہترین جوانان اہل بہشت ہو پس یزید نے غضبناک ہو کر حکم دیا کہ انکو مجلس سے نکالدو آہ
آہ مومنین یہی باعث ہے کہ حجت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى الثَّنَايَا الْمَقْرُوْعِ
بِالْقَضِيْبِ یعنی سلام خدا ہو اُن لب و دندان مبارک پر جنپر چوبدستی سے بے ادبی کی گئی ؎

سر حسینؑ کجا مجلس شراب کجا ۔۔۔ ہجوم عام کجا آل بو ترابؑ کجا

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس ہفدہم تفسیر آیۂ قرآنی متضمن حالات امت حضرت موسیٰؑ وقصۂ گوسالہ پرستی بنی اسرائیل وربط مصائب وروایت مسلم جصاص متضمن حال ورود اہلبیتؑ در بازار کوفہ وترجمۂ بعض اشعار نوحۂ جناب زینبؑ

قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ فِيْ كِتَابِهِ الْكَرِيْمِ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يَا قَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

[illegible] فَتُوبُوا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهُ هُوَ
[illegible] کتاب حیات القلوب مین تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہی کہ امام علیہ السلام
[illegible] بنی اسرائیل اُسوقت کو یاد کرو جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے جنھون نے گوسالہ پرستی
[illegible] قوم بدرستیکہ تم نے اپنے نفسون پر ستم کیا اور اُسکے سبب سے اپنے کو ضرر پہونچایا کہ
[illegible] خدا قرار دیا پس اُس خدا کی طرف توبہ اور رجوع کرو جسنے تم کو پیدا کیا ہی پس اپنے نفسونکو
[illegible] ان لوگون نے گوسالہ کی پرستش نہین کی ہی وہ لوگ اُن لوگون کو قتل کرین جنھون نے
[illegible] پرستش کی ہی اور یہ قتل ہونا تمھارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمھارے لیے اس امر سے
[illegible] دنیا مین زندہ رہو اور بخشے نہ جاؤ پس اس صورت مین نعمت دنیا کی تم پر تمام ہوگی اور تمھاری
[illegible] آخرت مین جہنم کی طرف قرار پائیگی اور جبکہ قتل ہوگے اور توبہ کروگے خدا اس تمھارے
[illegible] تمھارے گناہون کا کفارہ قرار دیگا اور بہشت جاوید مین پہونچاکر نعمتہاے بہشت تمکو
[illegible] پس خدا نے قبل اسکے کہ تم سب قتل ہوجاؤ تمھاری توبہ قبول کی اور توبہ کے لیے مہلت
[illegible] اداے طاعت کے لیے باقی رکھا بدرستیکہ وہ توبہ کا بہت قبول کرنے والا اور مہربان
[illegible] کی کیفیت یہ ہی کہ جب حضرت موسیٰ نے گوسالہ کا باطل ہونا ظاہر و ہویدا کیا اور خود
[illegible] کے حیلہ و فریب کی خبر دی اُسوقت حضرت موسیٰ نے اُن لوگون کو جنھون نے
[illegible] کی تھی یہ حکم دیا کہ اُنکو قتل کرو جنھون نے گوسالہ کی پرستش کی ہی جن لوگون نے
[illegible] کی تھی اُن مین سے اکثر لوگون نے انکار کیا اور کہا کہ ہم نے گوسالہ پرستی نہین کی
[illegible] حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ اُس گوسالہ طلا کو سوہان سے ریزہ ریزہ کرکے دریا مین ڈال دین
[illegible] جسنے اُس دریا کا پانی پیا اور جسنے گوسالہ کی پرستش کی تھی اُسکی ناک اور ہونٹ سیاہ
ہوجاتے تھے اور اُسکے سبب سے جن لوگون نے گوسالہ پرستی کی تھی اُن لوگون مین سے پہچانے
جاتے تھے جنھون نے گوسالہ پرستی نہین کی تھی اور جنھون نے گوسالہ پرستی نہین کی تھی وہ بارہ ہزار
تھے حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ تلوارین کھینچکر باہر نکلین اور اُن سب کو قتل کرین

جنھون نے گوسالہ پرستی کی ہی پھر منادی نے ندا کی کہ خدا اُسپر لعنت کریگا جو اپنے ہاتھ پاؤن کو
حرکت دے جب تک کہ قتل نہ ہوجائے اور قتل کرنے والون مین سے بھی جو کوئی دیکھے کہ میرا
مقتول کون ہی یا خویش و بیگانہ کے قتل مین فرق کرے وہ بھی ملعون ہی پس گناہگارون نے
سرکشی نہ کی اور قتل ہونے کے لیے گردن جھکا دی مگر بے گناہون نے فریاد و استغاثہ کیا اور
حضرت موسیٰ سے کہا اگرچہ ہم نے گوسالہ پرستی نہین کی مگر ہماری مصیبت اُن سے عظیم تر قرار پائی
جنھون نے گوسالہ پرستی کی ہی اسلیے کہ ہم کو لازم ہی کہ اپنے پدر و مادر اور خویش و برادر کو اپنے
ہاتھ سے قتل کرین حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ مین نے اسلیے اس تکلیف
شدید سے انکا امتحان کیا کہ انھون نے گوسالہ پرستون سے برات نہ کی اور اُنکا انکار نہ کیا اور
اُن سے دشمنی نہ رکھی اب ان سے کہو کہ جو کوئی بحق محمدؐ و آل محمدؐ دعا کریگا مین اُسپر مستحقان
قتل کا قتل کرنا سہل و آسان کردونگا اُن سب نے دعا کی اور انوار مقدسۂ حضرت رسول خدا
و ائمۂ ہدیٰ سے متوسل ہوے اور خدا نے اُس قتل کرنے کو اُنپر آسان کیا اور قتل کرنیکے سبب سے
کوئی غم و الم اُنکو عارض نہ ہوا جب بنی اسرائیل مین قتل ہونا جاری ہوا اور وہ سب چھ لاکھ آدمی
تھے اور اُن مین سے بارہ ہزار آدمیون نے گوسالہ پرستی نہین کی تھی اُسوقت خدا نے اُن مین سے
بعضون کو یہ توفیق عطا کی کہ باہم مشورہ کیا اور کہا کہ جس حال مین خدا نے یہ حکم دیا ہی کہ حضرت
محمدؐ و آل محمدؐ سے متوسل ہونا ایسی برکت رکھتا ہی کہ جو کوئی اُن سے متوسل ہو اپنی کسی حاجت
سے ناامید نہ ہوگا اور حق تعالیٰ اُسکا کوئی سؤال رد نہ کریگا اور تمام انبیا حالت سختی و شدت
مین اُن سے متوسل ہوے ہین پھر ہم بھی اُن سے کیون متوسل نہ ہون آخر سبھون نے
جمع ہوکے فریاد بلند کی کہ اے پروردگار بجاہ محمد مصطفےٰ جو تیرے نزدیک گرامی ترین مخلوقات
ہین اور بجاہ علی ولی جو اُنکے بعد افضل و اعظم خلق ہین اور بجاہ ذریت طیبۂ و طاہرۂ آل طٰہٰ و
یٰسین تجھکو قسم دیتے ہین کہ ہمارے گناہ بخشدے اور ہماری لغزشون سے درگذر کر اور ہمکو
قتل ہونے سے محفوظ رکھ اُسوقت حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اب قتل

کرنیوالونکو حکم دو کہ اپنا ہاتھ روک لین اور اُنکو قتل نکرین اسلیے کہ اُن مین سے بعضون نے مجھسے سوال کیا ہی اور مجھے وہ قسم دی ہی کہ اگر پہلے سے وہی قسم دیتے مین اُنکو توفیق دیتا اور گوسالہ پرستی سے اُنکو باز رکھتا اور اگر شیطان مجھکو یہ قسم دیتا ہر آئینہ اُسکی ہدایت کرتا اور اگر نمرود و فرعون مجھے یہ قسم دیتے ہر آئینہ اُنکو نجات دیتا بعد اسکے اُنکا قتل ہونا موقوف ہوا اور وہ لوگ بحسرت کہتے تھے کہ ہم انوار محمدؐ و آل محمدؐ کے توسل سے پہلے کیون غافل رہے تاکہ خدا ہم کو اس فتنہ کے شر سے محفوظ رکھتا کیون مومنین مقام تصور ہی کہ جن حضرات کے یہ مراتب ہون کہ امت ہاے انبیاے ماسلف اُنکے توسل سے نجات پائین افسوس ہزار افسوس اُنھین آل محمدؐ کے ساتھ اُنھین کی امت کلمہ گو یہ سلوک کرے کہ اُنکو قبر نبیؐ سے چھڑائے خدا کے گھر مین رہنے نددے آوارہ وطن کرے مہمان بلاکر دغا سے پیش آئے جنکی مان کے مہر مین سارا دریا ہو اُنکو اُسی دریا سے ایک قطرہ پانی کا نہ دے کنارۂ آب فرات تین روز کا بھوکا پیاسا ذبح کرے عیال و اطفال کو اُنکے رسن بستہ کرکے سر برہنہ بے مقنع و چادر شتران بے کجاوہ پر سوار کرکے کوچہ و بازار مین لیے پھرے چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ بعض کتب معتبرہ مین مسلم گچکار سے روایت کی ہی اُسنے کہا مجھے ایک دن پسر زیاد نے دار الامارہ کی مرمت کے لیے کوفہ مین طلب کیا اور مین مشغول گچکاری تھا ناگاہ اطراف کوفہ سے مین نے صداے شیون سنی جو خادم میرے پاس کھڑا تھا اُس سے مین نے پوچھا یہ آواز کیسی ہی اُسنے کہا کسی نے یزید پر خروج کیا تھا ابن زیاد کا لشکر اُس سے جنگ کرنے گیا تھا آج اُسکا سر شہر مین لائے ہین مین نے پوچھا وہ کون تھا جسنے خروج کیا تھا اُسنے کہا حسینؑ بن علیؑ تھے پس مین بسبب خوف کے خادم سے کچھ نہ کہہ سکا جب وہ باہر گیا مین نے اپنا منھ اسقدر پیٹا کہ قریب تھا اندھا ہو جاؤن پس اپنے ہاتھ دھو کے پشت قصر سے باہر گیا اور بیرون کوفہ پہونچا مین نے دیکھا لوگ جمع ہین اور منتظر ہین کہ ناگاہ مجھے چالیس کجاوے اور محمل دکھائی دیے مجھسے لوگون نے کہا حرم محترم حضرت سید الشہداؑ و فرزندان فاطمۂ زہراؑ ان محملون مین ہین ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ حضرت امام زین العابدینؑ

شتر برہنہ پر سوار علیل و رنجور و مجروح ہین اور رگہاے گردن سے خون ٹپک رہا ہی اور اپنے حزن و اندوہ کی وجہ سے اس مضمون کے چند شعر پڑھتے ہین کہ اے بدترین امت خدا تم کو خیر نہ دے تم نے ہمارے جد کی رعایت ہمارے حق مین نہ کی روز قیامت جب ہم تم اُنکے پاس حاضر ہونگے اُسوقت اُنھین کیا جواب دوگے کہ ہمکو شتران برہنہ پر سوار کیا ہی اور مانند اسیرون کے لیے جاتے ہو گویا ہم کبھی تمھارے امر دین مین شریک نہ ہوے تھے ہمکو ناسزا کہتے ہو اور ہمارے قتل کرنے پر خوش ہوتے ہو واے ہو تم پر کیا تم نہین جانتے کہ رسول خداؐ و سید انبیاؐ ہمارے جد ہین اے واقعۂ کربلا تونے وہ رنج ہمارے دل کو دیا ہی کہ ہرگز تسکین نہین ہوتی پس اہل کوفہ بچون پر رحم کھا کے خرمے اور روٹیان دیتے تھے ام کلثومؑ اُنھین منع کرکے فرماتی تھین اے اہل کوفہ ہم اہلبیت پر تصدق حرام ہی اور خرمے بچون کے ہاتھ سے لیکر زمین پر پھینکدیتی تھین زنان کوفہ اُن مقربان حضرت ذو الجلال کے حال پر گریہ کرتی تھین ام کلثومؑ نے جب اُنکی صداے گریہ سنی محمل سے آواز دی اور فرمایا اے اہل کوفہ تمھارے مردون نے ہم کو قتل کیا اور اب تمھاری عورتین روتی ہین خداوند عالم بروز قیامت ہمارا تمھارا حاکم ہی اس اثنا مین صداے شیون بلند ہوئی ناگاہ مین نے دیکھا کہ سرہاے شہداؑ نیزون پر نمایان ہوے اور اُن سرون کے درمیان مین ایک سر تھا جس سے حسن و صفا و نور و ضیا ہویدا تھا اور وہ سر جناب رسول خداؐ سے بہت مشابہ اور مانند ماہ تابان درخشان تھا اور اثر خضاب ریش مبارک سے ظاہر تھا جب حضرت زینبؑ نے اُس سر مطہر کو دیکھا اپنا سر چوب محمل پر دے پٹکا اور فریاد کی کہ اے ماہتاب فلک امامت ظلم و ستم سے سیاہ رویون کے تجھکو گہن لگا اے خورشید سپہر خلافت اس گردش روزگار نے تیرا رخ الم غروب مین ہم سے پوشیدہ کر دیا اے برادر مہربان فاطمہؑ اپنی یتیمہ کو بلاؤ اور اُسکی دلداری کرو اے برادر بزرگوار اپنے فرزند ماتم زدہ بیمار و نزار علیؑ بن الحسینؑ کی خبر لو کہ اُنکا بدن جور اشقیا سے مجروح اور اُنکا دل ظلم و ستم دشمنان سے مقروح ہی اُس کلام سے اُن معظمہ نور دیدۂ فاطمہؑ کے آتش حسرت زمین سے آسمان تک شعلہ ور ہوئی اور چشم حاضرین سے اشک خونین جاری ہے تھا تیرہ و تار گئی

شامیان بستند از و زینبؑ و کلثومؑ را — ای فلک ان ابتدا این انتہای اہلبیت

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵

مجلس ہیجدہم تفسیر آیۂ قربیٰ در ذکر محبت اہلبیتؑ و اشعار در وصف امیر المومنینؑ و حال دربار ابن زیاد لعین و اشعار سنان بن انس و روایت زید بن ارقم صحابی رسولؐ و فقرہ زیارت ناحیۂ مقدسہ

قَالَ اللّٰہُ الْحَمِیْدُ فِیْ کِتَابِہِ الْمَجِیْدِ مُخَاطِبًا لِرَسُوْلِہٖ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی خداوند حمید اپنی کتاب مجید مین جناب رسالتمآبؐ کی طرف خطاب کرکے ارشاد فرماتا ہی کہ ای حبیب ہمارے کہدو اپنی امت سے کہ ہم تم سے تبلیغ رسالت پر کسی اجر کے خواہان نہین ہین سوا محبت اہلبیتؑ کے مقصود اس آیت سے خداوند عالم کا یہ ہی کہ تبلیغ رسالت جو تمام امور دنیوی سے اہم اور مشکل تر ہی کہ سوا انبیا و رسلؑ کے کوئی اس امر عظیم کی قابلیت نہین رکھتا ہی اسپر ہم بمقتضاے ہَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ کسی اجر اور مزد و عوض کے خواہان نہین ہین ہان البتہ اسقدر ضرور خواہان ہین کہ اہلبیت طاہرینؑ اور ائمۂ معصومینؑ کو دوست رکھو سبحان اللہ مومنین کیا مرتبہ ہی محبت اہلبیت عصمت و طہارت کا کہ جسکو خداوند عالم نے اجر تبلیغ رسالت کا گردانا ہی ظاہر ہی کہ خداوند کریم عوض اپنے احسانہاے قدیم اور امتنانہاے عظیم کا کسی بندہ سے نہین چاہتا ہی اور نہ کسی کے مال و دولت کی اسے خواہش ہو بلکہ جو کچھ تمام عالم مین ہی یہ سب ایک قطرہ ہی اسکے قلزم عطا و کرم کا اور چونکہ خداوند عالم تمام نوع بنی آدم مین سب سے زیادہ روز ازل سے جناب رسولخدا اور ائمۂ ہدیٰ اور انکی عترت طیبہ اور ذریت طاہرہ کو دوست رکھتا تھا اس سبب سے قرآن مجید مین تمام عالم کو حکم دیا کہ وہ قرابت داران رسولؐ زمین و زمان کو دوست رکھین اور اسی محبت کو اجر تبلیغ رسالت قرار دیا پس گویا جس شخص نے کہ قرابت داران رسولخدا کو دوست رکھا وہ اجر تبلیغ رسالت سے سبکدوش ہوا اور

حسن سلوک کیا اسنے جناب رسالتمآبؐ کے ساتھ اور خوش معاملگی کی اسنے خداوند عالم کے ساتھ اور جس شخص نے قرابت داران جناب رسالتمآبؐ کو دشمن رکھا بار اجر تبلیغ رسالت اسکی گردن پر باقی رہا اور بدسلوکی کی اسنے جناب رسالتمآبؐ کے ساتھ اور بد معاملگی کی اسنے خداوند عالم کے ساتھ اور بخوبی ظاہر ہی کہ فرمانبرداری و خوش معاملگی خداوند عالم کے ساتھ باعث دخول بہشت ہی اور بدمعاملگی و نافرمانی سبب خلود جہنم ہی اور چونکہ محبت اہلبیت عوض تبلیغ رسالت قرار پائی ہی اور اقرار رسالت اجزاے اصول دین سے ہی پس ضرور ہوا کہ محبت اہلبیتؑ بھی جزو اصول دین سے قرار دیجائے اور چونکہ اقرار و اعتقاد اصول دین کو اسلام و ایمان کہتے ہین اور محبت اہلبیت جزو اصول دین ہی پس ضرور ہوا کہ محبت اہلبیتؑ بھی جزو ایمان ہو اور جو سردار اہلبیت ہو اسکی محبت بالاولی جزو ایمان ہو جیسا کہ جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے نظم فرمایا ہی

علیؑ آنکہ دلہاست شیدای او — بود جزو ایمان تولاے او

اور یہ بھی ظاہر ہی کہ محبت جناب رسالتمآبؐ اور ائمۂ ہدیٰ ایک ہی ہی اسواسطے کہ جناب رسالتمآبؐ اور ائمۂ ہدیٰ ایک ہی نور سے خلق ہوے ہین اور اسی وجہ سے جناب رسالتمآبؐ نے سردار ائمۂ ہدیٰ یعنی حضرت علی مرتضیٰؑ کے بارے مین ارشاد فرمایا ہی اور اس روایت پر علماے فریقین کا اجماع ہی جیسا کہ کتاب عبقات الانوار جلد ہشتم مین بتفصیل تمام مذکور ہی اَنَا وَ عَلِیٌّ مِّنْ نُّوْرٍ وَّاحِدٍ یعنی مین اور علی مرتضیٰؑ ایک ہی نور سے ہون اور یہ بھی تحقیق معلوم ہی کہ جمیع ائمۂ ہدیٰ اولاد جناب علی بن ابی طالبؑ سے ہین اور یہ سب اسی نور کے ٹکڑے ہین جو نور جناب رسالتمآبؐ اور حضرت امیرؑ کا ہی پس ثابت ہوا کہ کل ائمۂ معصومین اور حضرت فاطمہ زہراؑ اور جناب رسول خدا ایک ہی نور سے ہین اور اس مضمون فیض مشحون کی مؤید بہت سے احادیث صحیحہ و متواترہ ہین جن سے کتب فریقین مالامال ہین کچھ احتیاج بیان نہین ہی

در بحر من عرف مسند نشین لو کشف — گوہر درج شرف شاہ نجف شیر خدا
فاتح خیبر امیر المومنین حیدر علیست — باب شبر و شہر پیغمبر وصی مصطفا

آنکہ پیش از خلقت آدمؑ بچندین سالہا		با ملائک بودہ در تسبیح ذات ذوالعلا	
مطلب از انشای کعبہ خاص میلاد تو بود		ورنہ شخص لامکان را خانہ کی باشد روا	

سبحان اللہ مومنین کیا فضائل و مناقب اور خصائل و مراتب اہلبیت طاہرین اور ائمہ معصومین کے ہین جنکی محبت و دوستی کو خداوند عالم نے تمام مسلمین پر واجب و لازم گردانا ہی مگر افسوس ہزار افسوس کہ انھین اہلبیت و عترت اطہار پر اشقیائے کوفہ و شام نے کیا کیا ظلم و ستم کیے چنانچہ شیخ ابن نما وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ابن سعد نے جب جناب سید الشہداؑ کا سر منور خولی اصبحی کو دیا اور ابن زیاد کے پاس بھیجا تو خولی کوفہ مین شب کو پہونچا اور اُسوقت اُس ولد الزنا کے قصر کا دروازہ بند تھا وہ ملعون اُن حضرتؑ کا سر مبارک اپنے مکان مین لیگیا اُس شقی کی دو بی بیان تھین ایک قبیلۂ بنی اسد سے دوسری قبیلۂ بنی خضرم سے پس اُس ملعون نے سر مطہر کو مکان مین پوشیدہ کر دیا اور خود زن خضرمیہ کے پاس گیا خضرمیہ نے اُس سے پوچھا تو کہان سے آتا ہی اور کیا لایا ہی اُسنے کہا سر حسینؑ لایا ہون اُس عورت نے کہا وا ے ہو تجھپر فرزند رسولؐ کا سر اس مکان مین لایا ہی قسم ہی خدا کی اب میرا سر تیری بالین پر نہ آئیگا بعد ازان اُٹھی اور باہر آئی ناگاہ اُسکی نظر ایک نور عظیم پر پڑی کہ حجرہ سے آسمان تک وہ نور ساطع تھا جب وہ اُس حجرہ مین گئی اُسنے دیکھا وہ نور اُن حضرتؑ کے سر منور سے ساطع ہی اور ملائکہ بصورت مرغان سفید اُس سر مقدس کے گرد جمع ہین پس دوسرے روز ابن زیاد نے قصر الامارہ مین جلوس کیا اور مردمان کوفہ کو حکم عام دیا اور حضرت سید الشہداؑ کا سر مبارک طشت مین رکھ کے اُس ملعون کے پاس لیگئے اور پردگیان سُرادقِ عصمت و فرزندان حضرت رسالتؐ کو مثل اسیر دن کے اُس لعین کے سامنے لائے اور بروایت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سنان بن انس اُن حضرتؑ کا سر مبارک اُس لعین کے پاس لایا اور یہ شعر پڑھے ؎

اِمْلَأْ رِكَابِیْ فِضَّةً وَذَهَبًا		اِنِّیْ قَتَلْتُ الْمَلِكَ الْمُحَجَّبَا	
قَتَلْتُ خَیْرَ النَّاسِ اُمًّا وَاَبًا		وَخَیْرَهُمْ اِذْ یَنْسِبُوْنَ نَسَبًا	

یعنی ای امیر میرے شتر کو بھر دے طلا و نقرہ سے کہ مین نے ایک بادشاہ بزرگ کو قتل کیا ہی اور مین نے اُس شخص کو قتل کیا ہی جو حسب و نسب مین سب سے افضل تھا اور اُسکی مادر و پدر سب سے بہتر تھے ابن زیاد لعین نے برہم ہو کے کہا جبکہ تو جانتا تھا کہ سب سے افضل ہین پھر کیون تو نے اُنکو قتل کیا پس حکم دیا کہ اس لعین کو قتل کرو مومنین شاید وجہ اسکی یہ ہو کہ اُس ملعون کو ناگوار ہوا کہ اس مجمع عام مین امام حسینؑ کے حسب و نسب کی کیون تعریف کرتا ہی اس سبب سے حکم قتل دیا اسکے بعد اُن حضرت کا سر مبارک اُس بدبخت کے آگے رکھا گیا اُس بدگہر نے تبسم کر کے اظہار سرور کیا اور چھڑی اُن حضرتؑ کے لب و دندان مبارک پر رکھتا تھا اور کہتا تھا کیا خوب یہ لب و دندان تھے یہ حال دیکھکر زید بن ارقم نے کہا ای پسر زیاد یہ چھڑی ان لب و دندان درخشان سے اُٹھا لے مین نے مکرر دیکھا ہی کہ حضرت رسولؐ اس مقام کے بوسے لیتے تھے اور ان ہونٹون کو چوستے تھے آہ آہ مومنین اسی حالت کی طرف اشارہ کر کے حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِيْبِ یعنی سلام خدا ہو اُس لب و دندان مبارک پر جسپر چوب دستی سے بے ادبی کی گئی الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس نوزدہم تفسیر آیۂ تطہیر و اشعار در مدح حیدر کرارؑ و توجیہ حدیث انا من الحسینؑ و بقیۂ احوال دربار ابن زیاد لعین و محبوسی اہلبیت در زندان کوفہ و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

قَالَ اللّٰهُ الْحَمِيْدُ فِيْ كِتَابِهِ الْمَجِيْدِ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا خداوند حمید اپنی کتاب مجید مین ارشاد فرماتا ہی کہ سوا اسکے نہین ہی کہ ارادہ کرتا ہی خداوند عالم یہ کہ دور کرے تم اہلبیت عصمت و طہارت سے رجس یعنی پلیدی و شر و نجاست و گناہ کو اور پاک کرے تم کو جو حق پاک کرنیکا ہی باتفاق مفسرین و محدثین فریقین

آیہ واقی ہذا یہ سبلو سب تفسیر و کبیر آیۂ تطہیر یعنی ہیں جناب رسالتمآب اور امیر المومنین اور جناب فاطمۂ زہرا اور حسنؑ مجتبی اور حسینؑ شاہ کربلا اور ائمہ ہُدی کی شان مین نازل ہوا ہی سبحان اللہ مومنین کیا خصائل و مناقب اور خصائل و مراتب ہین اہلبیتؑ طاہرین اور ائمہ معصومین کے جنکی خود خداوند آسمان و زمین اپنی کتاب مبین مین تعریف و توصیف فرماتا ہی اور اس آیہ کو بلفظ اِنَّمَا جو افادہ معنی حصر کا کرتا ہی ارشاد کیا ہی اب مین عرض کرتا ہون کہ خداوند عالم جن حضرات سے نجاست و گناہ کو دور کرنا چاہے اور انھین ایسا پاک کرنا چاہے کہ جو حق پاک کرنے کا ہی آیا اُن مین کوئی نجاست و گناہ باقی رہ سکتا ہی لا واللہ ہرگز باقی نہین رہ سکتا اور جو کوئی ایسا خیال کرے وہ خود منافق عنید اور شقی و پلید ہی پس ثابت ہوا کہ ائمہ معصومین سے کبھی کوئی گناہ نہ عمداً صادر ہو سکتا ہی نہ سہواً نہ حالت خواب مین نہ حالت بیداری مین اسواسطے کہ اگر اُن سے وقوع گناہ ہو تو یہ امر خلاف ارادۂ خداوند عالم ہوگا اور خلاف ارادۂ خداوندی کسی امر کا واقع ہونا کل عقلا کے نزدیک محال ہی پس واضح ہوا کہ ائمہ معصومین سے کسی گناہ کا صادر ہونا بھی خلاف عقل اور محال ہی اب چند شعر منقبت حضرت ابو الائمۃ الطاہرین امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی اولادہ المعصومین کے سماعت فرمایئے ؎

آن جوہرِ کانِ سخا آن درِّ دریاے عطا	کانِ کرم جانِ کہی صہرِ نبی شیرِ خدا
شمشیرِ او حتفُ العدیٰ تکبیرِ او لیثُ الشریٰ	تصویرِ او شمس الضحیٰ تنویرِ او بدر الدجیٰ
علمِ لدُنی در برش سرِّ دو عالم در سرش	جبرئیل دربانِ درش طود النّہیٰ کہف الوریٰ
بر جاہِ او ارض و سما آمد گواہ و رہنما	شد از زبانِ مصطفےٰ فضلش عیان تحت الثریٰ
نفس نواز عصیان بکف صمصامِ تو دائم بکف	بر لب چو بحر آوردہ کف در ہر جہاد و ہر غزا
جانِ پیمبر جانِ تو فرمانِ او فرمانِ تو	ای ہل اتیٰ در شانِ تو ای منزلِ ما اُنزِلا
ای رہنمای انس و جان کردی سلونی را عیان	ای پیشوای عارفان گفتی تو لو کُشِفَ الغِطا
آن سرورِ اہلِ کرم آن صاحبِ تیغ و علم	بہرِ عطا آتش چون نعم بہرِ عدا آتش گشت لا

در جنگ وز و ر چنگِ تو سنگِ تو و فرہنگِ تو	کی میتوان آہنگِ تو کرد ای وصیِّ مصطفیٰ
روشن جہان از نامِ تو دنیا و دین در کامِ تو	پیش از ہمہ اسلامِ تو ای قبلۂ اہلِ تقیٰ
حالِ غدیرِ خم بخوان ہست او امیرِ مومنان	انکارِ آن اکنون چسان پیشِ نبی قالوا بلیٰ
آن قاسمِ نار و جنان از امرِ ربِّ کن فکان	روزِ جزا گوید چنان ہٰذا لنا ہٰذا لہا
از کوی تو باغِ جنان از خوی تو شد قدسیان	از روی تو روشن جہان از بوی تو زہرِ الجمی

وَفِیْ کُتُبِ الْمَنَاقِبِ وَغَیْرِہٖ عَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا وَاَبْغَضَ اللّٰہُ مَنْ اَبْغَضَ حُسَیْنًا اور کتب مناقب وغیرہ مین یعلی بن مرہ سے منقول ہی وہ کہتا ہی کہ فرمایا خلاصۂ خاندانِ خلیلؑ و زبدۂ دودمانِ اسماعیلؑ جناب خیر المرسلینؐ خاتم النبیینؐ نے کہ حسینؑ میرا مجھسے ہی اور مین حسینؑ سے ہون بعد اسکے حضرتؐ دعا دیتے ہین دوستان حسینؑ کو فرماتے ہین دوست رکھے اللہ اُس شخص کو جو دوست رکھے میرے فرزند حسینؑ کو اور دشمن رکھے اللہ اُس شقی کو جو دشمن رکھے میرے فرزند حسینؑ کو حضرت جناب رسالتمآبؐ نے جو یہ ارشاد فرمایا کہ حسینؑ مجھسے ہی اسکے معنی تو ظاہر ہین مگر یہ ارشاد حضرتؐ کا کہ مین حسینؑ سے ہون اسکے کیا معنی ہین اسکے معنی کی توجیہین بہت ہین از انجملہ دو توجیہین عرض کرتا ہون ایک یہ ہی کہ جب ذبح جناب اسماعیلؑ مین بداُ واقع ہوا تو حق تعالی نے ارشاد فرمایا وَفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ یعنی مین نے ذبح اسماعیلؑ کو ذبح عظیم کے ساتھ بدل دیا اور باتفاق مفسرین و محدثین مراد ذبح عظیم سے شہادت حضرت امام حسینؑ ہی پس یہ شہادت وقت ذبح اسماعیلؑ صدہا برس قبل ظہور جناب ختم المرسلینؐ کے مشیت ایزدی مین وارد و متحتم ہوئی اور یہ بھی رضاے الٰہی مین تھا کہ وجود ذیجود جناب رسول خداؐ کا نسل جناب اسماعیلؑ سے ہو پس حبیب خدا اسی طرف اشارہ فرماتے ہین کہ مین حسینؑ سے ہون اسوجہ سے کہ اگر شہادت امام حسینؑ سے ذبح اسماعیلؑ کا فدیہ نہ ہوتا تو جد امجد میرے جناب اسماعیلؑ ذبح ہو جاتے اور میرا وجود عالم ایجاد مین نہ ہوتا اور دوسری وجہ یہ ہی کہ حضرتؐ نے جو فرمایا کہ مین

حسینؑ سے ہون اسکے یہ معنی نہین ہین کہ خلقت وولادت میری نسل حسینؑ سے ہی بلکہ باین معنی کہ بقا میری نسل وامامت کی ذات حسینؑ سے ہی حضرات ذات بابرکات جناب امام حسینؑ مین شجاعت عدالت مروت سخاوت امانت دیانت شرافت نجابت کرامت امامت فصاحت بلاغت سطوت اُبہت جلالت نبالت نجدت شوکت صولت ہیبت بلکہ تمامی اوصاف محمدیؐ اور عادات واخلاق احمدیؐ کا اجتماع تھا جیسا کہ کتب مناقب مین مذکور ہی اور جمیع خواص وعوام مین مشہور ہی مگر افسوس ہزار افسوس کہ اُنھین کے اہلبیت وعترت پر اشقیائے امت نے کیسے کیسے ظلم وستم کیے وارثون کو تین روز کا بھوکا پیاسا صحرائے کربلا مین قتل کیا خیمون مین آگ لگادی اسباب وزیور اہلبیتؑ کا لوٹ لیا اور اُن سبھون کو شتران برہنہ پر سوار کرکے شہر ودیار کوچہ وبازار مین پھراتے ہوئے دربار ابن زیاد بدنہاد مین لائے چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب ابن زیاد نے حضرت زینبؑ کو دیکھا کہ ایک کنارے کھڑی ہین اور کنیزین اُنکے گرد احاطہ کیے ہین اُسنے پوچھا یہ کون ہین ایک کنیز نے کہا یہ حضرت زینبؑ خاتون دختر حضرت فاطمہؑ بنت رسولؐ خدا ہین اُس حرامزادے نے کہا مین شکر خدا کرتا ہون کہ تم کو خدا نے رسوا کیا اور تمھارا دروغ ظاہر کیا حضرت زینبؑ نے فرمایا مین اُس خدا کا شکر کرتی ہون کہ جسنے ہم کو بسبب اپنے پیغمبر محمد مصطفیٰؐ کے عزت دی اور ہم کو رجس وشرک وگناہ سے پاک کیا جو حق پاک کرنیکا تھا اور رسوا نہین ہوتا مگر فاسق اور دروغ نہین کہتا مگر فاجر کہ وہ اور لوگ ہین ابن زیاد نے کہا تمنے دیکھا کہ خدا نے تمھارے برادر اور اہلبیتؑ سے کیا سلوک کیا حضرت زینبؑ نے فرمایا مین نے اُنکو بہ نیکی دیکھا اور خدا نے اُنکو بدرجۂ شہادت فائز کیا اور بہت جلد خدا تیرے اور اُنکے درمیان مین حکم کریگا اور وہ تجھ سے مخاصمہ کرینگے اُسوقت تجھکو معلوم ہوگا کہ کون حق پر تھا اُس ملعون نے اس کلام سے خشمناک ہوکر حکم قتل دیا مومنین خیال تو کیجیے کہ جب اُس شقی نے جناب زینبؑ کے قتل کا حکم دیا ہوگا تو اہلبیت عصمت وطہارتؑ کے دلون پر اُسوقت کیا گذری ہوگی راوی کہتا ہی کہ اُسوقت عمرو بن حریث نے کہا کہ زنان ماتم زدہ کے کلام پر مواخذہ کرنا عقل سے بعید ہی الغرض پھر ابن زیاد جناب زینبؑ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا

خدا نے مجھکو تمھارے برادر اور اہلبیت پر فتح دی حضرت زینبؑ نے فرمایا تو نے ہمارے بزرگ کو قتل کیا اور اہلبیت رسالتؐ کی اصل وفرع کو قطع کیا اور بروایت دیگر ام کلثومؑ نے فرمایا ای پسر زیاد اگر امام حسینؑ کے قتل سے تیری آنکھین روشن ہوئین اُنکے جد بزرگوار کی آنکھین اُنکے دیکھنے سے بہت روشن ہوتی تھین کہ ہمیشہ اُنکے بوسے لیتے تھے اور اُنکے لبون کو چوستے تھے اور اُنکو اپنے دوش مبارک پر سوار کرتے تھے آخرت مین اُنکی جوابدہی پر مہیا اور مستعد رہ المختصر اُس لعین نے حضرت امام زین العابدینؑ کی طرف متوجہ ہوکر پوچھا یہ کون ہی لوگون نے کہا یہ علی بن الحسینؑ ہین اُس ملعون نے کہا مین نے سنا ہی علی بن الحسینؑ کو خدا نے قتل کیا حضرت نے فرمایا میرے ایک برادر تھے اُنکا علیؑ نام تھا ظالمون نے بستم اُنھین قتل کیا ابن زیاد نے کہا بلکہ خدا نے اُنھین قتل کیا حضرتؑ نے فرمایا وقت خواب اور ہنگام وفات سب کی روحین خدا قبض کرتا ہی ابن زیاد نے کہا تم میرے جواب مین جرأت رکھتے ہو پھر اپنے ملازمون سے کہا انکو بھی لیجاکر قتل کرو جب حضرت زینبؑ نے یہ سنا مضطربانہ اپنے بھتیجے سے لپٹ گئین اور فرمایا اگر تو انھین قتل کرتا ہی تو مجھکو بھی قتل کر امام زین العابدینؑ نے فرمایا ای پھوپھی مجھے چھوڑ دیجیے پھر فرمایا ای پسر زیاد تو مجھکو قتل کرنے پر دھمکاتا ہی نہین جانتا ہی کہ راہ خدا مین قتل ہونا ہماری عادت ہی اور اظہار دین مین شہید ہونا ہمارے لیے کرامت ہی پس اُس ملعون کے حکم سے اہلبیتؑ کو قریب مسجد کوفہ ایک مکان مین قید کیا حضرات یہ کوفہ وہی مقام ہی کہ جس مین امیر المومنینؑ نے برسون سلطنت کی ہی اور حضرت زینبؑ وام کلثومؑ اس شہر کی شاہزادیان کہلاتی ہین مگر کیا انقلاب زمانہ ہی کہ حضرت زینبؑ نے فرمایا کہ کوئی عورت زنان عرب سے ہمارے پاس قیدخانہ مین نہ آئے. س غرض سے کہ ہم حالت اسیری مین ہین آہ آہ مومنین اسی حالت کو یاد کرکے حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُسِ الْمُشَالَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ سلام خدا ہو اُن سرون پر جو نیزون پر بلند کیے گئے سلام خدا ہو اُن مخدرات عصمت وطہارت پر جو بے پردہ کی گئین اور خیمون سے بظلم وستم نکالی گئین اَلسَّلَامُ عَلٰی مَن

اَلَیْتَ ذِمَّتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ هُتِکَتْ حُرْمَتُہٗ سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکا عہد توڑا گیا سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکی ہتک حرمت کی گئی اور اسی زیارت مین حجت خدا دوسرے مقام پر حضرت سید الشہدا کی طرف مخاطب ہوکر فرماتے ہین وَسُبِیَ اَهْلُکَ کَالْعَبِیْدِ وَصُفِّدُوْا فِی الْحَدِیْدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ یُسَاقُوْنَ فِی الْبَرَارِیْ وَالْفَلَوَاتِ ای جد بزرگوار آپ کے اہل حرم مثل کنیزون کے قید ہو گئے اور لوہے کی زنجیرون مین جکڑ دیے گئے اور پشت پر ناقون کی سوار کیے گئے کہ تمازت دوپہر کی دھوپ کی اُنکے چہرونکو جلائے دیتی تھی اور صحراؤن اور جنگلون مین پھرائے جاتے تھے اَیْدِیْهِمْ مَغْلُوْلَۃٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ یُطَافُ بِهِمْ فِی الْاَسْوَاقِ اسطرح کہ ہاتھ اُنکے اُنکی گردنون مین بندھے تھے اور وہ بیچارے بازارونمین پھرائے جاتے تھے

شامیان بستند بازو زینبؑ و کلثومؑ را		ای فلک این ابتدا این انتہای اہلبیتؑ

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بستم فضائل گریہ وبکا وحدیث ریان بن شبیب ورسیدن اہلبیتؑ بشہر شام وروایت سہل بن سعد صحابی رسولؐ واشعار سید سجادؑ وفقرات مصائب

فِیْ بِحَارِ الْاَنْوَارِ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ نَفَسُ الْمَهْمُوْمِ لِظُلْمِنَا تَسْبِیْحٌ وَهَمُّہٗ لَنَا عِبَادَۃٌ وَکِتْمَانُ سِرِّنَا جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کتاب بحار الانوار مین منقول ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ نفس سرد بھرنا اُس مومن کا جو غمگین ہو بسبب اُن ظلمون کے جو ہاتھ سے اعدائے دین کے ہم اہلبیتؑ طاہرین پر گذرے ہین بمنزلہ تسبیح خدا ہی اور محزون و ملول ہونا اُسکا ہمارے غم مین عبادت ہی اور پوشیدہ کرنا ہمارے راز کا بمنزلہ جہاد کے ہی راہ خدا مین ثُمَّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ یَجِبُ اَنْ یُکْتَبَ هٰذَا الْحَدِیْثُ بِالذَّهَبِ بعد اسکے فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ اس حدیث کی ایسی منزلت ہی کہ لازم ہی کہ یہ حدیث آب زر سے لکھی جائے اور علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بسند حسن ریان بن شبیب سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ مین پہلی تاریخ محرم کی

جناب امام علی رضاؑ کی خدمت مین گیا حضرتؑ نے فرمایا ای پسر شبیب آیا تو روزہ سے ہی مین نے کہا نہین حضرتؑ نے فرمایا یہ وہ دن ہی کہ خدا نے دعا حضرت زکریاؑ پیغمبر کی مستجاب کی جبکہ اُنھون نے خدا سے فرزند طلب کیا اور فرشتون نے اُنھین از جانب حق تعالی محراب عبادت مین بشارت یحییٰؑ دی پس جو کوئی اس دن روزہ رکھیگا دعا اُسکی مثل دعا ے حضرت زکریاؑ مستجاب ہوگی ای پسر شبیب محرم وہ مہینہ تھا کہ اہل جاہلیت زمانہ گذشتہ مین ظلم و قتال اس مہینے مین بوجہ حرمت حرام جانتے تھے اور اس امت نے اس مہینے کی حرمت نہ پہچانی اور اپنے پیغمبرؐ کی ذُریت سے اُنھون نے قتال کیا اور اہلبیت رسول خداؐ کو اسیر کرکے اُنکا مال لوٹ لیا پس خدا ہرگز اُن ظالمون کو نہ بخشے ای پسر شبیب اگر تو کسی چیز پر گریہ کرتا ہی پس امام حسینؑ پر گریہ کر کہ سر مبارک اُنکا مثل گوسفند قربانی کے جدا کیا اور اُنکے اٹھارہ عزیزون کو اہلبیتؑ سے اُنکے ہمراہ شہید کیا کہ جو اُن مین سے زمین پر اپنا شبیہ و مانند نہ رکھتے تھے اور تحقیق کہ شہادت امام حسینؑ پر آسمانہاے ہفتگانہ اور زمین نے گریہ کیا اور چار ہزار فرشتے نصرت امام حسینؑ کے لیے زمین پر آئے اور جب زمین پر پہونچے تو حضرت شہید ہو چکے تھے پس وہ فرشتے ہمیشہ مو پریشان و گرد آلود قبر امام حسینؑ کے پاس حاضر ہین تا وقتیکہ حضرت قائمؑ ظاہر ہون پس وہ فرشتے یاوران امام حسینؑ سے ہونگے اور وقت جنگ شعار اُنکا یہ ہوگا کہ وہ کہتے ہونگے یَا لَثَارَاتِ الْحُسَیْنِ یعنی ای طلب کنندگان خون حسینؑ ای پسر شبیب مجھے میرے پدر بزرگوار نے اپنے پدر و جد عالیمقدار سے خبر دی ہی کہ جب میرے جد امجد امام حسینؑ شہید ہوے تو آسمان سے خون اور خاکستر سرخ برسی ای پسر شبیب اگر تو امام حسینؑ پر گریہ کرے یہانتک کہ آنسو تیرے مُنھ پر جاری ہون تو حق تعالی تیرے جمیع گناہان صغیرہ و کبیرہ بخشدیگا خواہ وہ گناہ کم ہون یا زیادہ ای پسر شبیب اگر تو خدا سے ملاقات چاہے اور تجھے منظور ہو کہ تجھپر کوئی گناہ نہ ہو پس امام حسینؑ کی زیارت بجالا ای پسر شبیب اگر تو چاہے کہ غرفہ ہاے عالیہ بہشت مین ہمراہ حضرت رسول خداؐ اور ائمہ ہدیٰؑ کے

ساکن ہو پس لازم ہو کہ امام حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت کر اے پسر شبیب اگر تو چاہے کہ مثل ثواب شہدائے کربلا تجھے ثواب ملے پس جسوقت تو مصیبت امام حسینؑ یاد کرے اسوقت کہہ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا یعنی مین آرزو کرتا ہون کہ انکے ہمراہ ہوتا اور رستگاری عظیم پاتا اے پسر شبیب اگر تو چاہے کہ درجات عالیۂ بہشت مین ہمارے ہمراہ ہو پس ہمارے اندوہ سے اندوہناک اور ہماری خوشی سے خوش رہا کر بعد اسکے حضرتؑ نے دعا دی ابن شبیب کو اور فرمایا کہ تجھے ہماری ولایت نصیب ہوا سلیے کہ اگر کوئی شخص پتھر کو دوست رکھیگا خدا اُسکو قیامت مین اُس پتھر کے ساتھ محشور کریگا بس حضرات ذاکر تمہید ختم کر چکا اب گریہ و بکا کیجیے حال پر اُس بیکس و مظلوم کے جسکو تین روز کا بھوکا پیاسا اشقیائے کوفہ و شام نے مانند گوسفند قربانی کے ذبح کیا اور بعد شہادت کے اُسکے تن نازک سے قصد بے ادبی کیا اور جسم مطہر سے لباس اور زرہ اُتار لیگئے بلکہ اسپر بھی اکتفا نہ کی کسی ملعون نے انگوٹھی کے واسطے انگشت مبارک قطع کی کسی شقی نے کمربند کے لیے دونون ہاتھ اُن جناب کے بدن سے جدا کیے اور خیمون مین آگ لگادی اور اہلبیتؑ کو اسیر کرکے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا چنانچہ سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہو کہ فرمایا میرے پدر بزرگوار حضرت امام زین العابدینؑ نے کہ جب ہمین یزید پلید کے پاس لیے جاتے تھے تو ہمکو ایک شتر برہنہ پر سوار کیا تھا اور مخدرات اہلبیتؑ بھی شتران برہنہ پر سوار تھے اور ہمارے پدر عالیمقدار کا سر ایک نیزۂ طویل پر ہمارے آگے آگے لیے جاتے تھے اور وہ اشقیا ہمارے گرد حلقہ کیے تھے جو اُن اشقیا سے ہمین روتے دیکھتا تھا وہ ہمارے سر پر نیزہ لگاتا تھا یہانتک کہ اسی حال سے ہم کو دمشق مین داخل کیا جب ہم اُس شہر شوم کے قریب پہونچے ام کلثومؑ نے شمر لعین سے کہا کہ جب ہم کو شہر مین داخل کرنا تو لوگون سے کہنا کہ عورتون کو اُس راہ سے لیجائین جسطرف تماشائی کم ہون راوی کہتا ہو کہ اُس ولد الزنا نے قبول نہ کیا جب حضرت ام کلثومؑ مایوس ہوئین تو عجب طرح کا کلمہ ارشاد فرمایا کہا کہ اے شمر تو اپنی فوج کے لوگون سے

کہدے کہ سرون کو آگے لیجائین تاکہ لوگ سرون کے دیکھنے مین مشغول ہون اور ہماری طرف نظر نہ کرین آہ آہ مومنین کیا انقلاب زمانہ ہو راوی کہتا ہو کہ اُس ولد الزنا نے یہ بھی قبول نکیا اور نہایت کفر و عناد سے حکم دیا کہ سرون کو شتران حرم کے بیچ مین لے چلو بعض کتب معتبرہ مین سہل بن سعد سے روایت کی ہو وہ کہتے ہین مین شہر دمشق مین کسی ضرورت سے داخل ہوا مین نے شہر کو نہایت آباد اور کثرت اشجار و انہار و مکانات بلند و قصور رفیعہ سے معمور پایا اور دیکھا کہ وہان کے بازارون کو خوب ترتیب دیا ہو دوکانون پر پردے لٹکائے ہین لوگون نے اپنی زینت کی ہو دف و نقارے وغیرہ بجاتے ہین سہل کہتے ہین مین نے اپنے دل مین کہا کہ شاید آج انکا روز عید ہو یہ خیال کرکے مین نے لوگون سے پوچھا کیا یہان آج کوئی عید ہو جسکو ہم نہین جانتے لوگون نے کہا اے شیخ کیا تم اس شہر مین تازہ وارد ہو مین نے کہا مین سہل بن سعد ہون اور شرف خدمت حضرت رسولؐ مجھے حاصل ہو اُنھون نے کہا اے سہل ہم کو تعجب ہو کہ آسمان سے خون کیون نہین برستا اور زمین سرنگون کیون نہین ہوجاتی اے سہل یہ خوشی اسواسطے ہو کہ سر مبارک امام حسینؑ بن علیؑ کا عراق سے یزید کے لیے ہدیہ لائے ہین مین نے کہا سبحان اللہ ایسے امر عظیم پر لوگ خوشی و شادی کرتے ہین بعد اسکے مین نے دریافت کیا کہ کس دروازہ سے لائین گے لوگون نے کہا کہ دروازۂ ساعات سے لائین گے یہ سنکر مین اُس دروازہ کی طرف دوڑا جب قریب دروازہ پہونچا تو کیا دیکھتا ہون کہ رایت کفر و ضلالت پیہم چلے آتے ہین ناگاہ مین نے دیکھا کہ ایک سوار آتا ہو اور ایک نیزہ اُسکے ہاتھ مین ہو اور ایک سر اُسپر نصب ہو جو حضرت رسولؐ سے بہت مشابہ ہو بعد اُسکے مین نے دیکھا کہ شتران برہنہ پر کچھ عورتین اور بچے سوار ہین سہل کہتے ہین یہ حالت دیکھکر مین اسقدر رویا کہ قریب تھا کہ غش کھا کر زمین پر گر پڑون پس مین اُنمین سے ایک معظمہ کے قریب گیا اور پوچھا کہ آپ کون ہین اُنھون نے فرمایا مین سکینہ دختر امام حسینؑ ہون مین نے عرض کیا کہ مین آپ کے جد بزرگوار کے صحابیون

ہون اگر کوئی خدمت ہو تو مجھ سے بیان فرمایئے جناب سکینہؑ نے فرمایا اگر تم سے ہو سکے تو اُس بدبخت سے کہو جسکے پاس میرے پدر بزرگوار کا سر منور ہی کہ ہمارے درمیان سے نکل جائے اور سرونکو آگے لیجائے تاکہ لوگ اُسکے دیکھنے مین مشغول ہون اور ہماری طرف نظر نہ کرین سہل کہتے ہین مین اُس ملعون کے پاس گیا اور اُس سے کہا میری ایک حاجت ہی اُسے بر لا اور چار سو دینار طلا مجھ سے لے اُسنے کہا تمھاری کیا حاجت ہی مین نے کہا میری حاجت یہ ہی کہ عورتون کے درمیان سے اس سر کو علٰیحدہ لیجا اُس ملعون نے مجھ سے روپیہ لے لیا اور سر کو علٰیحدہ لے گیا حضرات اب تین شعر امام زین العابدینؑ کے اور سن لیجے جو حضرتؑ راہ شام مین پڑھتے جاتے تھے

أُقَادُ ذَلِيلًا فِي دِمَشْقَ كَأَنَّنِي	مِنَ الزَّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْهُ نَصِيرُ
وَجَدِّي رَسُولُ اللهِ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ	وَشَيْخِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَمِيرُ
فَيَا لَيْتَ لَمْ أَبْلُغْ دِمَشْقَ وَلَمْ أَكُنْ	يَرَانِي يَزِيدُ فِي الْقُيُودِ أَسِيرُ

آہ آہ مجھے اس ذلت سے شہر دمشق مین کشان کشان لائے ہین جسطرح لوگ غلام حبش و زنگبار کو لاتے ہین اور غلام بھی وہ غلام کہ جسکا آقا مرگیا ہو اور کوئی اُسکا مددگار نہ ہو حالانکہ یہ لوگ خوب جانتے ہین کہ جد بزرگوار میرے رسولؐ مختار ہین اور دادا میرے حیدر کرار ہین ای کاش مجھے موت آجاتی اور مین اس حال خراب سے دمشق مین نہ آتا کہ یزید مجھے اس صورت سے حالت قید مین دیکھتا آہ آہ مومنین امام زین العابدینؑ پر ایسے مصائب راہ شام مین گذرے کہ جب کسی نے حضرتؑ سے سوال کیا کہ یا مولا آپ پر سب سے زیادہ مصائب کس مقام پر گذرے تو حضرتؑ نے تین مرتبہ فرمایا اَلشَّام اَلشَّام اَلشَّام الغرض اسی حالت ذلت و خواری سے اہلبیت رسولؐ کو دربار یزید مین لے گئے

افسانۂ کہ کس نتواند شنید نش	یا رب بر اہلبیتؑ چہ آمد ز دید نش

لا لعنة الله علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست و نہم توجیہات حدیث انا قتیل العبرة و داخلۂ اہلبیتؑ در دربار شام و حال مجلس یزید و بی ادبی آن ملعون بدندان مبارک حضرت سید الشہداؑ و فقرۂ زیارت ناحیۂ مقدسہ و اشعار جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ

فِي بِحَارِ الْأَنْوَارِ عَنِ ابْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَهُ فَذَكَرْنَا الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَى قَاتِلِهِ لَعْنَةُ اللهِ فَبَكَى أَبُو عَبْدِ اللهِ وَبَكَيْنَا قَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا قَتِيلُ الْعَبْرَةِ لَا يَذْكُرُنِي مُؤْمِنٌ إِلَّا بَكَى کتاب بحار الانوار مین ابن خارجہ سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ مین کئی شخصون کے ساتھ امام جعفر صادقؑ کی خدمت مین حاضر تھا کہ جناب سید الشہداؑ کا کچھ ذکر ہوا پس ہم سب بھی اور حضرتؑ بھی بے اختیار رونے لگے پھر آپ نے سر اُٹھا کر فرمایا کہ میرے جد بزرگوار مظلوم کربلا نے فرمایا ہی کہ مین وہ کشتۂ اشک ہون کہ کوئی مومن میرا ذکر نہ کریگا مگر یہ کہ روئیگا حضرات اس مقام پر علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ قتیل العبرہ کے دو معنی ہین ایک یہ کہ مین منسوب الی العبرہ اور سبب گریہ ہون یعنی جو شخص میرا حال سنیگا وہ رونے لگیگا دوسرے یہ کہ مین گریہ و بکا کے ساتھ قتل ہوا یعنی صبح سے دوپہر تک ظالمون نے مجھے رولا رولا کے قتل کیا کبھی دوستو نکے عزیزون کے لاشو نپر رولایا کبھی بہنون سے بیٹیون سے رخصت کے وقت رُلایا اور عمدة الذاکرین زبدة الواعظین جناب مولانا میر سید علی صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ نے ایک روز اثناے مجلس مین اس حدیث شریف کی تین توجیہین اور بھی بیان کی تھین ایک یہ کہ مین ایسا مقتول ہون کہ میرے قتل ہونے کے پہلے انبیاے گذشتہ خصوصاً میرے نانا جناب رسولؐ خدا اور پدر بزرگوار علی مرتضیٰؑ اور مادر گرامی جناب فاطمۂ زہراؑ اور حسنؑ مجتبیٰ وغیرہ مجھپر اسطرح روئے ہین کہ گویا مین اُنکے سامنے شہید ہو چکا تھا پھر جو مومن بعد شہادت میرا حال سنیگا وہ کیونکر نہ روئیگا دوسری یہ کہ مین وہ مقتول مع العبرہ ہون

کہ قاتل بھی مجھپر روئے یعنی مجھے قتل بھی کرتے جاتے تھے اور میری مظلومی پر روتے بھی
جاتے تھے اسلیے کہ میرے مراتب کو جانتے تھے کہ مین کون ہون کچھ نادانستہ مجھے قتل
نہین کیا پس جب دشمن تک میرے حال پر روتے تھے تو مومنین کیونکر نہ روینگے نیسری
یہ کہ مین قتیل عبرہ ہون یعنی مجھے بار بار کے رونے نے قتل کر ڈالا تھا تلوار و نکی تیرون
کی نیزون کی کچھ احتیاج نہ تھی ایسے ایسے میری آغوش کے پالے گودیون کے کھلائے
آنکھون کے سامنے دم توڑ توڑ کر مر گئے کہ اُنکے غمون نے مجھے ہلاک کیا اور اہلبیتؑ کے
بار بار کے رونے نے مجھے قتل کیا جو مومن میرے مصائب سنیگا وہ بے اختیار روئے گا
کیونکہ بھائیون کا بیٹون کا قتل ہونا اور رانڈون او یتیمون کا رونا مجھے اپنے قتل سے
زیادہ تھا فی الحقیقت حضرات کونسا مومن ہوگا کہ جو مصائب جناب سید الشہداؑ سنیگا
اور نہ روئیگا اسلیے کہ اُس مظلوم پر وہ مصیبتین پڑی ہین کہ از ابتدائے خلقت حضرت آدمؑ تا
ایندم نہ کسی پر گذری ہین اور نہ گذرینگی وہ مصیبتین اُس جناب پر پڑی ہین کہ جناب
سید الساجدینؑ جب تک زندہ رہے روتے رہے چنانچہ اسوقت ایک مصیبت اہلبیتؑ
عرض کرتا ہون علی بن ابراہیم نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب امام زین العابدینؑ
کو مع تمامی اولاد حضرت رسالتؐ باطوق و زنجیر اور مخدرات اہلبیتؑ اطہار کو مجلس
یزید پلید مین لیگئے اُس ملعون نے کہا الحمد للہ خدا نے تمھارے باپ کو قتل کیا امام
زین العابدینؑ نے فرمایا لعنت خدا اُس شخص پر جسنے میرے پدر بزرگوار کو قتل کیا یہ سنکے
وہ شقی برہم ہوا اور حکم دیا کہ حضرتؑ کو قتل کرین حضرتؑ نے فرمایا کہ اگر تو مجھکو قتل کریگا
تو دختران حضرت رسالتؐ کو اُنکے گھرون تک کون پہونچائیگا کہ سوا میرے اُنکا کوئی
محرم نہین ہے اُس ملعون نے شرمندہ ہوکر کہا تم ہی اُنکو لیجاؤ گے پس حضرتؑ کو اپنے پاس
بُلایا اور سوہن لیکر اپنے دست نجس سے طوق آہنی کو گلوے مبارک سے قطع کیا اور
کہنے لگا کہ تم نے دیکھا کس لیے مین خود متوجہ ہوا حضرتؑ نے فرمایا ہان اسواسطے کہ

سوا تیرے کسی کا مجھپر احسان نہ ہو کہنے لگا ہان سچ کہتے ہو پھر اُس ملعون نے یہ آیہ پڑھا مَآ اَصَابَکُم مِّن
مُّصِیبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیکُمْ حاصل مضمون اس آیہ کا یہ ہے کہ خداوند عالم گنہگارون کی طرف مخاطب
ہو کر فرماتا ہے کہ تم کو جو کوئی مصیبت پہونچتی ہے وہ بسبب تمھارے اعمال بد کے ہے جنکے تم مرتکب ہوتے
ہو الغرض حضرتؑ نے فرمایا یہ آیہ اورون کے حق مین ہے اور ہمارے باب مین یہ آیہ ہے مَآ اَصَابَ مِن
مُّصِیبَۃٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیٓ اَنفُسِکُمْ اِلَّا فِی کِتَابٍ مِّن قَبْلِ اَن نَّبْرَاَهَا لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا
تَفْرَحُوا بِمَآ اٰتٰکُمْ یعنے نہین پہونچتی تم کو کوئی مصیبت زمین مین اور نہ تمھاری جانون کو مگر کتاب مین
لکھدیا گیا قبل آفرینش تمھارے نفوس کے اسلیے کہ تم ملول نہ ہو اُس بات سے جو تم سے فوت ہوئی
اور شاد نہ ہو اُس سے جو کچھ تم کو دیا گیا پس فرمایا کہ مراد ہم ہین کہ اس آیت پر ہم نے عمل کیا ہے اور قضا
حق تعالی پر ہم راضی ہین اور جو کچھ ہم سے فوت ہوا اُسپر ہم دنیا مین محزون نہین ہوتے اور جو کچھ ہم کو
نعمتہاے دنیا سے پہونچتا ہے اُسپر ہم خوش نہین ہوتے اور بروایت ابن نما وغیرہ حضرت امام
زین العابدینؑ نے فرمایا کہ ہم بارہ شخص اہلبیتؑ رسالتؐ سے تھے کہ ہم کو مجلس یزید مین لیگئے ہمارے
گلون مین طوق آہنی اور بازوون مین رسّی بندھی تھی مین نے کہا اے یزید مین تجھکو خدا کی قسم دیتا ہون
کہ حضرت رسولؐ ہمکو اس حال سے اگر دیکھین تو کیا کہینگے پھر فاطمہ صغریٰ دختر امام حسینؑ نے کہا
اے یزید دختران حضرت رسولؐ کو تو نے اسیر کیا ہے پس حاضرین مجلس سب کے سب رونے لگے اور
آواز عورتون کے رونے کی یزید کے گھر سے بلند ہوئی اُسوقت اُس ملعون نے حکم دیا کہ طوق و زنجیر
اُتار لین اور حضرت امام حسینؑ کا سر مبارک طشت مین رکھ کے اُسکے پاس لیگئے جب امام زین العابدینؑ
نے اپنے پدر بزرگوار کے سر منور کو دیکھا آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور اشک خونین بہائے بعد اسکے
تا حیات کبھی کلہ گوسفند تناول نہ فرمایا اور جب حضرت زینبؑ نے اُس سر منور کو دیکھا بیتاب ہوکے
گریبان صبر چاک کیا اور بصداے حزین فریاد کی اے حسینؑ اے حبیب قلب رسول خدا اے فرزند مکہ
و منی اے دلبند حضرت سیدۃ النسا اے جگر گوشہ محمد مصطفی اے نور دیدہ علی مرتضی پس اس کلام سے
اہل مجلس مین خروش ماتم بپا ہوا اور یزید ملعون خاموش تھا اُسوقت ایک زن بنی ہاشم جو یزید کے

گھر مین تھی اُسنے بہ نوحہ و فریاد صدا بلند کی اور کہتی تھی واحسیناہ ای بزرگ اہلبیت رسولخدا ای فرزند محمد مصطفی ای فریادرس بیوہ عورتون کے اور یتیمون کے ای شہید تیغ اولاد زنا کے پس دوسری مرتبہ خروش ماتم بلند ہوا اور وہ ولدالزنا سے بیحیا کچھ متاثر نہ ہوا اور چھڑی دندانہاے مبارک پر لگاتا تھا اور کہتا تھا کاش بزرگان بنی امیہ جو جنگ بدر مین قتل ہوے ہین اسوقت ہوتے اور مشاہدہ کرتے کہ مین نے اُنکے قاتلون کی اولاد سے انتقام لیا تو یہ جواب ضرور دیتے کہ ای یزید تیرا ہاتھ شل نہ ہو کیا خوب انتقام لیا تو نے افسوس ہزار افسوس کیا انقلاب ہی زمانہ کا کہ سر امام حسین ایسے سید ابرار کا دربار یزید شرابخوار مین رکھا جائے اور وہ ملعون مرتکب ایسی بے ادبی کا ہو ؎

سر حسینؑ کجا مجلس شراب کجا	ہجوم عام کجا آل بوترابؑ کجا

راوی کہتا ہی پس ابو برزہ اسلمی کہ از جملہ اصحاب رسولؐ اُس مجلس مین موجود تھے کہنے لگے ای یزید واے ہو تجھپر تو چھڑی کو دندان حسینؑ فرزند فاطمہؑ پر مارتا ہی حالانکہ مین نے مکرر دیکھا ہی کہ حضرت رسولؐ انکے اور انکے برادر کے لب و دندان کے بوسے لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم بہترین جوانان اہل بہشت ہو خدا قتل کرے تمھارے قاتلون کو اور خدا اُنپر لعنت کرے اور اُنکو عذاب الیم مین گرفتار کرے اور اُنکو درک اسفل جحیم مین جگہہ دے پس یزید نے غضبناک ہو کر حکم دیا کہ انکو مجلس سے نکالدو آہ آہ مومنین اسوقت جناب زینبؑ یزید کی طرف متوجہ ہو کر فرماتی تھین جسکا حاصل مضمون شاعر بزبان حال اس طرح ادا کرتا ہی ؎

آن لب کہ بوسہ دادہ براو بارہا رسولؐ	سوئیش بچوب کردن اشارت کجا رواست
آن سر کہ درکنار نبیؐ داشتی وطن	در طشت زر نہادہ بہ پیشت کجا رواست

آہ آہ مومنین اسی واقعہ کی طرف اشارہ کر کے حجت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغْرِ الْمَقْرُوعِ بِالْقَضِیْبِ یعنی سلام خدا ہو اُس لب و دندان مبارک پر جسپر چوبدستی سے بے ادبی کی گئی ؎

آہ از وقتی کہ در پیش یزید	گشت حاضر عترت شاہ شہید
آن لعین مصروف عیش و بادہ بود	راس اطہر زیر تخت افتادہ بود

نَالِیْتَنَا بِالْعَوْدِ فِیْ اَسْنَانِہٖ	نَاظِرًا طَوْرًا اِلٰی نِسْوَانِہٖ

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست و دوم تفسیر آیۂ وقفوہم انہم مسئولون ہ واشعار در مدح امیر المومنینؑ وحال مجلس یزید پلید وطلب کردن شامی از یزید پلید فاطمہ صغریٰ بنت الحسینؑ را برای کنیزی وحال قتل شامی وحال مصائب زندان ونگہبانی پاسبانان رومی لعنہم اللہ تعالے

قَالَ اللہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی فِیْ کِتَابِہِ الْمُبِیْنِ وَھُوَ اَصْدَقُ الصَّادِقِیْنَ وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَسْئُوْلُوْنَ وَفَسَّرَہُ الْمُفَسِّرُوْنَ بِاَنَّھُمْ مَسْئُوْلُوْنَ عَنْ وِلَایَۃِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍؑ حق سبحانہ وتعالی قرآن مجید و فرقان حمید مین ارشاد فرماتا ہی کہ جب بروز قیامت تمام اہل عالم وارد کنارۂ جہنم ہونگے تو ہم اپنے فرشتون کو حکم دینگے کہ ان سب کو ٹھہرالو بدرستیکہ یہ سب سوال کیے جائینگے اور پوچھے جائینگے اور مفسرین عامہ وخاصہ نے علماے اہلسنت وجماعت اور علماے اہل تشیع سے اسکی تفسیر مین یون بیان کیا ہی کہ وہ سب سوال کیے جائینگے ولایت ومحبت علی بن ابی طالبؑ سے پس جو شخص کہ جناب امیر المومنینؑ کو دوست رکھتا ہوگا وہ داخل بہشت ہوگا اور بآسانی پل صراط سے گذر جائیگا اور حرارت آتش دوزخ اُسے کچھ صدمہ نہ پہونچا سکیگی اور جو شخص کہ جناب امیر المومنینؑ کو دشمن رکھتا ہوگا وہ داخل جہنم ہوگا اور ہرگز ہرگز پل صراط سے گذر نہ سکیگا اور حرارت آتش دوزخ اُسے اسقدر صدمہ پہونچائیگی کہ وہ فریاد کریگا اور کوئی شخص اُسکی فریاد کو نہ پہونچیگا اور وہ تمنا کریگا کہ کاش کہ مجھے پھر دنیا کی طرف پھیر دیتے اور مین جناب امیرؑ کو دوست رکھتا یا کاش کہ مین جل کر خاکستر ہو جاتا کہ اس عذاب الیم سے نجات پاتا مگر کسی طرح اُسکے عذاب مین تخفیف نہ ہوگی اور ابدالآباد وہ دوزخ مین جلا کرے گا رباعی

اوصاف علیؑ بگفتگو ممکن نیست ۔۔۔ گنجائش بحر در سبو ممکن نیست
من ذات علیؑ بواجبی کے دانم ۔۔۔ الا دانم کہ مثل او ممکن نیست

رباعی دیگر

در مرتبہ علی نہ چون ست و نہ چند ۔۔۔ در خانہ حق زاد بذاتش سوگند
ہر لا ولدی کہ خانہ زادی دارد ۔۔۔ شک نیست کہ باشدش بجای فرزند

اشعار مدحیہ

آن شہسوار لافتی آن تاجدار ہل اتی ۔۔۔ منصوص نص انما یعنی علیؑ مرتضا
آن نائب ختم الرسل آن ہادی خیر السبل ۔۔۔ مختار کار جز و کل حاجت روا مشکلکشا
اعلم علیؑ اقضی علیؑ اورع علیؑ اتقی علیؑ ۔۔۔ اطیب علیؑ ازکی علی بعد از نبیؐ خیر الورا
شمس الضحی بدر الدجی نور الہدی کنز النہی ۔۔۔ طود النہی کہف الوری عضب الردی للاشقیا
میر عرب شاہ نجف اوگوہر و کعبہ صدف ۔۔۔ مہر امامت را شرف ماہ ولایت را ضیا
دست خدا یعسوب دین بازوی ختم المرسلینؐ ۔۔۔ استاد جبرئیل امین شیر خدا نام خدا
فرزند او میر جنان او خود امیر مومنان ۔۔۔ داماد شاہ مرسلانؐ ہمخوابہ اش خیر النسا
بودہ معین ہر نبیؐ گاہی خفی گاہی جلی ۔۔۔ در ما تاخر او علی در ما تقدم ایلیا
روح الامین دربان او جان پیمبر جان او ۔۔۔ بابی ست از عرفان او فرمان لو کشف الغطا
بنگر شب ہجرت چسان نذر نبیؐ کرد ست جان ۔۔۔ تفسیر من یشری بخوان نازم برین بیع و شرا
باطل زتیغش مختفی حق از لسانش منجلے ۔۔۔ شہر علوم حق نبیؐ باشد علیؑ بابہا
با منکران و مدبران پیچید چو آن غازی عنان ۔۔۔ بر فرق ایشان آسمان گردید چو سنگ آسیا
گشتند خاسر منکرین ظاہر شدہ دین مبین ۔۔۔ چون یافت ختم المرسلینؐ آن بازوی خیبر کشا

سبحان اللہ مومنین کیا فضائل و مناقب اور خصائل و مراتب ہین جناب امیر شاہ خیبر گیر اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالبؑ کے مگر افسوس ہزار افسوس کہ اُنھین کے اہلبیت و عترت

اطہار پر اشقیاے کوفہ و شام نے کیا کیا ظلم و ستم کیے چنانچہ شیخ مفید و سید ابن طاؤس وغیرہ نے بروایات مختلفہ فاطمۂ صغریٰ دختر امام حسینؑ سے روایت کی ہی کہ جب ہم کو مجلس یزید مین لیگئے پہلے وہ ملعون ہمارے حال پر رویا اُسوقت ایک شقی شامی جسکے بال سرخ تھے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا ای یزید اس دختر کو مجھے بخشدے تاکہ مین اپنی کنیزون مین داخل کرون اور میری طرف اشارہ کیا مین خوف سے کانپنے لگی اور اپنی پھوپھی جناب زینبؑ کے کپڑون مین لپٹ گئی پھوپھی نے مجھے دلاسا دیا اور تسکین دی اور اُس شامی سے کہا ای ملعون تو اور یزید کسی کو اختیار اس امر کا نہین ہی یزید نے کہا اگر مین چاہون حکم کر سکتا ہون میری پھوپھی نے کہا قسم ہی خدا کی تو حکم نہین دے سکتا مگر یہ کہ ہمارے دین سے نکل جائے اور اپنا کفر باطنی تو ظاہر کرے وہ ملعون اس کلام سے غضبناک ہوا اور کہا مجھسے ایسی درشتی کرتی ہو بلکہ معاذ اللہ تمھارے باپ اور بھائی دین سے خارج ہوگئے حضرت زینبؑ نے فرمایا دین خدا اور ہمارے پدر و برادر کے دین پر تیرے باپ دادا اور تو نے ہدایت پائی بشرطیکہ مسلمان ہوے ہون اُس ملعون نے کہا تم جھوٹ کہتی ہو حضرت زینبؑ نے فرمایا اب تو اپنی بادشاہی اور سلطنت پر مغرور ہوگیا ہی اور جو چاہتا ہی سو بکتا ہی اب مین تیرا جواب نہ دونگی دوسری مرتبہ پھر اُس شامی نے کہا ای یزید اس دختر کو مجھے بخشدے تاکہ مین اپنی کنیزون مین داخل کرون اُسوقت جناب ام کلثومؑ نے اُس شامی سے کہا ای بدبخت خدا تیری زبان کو قطع کرے اور آنکھونکو اندھا کرے اور تیرے ہاتھون کو خشک کرے اور تجھے جہنم واصل کرے خاموش رہ دفع ہو کہ اولاد انبیا خدمتگار اولاد زنا نہین ہوتی راوی کہتا ہی ابھی کلام حضرت ام کلثومؑ کا تمام نہ ہوا تھا کہ خدا نے اُنکی دعا قبول فرمائی اور وہ ملعون گونگا ہوگیا اور آنکھین اُس شقی کی اندھی ہوگئین اور ہاتھ خشک ہوگئے پس ام کلثومؑ نے فرمایا الحمد للہ خدا نے دنیا ہی مین تھوڑی عقوبت کا مزا تجھے چکھا دیا یہ اُسکی جزا ہی جو کوئی متعرض حرمت رسولؐ ہو سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ کہتے ہین کہ اُسوقت اُس شامی نے یزید سے پوچھا یہ کون لوگ ہین اُس ملعون نے کہا

یہ امام حسینؑ کی دختر فاطمہؑ ہی یہ زینبؑ دختر علیؑ ابن ابی طالبؑ ہی شامی نے کہا حسینؑ پسر علیؑ و فاطمہؑ یزید نے کہا ہان شامی نے کہا ای یزید تجھپر لعنت خدا ہو عترت پیغمبرؐ کو تو قتل کرکے اُنکی ذریت کو اسیر کرتا ہی قسم ہی خدا کی مجھے خیال تھا کہ یہ اسیران فرنگ ہین یزید نے کہا قسم ہی خدا کی تجھے بھی اُنھین سے ملحق کرتا ہون یہ کہکے حکم دیا کہ اُس شامی کو قتل کرین اسکے بعد اُس ملعون نے حکم دیا کہ اہلبیت رسولؐ کو زندان مین لیجاؤ اور سر مبارک جناب سید الشہداؑ کو دروازۂ قصر پر آویزان کرو ابن بابویہ علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ یزید ملعون نے حضرت امام زین العابدینؑ کو مع مخدرات مطہرات ایسے مکان مین قید کیا تھا جہان کچھ سایہ نہ تھا رات کو شبنم اور دن کو دھوپ مین بسر کرتے تھے یہانتک کہ چہرہ ہاے نورانی کے پوست جدا ہو گئے تھے اور امام جعفر صادقؑ فرماتے ہین کہ اہلبیتؑ کو ایسے خرابہ مین قید کیا تھا کہ بعض اہلبیتؑ کہتے تھے ہم کو اس مکان مین اسواسطے قید کیا ہی کہ یہ مکان ہمارے سرونپر گر پڑے اور جو لوگ پاسبانی زندان کے لیے معین تھے وہ رومی تھے اسواسطے کہ مبادا زبان اہلبیتؑ سمجھکر کوئی اُنپر رحم کرے اور کسی طرح کی اُنکو راحت پہونچائے ؎

	آن قصۂ کہ کس نتواند شنیدنش		یارب براہلبیتؑ چہ آمد ز دیدنش

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست وسوم حدیث فضیلت محبت حضرت حسنینؑ و روایت ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ در ذکر سخاوت وہدایت سید الشہداؑ و حکایت قاصد فرنگی در دربار یزید و کیفیت کنیسۂ حافر وقتل فرنگی و ذکر بعض مصائب اہلبیتؑ

فی المنتخب عن ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ قال الحسنؑ والحسینؑ من احبہما کان معی فی الجنۃ ومن ابغضہما ففی النار کتاب منتخب مین ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے واسطے امام حسنؑ و امام حسینؑ کے کہ جو شخص دوست رکھے اُن دونوں کو

وہ میرے ہمراہ ہوگا جنت مین اور جو شخص دشمن رکھے اُن دونوں کو پس وہ داخل آتش جہنم ہوگا اور ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ جناب امام حسینؑ نے فرمایا بہترین اعمال بعد فراغ نماز قلب مومن کو مسرور کرنا ہی اسطرح کہ متضمن کسی گناہ سے نہ ہو بدرستیکہ مین نے ایک روز دیکھا ایک غلام کتے کے ساتھ کھانا کھا رہا ہی مین نے سبب دریافت کیا اُسنے کہا یابن رسول اللہ مین مغموم ہون اور چاہتا ہون اسے خوش کرون شاید اسکی خوشی باعث میری خوشی کا ہوجائے اسلیے کہ میرا مالک یہودی ہی اور مین چاہتا ہون کہ اُسکے ہاتھ سے نجات پاؤن جب جناب امام حسینؑ نے اُس غلام سے یہ کلام سنا یہودی مذکور کے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا دوسو دینار طلا مین تجھے دیتا ہون کہ تو اُس غلام کو میرے ہاتھ فروخت کر یہودی نے کہا مین اُس غلام کو آپ کے اُس ایک قدم پر فدا کرتا ہون جس سے آپ میرے گھر تشریف لائے ہین اور یہ باغ بھی اُسے دیتا ہون اور آپکا مال آپکو واپس دیتا ہون حضرتؑ نے فرمایا مال مین نے تجھے بخشدیا یہودی نے کہا مین نے قبول کیا اور غلام کو بخشدیا حضرتؑ نے فرمایا مین نے غلام کو آزاد کیا اور مال اُسے بخشا زن یہودی نے کہا مین مسلمان ہوئی اور اپنا مہر اپنے شوہر کو بخشا یہودی نے کہا مین بھی مسلمان ہوا اور یہ گھر اپنی زوجہ کو بخشا حضرات یہ حال سخاوت وہدایت و بعض مکارم اخلاق حضرت امام حسینؑ تو حالت حیات مین تھا بعد شہادت بھی ہزارہا کفار و مشرکین نے آپکی برکت سے ہدایت پائی ہی چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ نے امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہی کہ جب سر مبارک حضرت سید الشہداؑ یزید ملعون کے پاس لائے وہ شقی ملعون مجلس شراب مین رکھکر شراب زہر مار کرتا تھا ایک روز بادشاہ فرنگ کا قاصد اُسکی مجلس مین حاضر ہوا اور وہ قاصد اپنی قوم کا بزرگ و شریف تھا اُسنے کہا اے بادشاہ عرب یہ سر کسکا ہی یزید نے کہا تجھے اس سر سے کیا سروکار ہی اُسنے کہا جب مین اپنے بادشاہ کے پاس جاؤنگا وہ اس شہر کا رسم وطریقہ مجھسے دریافت کریگا اسوجہ سے مین چاہتا ہون کہ اس

حضرت امام حسین علیہ السلام در سخاوت وہدایت وغیرہ

سرِ جان سے مطلع ہون اور اُس سے جاکر بیان کرون تو وہ بھی تمھاری فرحت و سرور مین یک ہو یزید نے کہا یہ سر حسین بن علیؑ کا ہی فرنگی نے کہا اُنکی مان کا نام کیا ہی یزید نے کہا اُنکی مان کا نام فاطمہؑ دختر رسول خدا ہی فرنگی نے کہا تجھپر اور تیرے دین پر واے ہو ہمارا دین تیرے دین سے بہت اچھا ہی واضح ہو کہ میرا باپ فرزندان حضرت داؤدؑ کی نسل سے ہی اور بہت زمانہ گذر چکا ہی مگر فرنگی ہماری تعظیم کرتے ہین ہمارے پاؤن کے نیچے کی خاک تبرک سمجھکر اُٹھا لیجاتے ہین تم نے اپنے پیغمبرؐ کے فرزند کو قتل کرڈالتے ہو درآنحالیکہ اُس مین اور تمھارے پیغمبرؐ مین ایک پشت بھی نہین گذری ہی تمھارا دین بہت بُرا دین ہی کیا تم نے حکایت کلیسا حافر کی سنی ہی یزید نے کہا بیان کرو فرنگی نے کہا درمیان ملک چین و عمان ایک دریا ایسا ہی جسکی مسافت ایک سال کی ہی اور اُس مین آبادی نہین ہی بغیر ایک شہر کے جو کہ درمیان آب واقع ہی اور طول اُس شہر کا اسّی فرسخ فرسنگ ہی اور تمام روے زمین پر کوئی شہر اُس سے زیادہ بڑا نہین ہی کافور و یاقوت و عنبر وہان سے لاتے ہین اُس شہر کے درخت عود کے ہین اور وہ شہر فرنگیون کے قبضہ مین ہی اور اُس شہر مین بہت گرجا گھر ہین اور سب سے بڑا گرجا کنیسہ حافر ہی اُسکی محراب مین حُقۂ طلائی آویزان ہی اور اُس حُقہ مین ایک سُم ہی جسے لوگ کہتے ہین وہ سم خر حضرت عیسٰیؑ کا ہی جسپر وہ سوار ہوا کرتے تھے اُس حُقہ کے دَور کو طلا اور دیبا سے مزین کیا ہی اور ہر سال گروہا گروہ فرنگی اطراف عالم سے اُس گرجا کی زیارت کو آتے ہین اور اُس حقہ کا طواف کرکے اُسے چومتے ہین اور آنکھون سے لگاکے اپنے اپنے حاجات قاضی الحاجات سے طلب کرتے ہین وہ لوگ حضرت عیسٰیؑ کے گدھے کے سُم کی جسپر گمان ہی کہ یہ سُم حضرت عیسٰیؑ کے گدھے کا ہی اسقدر عزت اور رعایت کرتے ہین اور تم لوگ اپنے پیغمبرؐ کی دختر کے فرزند کو قتل کرتے ہو خدا تم مین اور تمھارے دین مین برکت نہ دے جب یزید ملعون نے یہ سنا حکم کیا کہ اسکو مار ڈالو کہ اپنے شہر مین جاکر یہ مجھے بدنام نہ کرے جب اُس فرنگی نے یہ سنا کہا میرا قتل تجھے منظور ہی یزید نے کہا ہان اُس

فرنگی نے کہا کل کی رات تمھارے پیغمبرؐ کو مین نے خواب مین دیکھا اُنھون نے کہا اے فرنگی تو بہشتی ہی مین اُس کلام آنحضرتؐ سے متعجب تھا اب مین شہادت بوحدانیت الٰہی و رسالت حضرت رسالت پناہیؐ دیتا ہون یہ کہا اور دوڑکر سر مبارک حضرت سید الشہداؑ اپنے سینہ سے لگایا اور پیار کرکے روتا جاتا تھا تا آنکہ قتل ہوا افسوس ہزار افسوس مومنین غیر مذہب کے لوگ تو یہ پاسداری کرین کہ اپنی جان تک نثار کرین اور اشقیاے امت کلمہ گو اپنے نبیؐ کے نواسے کی جان کے مال کے عزت کے دشمن ہون مرد و نکو تو قتل کرین اور عورتونکو اسطرح لوٹین کہ منھ چھپانے کو چادر تک باقی نہ رہے تُرک و روم کی لونڈیون کی طرح قید کرکے کوچون مین بازارون مین پھراکر دربار عام مین لیجائین اور ایسے خرابۂ کہنہ مین قید کرین کہ جہان دن کی دھوپ اور رات کی اوس مین مدتہاے دراز تک وہ مظلوم بسر کرین یہانتک کہ پوست چہرہ ہاے نورانیہ کے جدا ہو جائین ؎

آن قصۂ کہ کس نتواند شنیدنش	۔	یارب براہلبیتؑ چہ آمد ز دیدنش

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست و چہارم فضائل جناب امیرؑ و حکایت دعبل خزاعی و بیرون آمدن ہند زوجۂ یزید بی پردہ در دربار عام و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَیُّھَا النَّاسُ لَنْ یَّقْبَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِعَبْدٍ فَرْضًا اِلَّا بِحُبِّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ جناب رسولِ خدا نے فرمایا ایہا الناس کسی بندہ کی عبادت واجب خداے عزوجل قبول نہین کرتا ہی مگر محبت علی بن ابی طالبؑ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ لِاَخِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَضَائِلَ لَا یُحْصِیْھَا عَدَدًا غَیْرُہٗ اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ تحقیق حق تعالی نے میرے بھائی علیؑ بن ابیطالبؑ کو اسقدر فضائل عطا فرمائے ہین کہ کوئی بشر احاطہ اُن فضائل کا نہین کرسکتا ہی سوا خداوند جلیل کے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوْ کَانَ الرِّیَاضُ اَقْلَامًا وَالْبُحُوْرُ مِدَادًا وَالْجِنُّ حُسَّابًا وَالْاِنْسُ کُتَّابًا مَا اَحْصَوْا فَضَائِلَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ سب خاصہ اور عامہ نے اس حدیث کو نقل

گیا ہو کہ فرمایا جناب رسولخدا نے اگر تمام اشجار بجاے قلم ہون اور تمام دریا بمنزلہ سیاہی ہون اور تمام جن حساب کرین اور تمام انسان لکھین ہرگز فضائل علی بن ابی طالبؑ کا احاطہ نہین کرسکتے ہین وَفِی تَارِیْخِ الْبَغْدَادِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَ النَّبِیُّ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَا عَلِیُّ لَا یَکُوْنُ لِمُحِبِّیْکَ حَسْرَۃٌ عِنْدَ مَوْتِہٖ وَلَا وَحْشَۃٌ عِنْدَ قَبْرِہٖ وَلَا فَزَعٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تاریخ بغداد مین عائشہ سے منقول ہو کہ ایک دن جناب رسولخدا نے علی بن ابی طالبؑ سے فرمایا کہ یا علیؑ بشارت ہو تمھین کہ تمھارے شیعونکو بوقت مرگ حسرت نہ ہوگی اور نہ قبر مین اُنھین وحشت ہوگی اور وہ بروز قیامت بیخوف داخل بہشت ہونگے وَفِی الصِّرَاطِ السَّوِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ شِیْعَتَنَا یَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِہِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی مَا مَعَہُمْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْعُیُوْبِ وَوُجُوْہُہُمْ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ اور صاحب صراط سوی کہ علماے معتبرین اہل سنت سے ہین اُنھون نے نقل کیا ہو کہ فرمایا جناب امیرؑ نے کہ تحقیق شیعہ ہمارے بروز قیامت نکلین گے اپنی قبرون سے ساتھ گناہون اور عیبون کے لیکن بسبب ہماری محبت و دوستی کے منھ اُنکے روشن ہونگے مانند ماہ شب چاردہ کے اور بسند معتبر دعبل خزاعی مداح امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہو کہ کہا جب مین نے اپنا قصیدہ تائیہ بخدمت حضرت امام رضاؑ پڑھا اور اُسکے صلہ مین انعام واکرام عظیم پاکر روانہ ہوا ایک شہر مین پہونچا وہان ایک رات بیٹھا اپنے مکان مین قصیدہ مدح اہلبیت علیہم السلام مین نظم کر رہا تھا ناگاہ کسی نے دق الباب کیا مین نے کہا کون ہو اُسنے جواب دیا تمھارے بھائیون مین سے ہون جب مین نے دروازہ کھولا ایک شخص اندر آیا مین نے اُسے نہ پہچانا اور اُسکے دیکھنے سے خوف عظیم مجھپر طاری ہوا جب وہ شخص داخل ہوا اور بیٹھا کہا واضح ہو کہ مین تمھارا ایک بھائی قوم جن سے ہون اور تمھاری شب ولادت مین بھی پیدا ہوا ہون چاہتا ہون ایک ایسی حدیث تم سے بیان کرون کہ موجب سرور و مزید بصیرت تمھاری ہو اے دعبل واضح ہو کہ مین دشمنان جناب علی بن ابی طالبؑ سے تھا ایک شب مع گروہ سرکشان جن لوگون کو گمراہ کرنے باہر نکلا پس ایک جماعت پر ہمارا گذر ہوا کہ وہ لوگ رات کو متوجہ زیارت

(ماتم)

حضرت امام حسینؑ تھے جب ہم نے چاہا اُنکو گزند وضرر پہونچائین دیکھا کہ بہت سے فرشتے آسمان سے زمین تک اُن لوگونکو احاطہ کیے ہوسے ہین اور ہم کو اُنکے نزدیک نہین آسنے دیتے وہ فرشتے زمین کے جانورون کی مضرات اُن سے دفع کرتے ہین پس مجھپر عظمت و بزرگواری اہلبیت رسالتؐ ثابت ہوئی اور مین نے توبہ کی اور اُن زائرون کے ہمراہ متوجہ زیارت حضرت امام حسینؑ ہوا اور اُنھین کے ہمراہ حج کو بھی گیا اور زیارت قبر اقدس حضرت رسولؐ خدا سے مشرف ہوا پس وہان ایک مرد نورانی سے ملاقات ہوئی کہ گروہ بیشمار اُنکے گرد جمع تھے اور مسائل دین اُن سے دریافت کرتے تھے مین نے پوچھا یہ کون بزرگوار ہین لوگون نے کہا یہ فرزند رسولؐ خدا حضرت امام جعفر صادقؑ ہین مین نے اُنکے قریب جاکر سلام کیا میرے سلام کا اُنھون نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدی ای عراقی وہ دن تجھے یاد ہو کہ جس رات کو کربلا کے قریب تو ہمارے دوستون کا متعرض ہوا تھا اُسوقت جب اُنکی کرامت و بزرگواری تجھپر ظاہر ہوئی تونے توبہ کی اور خدا نے تیرا گناہ بخشدیا مین نے کہا اُس خدا کی مین حمد کرتا ہون جسنے آپکی معرفت سے مجھے سرفراز کیا اور آپ کے نور ہدایت سے میرا دل روشن کردیا پس یا حضرت آپ کوئی حدیث مجھسے بیان فرمائیے کہ اُس سے مشرف ہو کے اپنے ہمجنسون مین واپس جاؤن حضرت نے فرمایا میرے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقرؑ نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام زین العابدینؑ سے اور اُنھون نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام حسینؑ سے اُنھون نے اپنے پدر عالیمقدار حضرت علی بن ابیطالبؑ سے اُنھون نے جناب رسالتمآبؐ سے سُنا کہ آنحضرت فرماتے تھے یا علیؑ بہشت اور پیغمبر و نیز حرام ہو جب تک مین داخل بہشت نہون اور اوصیاے پیغمبران گذشتہ پر بہشت حرام ہو جب تک یا علیؑ تم داخل بہشت نہو اور امتہاے پیغمبران گذشتہ پر بہشت حرام ہو جب تک میری امت داخل بہشت نہو اور میری امت پر بہشت حرام ہو جب تک یا علیؑ وہ تمھاری ولایت وامامت کا اقرار اور اعتقاد نہ کرین یا علیؑ مین اُس خدا کی قسم کھاتا ہون جسنے مجھے براستی بھیجا ہو کہ داخل بہشت کوئی نہو سکیگا جبتک تمسے

کسی طرح کا وسیلہ یا سبب و نسبت درست نہ کریگا پس اُس جن نے کہا ای دعبل اِس حدیث کو لکھ لو کہ ایسی حدیث ہرگز مجھ ایسے کسی شخص سے تم نہ سنوگے یہ کہکے وہ غائب ہوگیا بعد اسکے پھر مین نے اُسے نہ دیکھا ؎

	بذرہ گر نظر مہر بوترابؑ کسند		بر آسمان رود و کار آفتاب کند	
	علیؑ امام من ست و منم غلام علیؑ		ہزار جان گرامی فدای نام علیؑ	

کیون حضرات سنے آپ نے فضائل و مناقب اور خصائل و مراتب حضرت امیر المومنین علیؑ بن ابیطالبؑ کے مگر افسوس ہزار افسوس کہ اشقیاے امت جفا کار نے اُنھین کی ذریت و عترت اطہار پر کیا کیا ظلم و ستم کیے سر مبارک حضرت سید الشہداؑ کو نیزۂ طویل پر بلند کیا اور زیور و اسباب اہلحرم کا لوٹ لیا اور خیمون مین آگ لگا دی کربلا سے کوفہ تک اور کوفہ سے شام تک اہلبیتؑ اطہار کو شتران برہنہ پر سوار کرکے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا اور اسی ذلت و خواری سے حضرت سید سجادؑ کو مع تمام اہلحرم کے دربار یزید پلید مین لیگئے چنانچہ ابو مخنف وغیرہ نے روایت کی ہی کہ حکم یزید پلید سے سر مبارک سید الشہداؑ کا اُسکے دروازۂ قصر پر آویزان کیا گیا اور اہلبیت آنحضرتؑ کو اپنے محل مین بھجوا دیا جب مخدرات اہلبیتؑ عصمت و طہارت اُس ملعون کے گھر مین داخل ہوے عورات آل ابو سفیان نے اپنے زیور اُتار ڈالے اور لباس ماتم پہنکر آواز نوحہ و بکا بلند کی اور تین روز برابر ماتم رہا راوی کہتا ہی کہ اُس وقت ہند دختر عبد اللہ بن عامر کہ اُس زمانے مین یزید کی زوجہ تھی اور پیشتر جناب امام حسینؑ کی خدمت مین تھی اُسنے پردہ کا مطلق خیال نہ کیا اور گھر سے سر و پا برہنہ نکل کر مجلس یزید مین جسوقت کہ مجمع عام تھا آکر کہا ای یزید مین نے سنا ہی کہ تو نے سر مبارک امام حسینؑ پسر فاطمۂ زہراؑ کا میرے گھر کے دروازہ پر آویزان کیا ہی یہ سنتے ہی یزید نے دوڑکر کپڑا اُسکے سر پر ڈالدیا اور سمجھانے کے لیے کہا کہ گھر مین چلی جا اور فرزند رسول خدا اور بزرگ قریش پر نوحہ و زاری کر کہ ابن زیاد نے اُنکے بارے مین جلدی کی مین اُنکے قتل پر راضی نہ تھا افسوس ہزار افسوس

مومنین یزید کو اپنی زوجہ کا تو اسقدر پاس ہوا کہ اُسے ایک کپڑا اُڑھا کر اور سمجھا بجھا کر مکان مین پہونچا دیا مگر کیا انقلاب زمانہ ہی کہ عترت رسولؐ اور ذریت علیؑ و بتولؑ کو شتران برہنہ پر سوار کرکے مثل کنیزون کے شہر بشہر اور دیار بدیار پھرایا اور مجمع عام مین نامحرمون کے سامنے اُنھین دربار مین طلب کیا جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین ارشاد فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُسِ الْمُشَالَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی النِّسْوَۃِ الْبَارِزَاتِ سلام خدا ہو اُن سرون پر جو نیزون پر بلند کیے گئے سلام خدا ہو اُن مخدرات عصمت و طہارت پر جو بے پردہ کی گئین اور خیمون سے بظلم و ستم نکالی گئین اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ نُکِثَتْ ذِمَّتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ ہُتِکَتْ حُرْمَتُہٗ سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکا عہد توڑا گیا سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکی ہتک حرمت کی گئی اور اسی زیارت مین حجت خدا دوسرے مقام پر حضرت سید الشہداؑ کی طرف مخاطب ہوکر فرماتے ہین وَسُبِیَ اَھْلُکَ کَالْعَبِیْدِ وَصُفِّدُوْا فِی الْحَدِیْدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْھَھُمْ حَرُّ الْھَاجِرَاتِ یُسَاقُوْنَ فِی الْبَرَارِیْ وَالْفَلَوَاتِ اور ای جد بزرگوار آپکے اہلحرم مثل کنیزون کے قید ہوگئے اور لوہے کی زنجیرون مین جکڑ دیے گئے اور پشت پر ناقونکی سوار کیے گئے کہ تمازت دوپہر کی دھوپ کی اُنکے چہرون کو جلائے دیتی تھی اور صحراؤن مین اور جنگلون مین بظلم و ستم پھرائے جاتے تھے اَیْدِیْھِمْ مَغْلُوْلَۃٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ یُطَافُ بِھِمْ فِی الْاَسْوَاقِ اسطرح کہ ہاتھ اُنکے اُنکی گردنون مین بندھے تھے اور وہ بیچارے بازارون مین پھرائے جاتے تھے ؎

شامیان بستند باز وزینبؑ وکلثومؑ را			ای فلک آن ابتدا این انتہای اہلبیتؑ

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست و پنجم کلام کردن حضرت فضہؑ کنیز جناب فاطمۂ زہراؑ از قرآن مجید تا بست سال و ربط مصائب اہلبیتؑ و حال خراب

دیدن دختر حضرت سید الشہدا پدر بزرگوار خود را در زندان شام و وفات آن معصومہ عالیمقام

نَقَلَ الْعَلَّامَۃُ الْمَجْلِسِیُّ فِی بِحَارِ الْاَنْوَارِ اَنَّہٗ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَیْرِیُّ فِی کِتَابِہٖ قَالَ بَعْضُہُمْ اِنْقَطَعْتُ فِی الْبَادِیَۃِ عَنِ الْقَافِلَۃِ فَوَجَدْتُ اِمْرَأَۃً فَقُلْتُ لَہَا مَنْ اَنْتِ فَقَالَتْ وَقُلْ سَلَامٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب بحار الانوار مین نقل فرماتے ہین کہ ابو القاسم قشیری جو کہ علماے اہلسنت وجماعت سے ہین اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ کہا بعض ثقاۃ نے کہ جدا ہوا مین ایک جنگل مین قافلہ سے پس پایا مین نے ایک عورت کو پس مین نے اُس سے کہا کہ تو کون ہی پس کہا اُس عورت نے وَقُلْ سَلَامٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ یعنے اور کہہ تو سلام پس قریب ہی کہ جانوگے تم مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ اول ابتدا بسلام کرنا چاہیے فَسَلَّمْتُ عَلَیْہَا پس سلام کیا مین نے اُس عورت پر فَقُلْتُ مَا تَصْنَعِیْنَ ھٰہُنَا قَالَتْ مَنْ یَّہْدِی اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ پس کہا مین نے آپ یہان کیا کرتی ہین کہا اُس عورت نے کہ جس شخص کو خدا ہدایت کرتا ہی پس اُسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین ہی فَقُلْتُ اَمِنَ الْجِنِّ اَنْتِ اَمْ مِنَ الْاِنْسِ قَالَتْ یَا بَنِیْ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ پس کہا مین نے کہ آپ قوم جن مین سے ہین یا انس سے کہا اُس عورت نے کہ اے بنی آدم لو تم اپنی زینت کو مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ مین اولاد آدمؑ سے ہون فَقُلْتُ مِنْ اَیْنَ اَقْبَلْتِ قَالَتْ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ پس کہا مین نے آپ کہان سے تشریف لائی ہین کہا کہ پکارے جاتے ہین وہ لوگ مکان بعید سے مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ مین راہ دور سے آئی ہون فَقُلْتُ اَیْنَ تَقْصُدِیْنَ قَالَتْ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ پس کہا مین نے آپ کہان کا قصد رکھتی ہین کہا کہ اور واسطے خدا کے ہی اوپر آدمیون کے حج کرنا خانۂ کعبہ کا مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ مین حج بیت اللہ کو جاتی ہون فَقُلْتُ مَتٰی اِنْقَطَعْتِ

قَالَتْ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ پس کہا مین نے کہ آپ کو قافلہ سے جدا ہوے کو کتنے دن ہوے کہا اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آسمانون اور زمین کو چھ روز مین مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ مجھے چھ دن گذرے ہین فَقُلْتُ اَتَشْتَہِیْنَ طَعَامًا فَقَالَتْ وَمَا جَعَلْنَاہُمْ جَسَدًا لَّا یَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ فَاَطْعَمْتُہَا پس کہا مین نے کہ آیا آپکو خواہش طعام ہی پس کہا اور نہین گردانا ہم نے اُنکو ایسا جسد کہ نہین کھاتے ہین وہ کھانے کو مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ خواہش طعام ہی راوی کہتا ہی پس مین نے اُنکو کھانا کھلایا ثُمَّ قُلْتُ ہَرْوِلِیْ وَتَعَجَّلِیْ قَالَتْ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا پھر کہا مین نے کہ جلدی چلو اور تعجیل کرو کہا کہ نہین تکلیف دیتا ہی اللہ کسی نفس کو مگر بقدر وسعت اُسکی مطلب اس آیت سے یہ تھا کہ مین بسبب کبر سن کے شتاب روی کی طاقت نہین رکھتی ہون فَقُلْتُ اُرْدِفُکِ فَقَالَتْ لَوْ کَانَ فِیْہِمَا اٰلِہَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا پس کہا مین نے کہ مین آپکو اپنے راحلہ کی پشت پر اپنے ہمراہ سوار کرلون پس کہا اگر ہوتے زمین و آسمان مین بہت سے خدا سوا خدا کے تو البتہ فاسد ہوجاتے زمین و آسمان مطلب اس آیت سے یہ تھا کہ مین نامحرم مرد کے ہمراہ ایک مرکب پر کیونکر سوار ہوسکتی ہون فَنَزَلْتُ فَاَرْکَبْتُہَا فَقَالَتْ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا پس مین اپنے راحلہ سے اُتر آیا اور اُس عورت کو سوار کیا پس کہا تسبیح کرتی ہون مین تسبیح کرنا ایسے خدا کی کہ جسنے میرے لیے اس راحلہ کو مسخر کیا مطلب اس آیت سے اظہار حمد وشکر خداوند عالم تھا فَلَمَّا اَدْرَکْنَا الْقَافِلَۃَ قُلْتُ اَلَکِ اَحَدٌ فِیْہَا قَالَتْ یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ یَا مُوْسٰی اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ پس جب ہم قافلہ تک پہونچ گئے تو مین نے کہا کہ آیا کوئی آپکا عزیز یا دوست اس قافلہ مین ہی کہا اے داؤد تحقیق کہ ہم نے گردانا تجھکو خلیفہ زمین مین اور نہین ہین محمدؐ مگر رسول اے یحییٰؑ لے تو کتاب کو اے موسیٰؑ تحقیق کہ مین خدا ہون مطلب ان آیات سے اُس عورت کا یہ تھا کہ ان چار نامون کے شخص میرے عزیز اس قافلہ مین موجود ہین فَصِحْتُ بِہٰذِہِ الْاَسْمَاءِ فَاِذَا

اَنَا بِاَرْبَعَةِ شَبَابٍ مُتَوَجِّهِيْنَ نَحْوَهَا فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ مِنْكِ قَالَتْ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پس ان چارون نامون کو لیکر مین نے پکارا پس ناگاہ مین نے دیکھا کہ چار جوان
اُس عورت کی طرف متوجہ ہوے ہین پس مین نے کہا کہ یہ سب جوان آپ کے کون ہین کہا کہ
مال و اولاد زینت ہی زندگانی دنیا کی مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ یہ چارون
جوان میرے فرزند ہین فَلَمَّا اَتَوْهَا قَالَتْ يَا اَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ
الْاَمِيْنُ پس جب وہ چارون جوان اُس عورت کے پاس آئے تو کہا ای بابا میرے اجیر قرار دو اسکو
تحقیق کہ بہترین اجیر وہ ہی کہ جو قوی و امین ہو مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ اس
شخص کو جسنے میری رہنمائی کی ہی اور اپنے مرکب پر سوار کرکے لایا ہی کچھ اجرت دینا چاہیے
فَكَافُوْنِيْ بِاَشْيَاءَ فَقَالَتْ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ پس معاوضہ دیا اُن سب نے مجھکو ساتھ
چند اشیاء کے پس کہا اُس عورت نے اور خدا دو چند کرتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی مطلب اس
آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ اسکی دو چند مکافات کرنی چاہیے فَزَادُوْا عَلٰى عَطَائِهِمْ
عَنْهَا فَقَالُوْا هٰذِهٖ اُمُّنَا فِضَّةُ جَارِيَةُ الزَّهْرَاءِ مَا تَكَلَّمَتْ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً اِلَّا بِالْقُرْاٰنِ
پس اُنھون نے میری عطا کو زیادہ کیا پس مین نے اُن سے سوال کیا کہ یہ معظمہ کون ہین پس
اُن سب نے کہا کہ یہ مادر گرامی ہماری جناب فضہؓ لونڈی ہین حضرت فاطمہ زہراؑ کی نہین کلام
کیا انھون نے بیس برس سے مگر ساتھ قرآن مجید کے کیون مومنین سنا آپ نے حال بعض
کنیزان جناب سیدہؑ فاطمہ زہراؑ کا کہ جنکا یہ مرتبہ تھا کہ بجز کلام خدا اور کوئی بات نہ کرتی تھین
اور اگر کوئی اُن سے کلام کرتا تھا تو آیات قرآنی کی تلاوت فرما کر لوگونکو جواب دیتی تھین
خدا لعنت کرے اشقیاے کوفہ و شام پر جنھون نے بعد قتل حضرت سید الشہداؑ انھین
جناب سیدہؑ کی عترت طیبہ اور ذریت طاہرہ پر کیا کیا ظلم و ستم کیے کربلا سے تا کوفہ اور کوفہ
سے تا شام شتران بے کجاوہ و عماری پر سوار کرکے دیار بدیار بے مقنع و چادر در دربار
یزید شرابخوار مین لائے اور مدتون قیدخانہ شام مین جس مین دن کی دھوپ اور

رات کی اوس سے اُن اسیرون کو سخت اذیت پہونچتی تھی اسیر رکھا اور اُس خرابہ مین بھی کیا کیا
مصائب و شدائد اہلبیت طاہرینؑ پر گذر گئے رُوِيَ اَنَّهٗ لَمَّا قَدِمَ اٰلُ اللّٰهِ وَاٰلُ رَسُوْلِهٖ عَلٰى
يَزِيْدَ فِي الشَّامِ اَفْرَدَ لَهُمْ دَارًا وَكَانُوْا مُتَشَغِّلِيْنَ بِاِقَامَةِ الْعَزَاءِ چنانچہ کتاب منتخب مین
منقول ہی کہ جب عترت طیبہ حضرت رسول و ذریت طاہرہ حضرت علیؑ و بتولؑ شام مین وارد
مجلس یزید پلید ہوئی اور اُس ملعون نے اُنھین قیدخانہ مین بھیجا اور وہان جاکر وہ بیکس و
ناچار مشغول اقامت عزاے امام ابرارؑ ہوے وَاَنَّهٗ كَانَ لِمَوْلَانَا الْحُسَيْنِ بِنْتٌ عُمْرُهَا
ثَلَاثُ سَنَوَاتٍ وَمِنْ يَوْمِ اسْتُشْهِدَ الْحُسَيْنُ مَا بَقِيَتْ تَرَاهُ فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا وَ
اسْتَوْحَشَتْ لَهٗ وَكَانَتْ كُلَّمَا طَلَبَتْ اَبَاهَا يَقُوْلُوْنَ لَهَا غَدًا يَاْتِيْ وَمَعَهٗ مَا
تَطْلُبِيْنَ اور اسی قیدخانہ مین ایک شاہزادی کمسن دختر امام حسینؑ بھی مقید تھی کہ جسکی عمر
تین سال کی تھی اور جس روز سے کہ حضرت امام حسینؑ شہید ہوے تھے اُس روز سے وہ بیکس
دیدار پدر بزرگوار کو ترستی تھی پس یہ امر اُس سوگوار پر بہت گران ہوا اور اپنے پدر بزرگوار کے
لیے نہایت متوحش رہا کرتی تھی اور جب وہ غم دیدہ اپنے پدر عالیمقدار کو طلب کرتی تھی تو اہلبیت
اُس معصومہ سے بہلانے کے لیئے کہتے تھے کہ تمھارے بابا کل آئین گے اور جو چیز تم طلب
کرتی ہو اپنے ہمراہ لائینگے اِلٰى اَنْ كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِّنَ اللَّيَالِيْ رَاَتْ اَبَاهَا فِيْ دِمَشْقَ
بِنَوْمِهَا فَلَمَّا انْتَبَهَتْ صَاحَتْ وَبَكَتْ وَانْزَعَجَتْ فَهَجَعُوْا وَقَالُوْا مَا هٰذَا الْبُكَاءُ وَالْعَوِيْلُ
فَقَالَتْ اِئْتُوْنِيْ بِوَالِدِيْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ وَمُهْجَةِ فُؤَادِيْ وَكُلَّمَا هَجَعُوْهَا ازْدَادَتْ حُزْنًا وَ
بُكَاءً یہانتک کہ ایک رات اُس شاہزادی نے دمشق مین اپنے پدر عالیمقدار کو خواب مین
دیکھا پس جب خواب سے بیدار ہوئی آواز گریہ و بکا بلند کی اور نہایت مضطرب ہوئی پس
سب اہلبیتؑ نے مل کر اُسے تسکین دی اور کہا کہ اسقدر نوحہ و زاری کیون کرتی ہو پس اُس
معصومہؑ نے کہا کہ میرے بابا کو بلا دو اور جسقدر اہلبیتؑ اُس بچی کو تسکین دیتے تھے اُسی قدر
اُسکے رنج و غم اور گریہ و زاری مین زیادتی ہوتی جاتی تھی فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ

خواب دیدن دختر حضرت سید الشہداؑ پدر بزرگوار خود را در زندان شام و وفات آن معصومہ صلوات اللہ علیہا

فَضَجُّوا بِالْبُكَاءِ وَالْعَوِيلِ وَجَدَّدُوا الْاَحْزَانَ وَلَطَمُوا الْخُدُودَ وَحَثَوُا التُّرَابَ عَلٰى رُؤُسِهِمْ
وَنَشَرُوا الشُّعُوْرَ وَقَامُوا الصِّيَاحَ پس یہ امر اہلبیتؑ پر نہایت گران ہوا پس سب نے آواز نوحہ
وبکا بلند کی اور اُنکا غم والم تازہ ہوگیا اور رخسار و نپر طمانچے مارے اور اپنے سر و نپر خاک
اُڑائی اور بال سر کے کھولدیے اور آواز گریہ و بکا بہت بلند ہوگئی فَسَمِعَ يَزِيدُ لَعَنَهُ اللّٰهُ ضَجِيجَهُمْ
وَبُكَاءَهُمْ فَقَالَ مَا الْخَبَرُ قَالُوا اِنَّ بِنْتَ الْحُسَيْنِ الصَّغِيرَةَ رَأَتْ اَبَاهَا بِنَوْمِهَا فَانْتَبَهَتْ
وَهِيَ تَطْلُبُهُ وَتَبْكِي وَتَصِيحُ پس یزید ملعون نے اُنکی آواز نوحہ و بکا کو سنا اور کہا کہ کیا واقعہ ہے لوگون
نے کہا کہ امام حسینؑ کی ایک چھوٹی صاحبزادی نے اپنے پدر بزرگوار کو خواب مین دیکھا ہے اور خواب
سے چونک اُٹھی ہے اور وہ حضرت کو طلب کر رہی ہے اور روتی ہے اور آواز نوحہ و بکا بلند کرتی
ہے فَلَمَّا سَمِعَ يَزِيدُ لَعَنَهُ اللّٰهُ ذٰلِكَ قَالَ ارْفَعُوا رَاْسَ اَبِيهَا وَحُطُّوهُ بَيْنَ يَدَيْهَا لِتَنْظُرَ اِلَيْهِ
وَتَتَسَلّٰى بِهِ پس جب یزید ملعون نے یہ واقعہ سنا تو کہا کہ سر اُسکے پدر عالیمقدار کا اُٹھا کر لیجاؤ
اور اُسکے سامنے جا کر رکھدو تاکہ اُسکی طرف نظر کرے اور اُسکے سبب سے اُسے تسلی ہو
فَجَاؤُا بِالرَّاْسِ الشَّرِيفِ اِلَيْهَا مُغَطًّى بِمِنْدِيلٍ دِيبَقِيٍّ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهَا وَكُشِفَ الْغِطَاءُ عَنْهُ
پس وہ اشرار نابکار سر مبارک حضرت سید ابرارؑ ایک رومال دیبا اُڑھا کر اُس صاحبزادی کے
پاس لائے اور سامنے رکھدیا اور پوشش کو اُس سے دور کردیا فَقَالَتْ مَا هٰذَا الرَّاْسُ فَقَالُوْا
لَهَا رَاْسُ اَبِيكِ فَرَفَعَتْهُ مِنَ الطَّشْتِ حَاضِنَةً لَهُ وَهِيَ تَقُوْلُ پس اُس یتیمہ نے کہا کہ یہ سر کسکا ہے
اُن اشقیا نے کہا کہ یہ سر تیرے بابا کا ہے پس اُس یتیمہ نے اُس سر اقدس کو طشت سے اُٹھا کر اپنی
گود مین لے لیا اور یہ جگر خراش بین کرنا شروع کیے یَا اَبَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي خَضَبَكَ بِدِمَائِكَ
ہاے ای بابا کس شخص نے آپکو آپکے خون سے مخضب کیا یَا اَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي قَطَعَ وَرِيدَكَ
ہاے ای بابا کس شخص نے آپکی رگ گردن کو قطع کیا یَا اَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي اَيْتَمَنِي عَلٰى صِغَرِ سِنِّي
ہاے ای بابا کس شخص نے مجھے اس کم سنی مین یتیم کیا یَا اَبَتَاهُ مَنْ بَقِيَ بَعْدَكَ نَرْجُوهُ ہاے ای
بابا اب آپکے بعد کون ہمارا حامی و مددگار باقی رہا کہ جس سے ہم امید رکھین یَا اَبَتَاهُ مَنْ لِلْيَتِيمَةِ

حَتّٰى تَكْبُرَ ہاے ای بابا اب اس یتیمہ کا کون سرپرست ہے جسکے سایۂ عاطفت مین وہ سن شعور کو پہونچے
یَا اَبَتَاهُ مَنْ لِلنِّسَاءِ الْحَاسِرَاتِ ہاے ای بابا ان سر برہنہ عورتون کا اب کون مددگار رہی یَا اَبَتَاهُ
مَنْ لِلْاَرَامِلِ الْمُسْبِيَّاتِ ہاے ای بابا ان لٹی ہوئی بیوہ زنون کا ابکون حامی و معین ہے یَا اَبَتَاهُ
مَنْ لِلْعُيُوْنِ الْبَاكِيَاتِ ہاے ای بابا اب ان رونیوالیون کا کون تسلی دینے والا اور دلاسا
دینے والا ہے یَا اَبَتَاهُ مَنْ لِلضَّائِعَاتِ الْغَرِيبَاتِ ہاے ای بابا اب ان تباہ و برباد اور غریب و
مسافر بیبیون کا کون غمخوار ہے یَا اَبَتَاهُ مَنْ لِلشُّعُوْرِ الْمُنْتَشِرَاتِ ہاے ای بابا اب ان رانڈون
کے پریشان بالون کا کون خبرگیر ہے یَا اَبَتَاهُ مَنْ لَنَا بَعْدَكَ وَاضَيْعَتَاهُ ہاے ای بابا اب ہمارے
بعد آپ کے کون مددگار رہی ہاے ہم لوگ کسطرح بعد آپ کے ضائع ہوے یَا اَبَتَاهُ مَنْ لَنَا بَعْدَكَ
وَا غُرْبَتَنَا ہاے ای بابا اب ہمارا بعد ہماری غربت کے کون مددگار رہی یَا اَبَتَاهُ مَنْ لَنَا بَعْدَكَ
وَا خَيْبَتَنَا ہاے ای بابا اب ہمارا بعد آپ کے کون ناصر ہے افسوس ہے ہماری ناامیدی پر یَا
اَبَتَاهُ لَيْتَنِي كُنْتُ لَكَ الْفِدَاءَ ہاے ای بابا کاش کہ مین آپ پر نثار ہوجاتی یَا اَبَتَاهُ لَيْتَنِي كُنْتُ
قَبْلَ هٰذَا الْيَوْمِ عَمْيَاءَ ہاے ای بابا کاش کہ مین قبل اس دن کے نابینا ہوجاتی اور آپکا سر انور
اس حالت سے نہ دیکھتی یَا اَبَتَاهُ لَيْتَنِي وُسِّدْتُ الثَّرٰى وَلَا اَرٰى شَيْبَكَ مُخَضَّبًا بِالدِّمَاءِ
ہاے ای بابا کاش کہ مین زمین مین دفن ہوجاتی اور آپکی ریش منور کو خون سے رنگین نہ دیکھتی
ثُمَّ اِنَّهَا وَضَعَتْ فَمَهَا عَلٰى فَمِهِ الشَّرِيفِ وَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهَا بعد اُسکے اُس
یتیمہ نے مُنھ اپنا حضرت کے دہن اقدس پر رکھدیا اور اسقدر روئی کہ کثرت گریہ و بکا سے غش
ہوگئی فَلَمَّا حَرَّكُوهَا وَاِذَا هِيَ قَدْ فَارَقَتْ رُوحُهَا الدُّنْيَا پس جب اہلبیتؑ نے اُس یتیمہ کو
بعد تھوڑی دیر کے حرکت دی ناگاہ دیکھا کہ اُس صاحبزادی کی روح دنیا سے مفارقت کر چکی
تھی فَلَمَّا رَاٰى اَهْلُ الْبَيْتِ مَا جَرٰى عَلَيْهَا اَعْلَنُوا بِالْبُكَاءِ وَالصُّرَاخِ وَاسْتَجَدُّوا الْعَزَاءَ وَ
كُلُّ مَنْ حَضَرَ مِنْ اَهْلِ دِمَشْقَ فَلَمْ يُرَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَّا بَاكٍ وَبَاكِيَةٌ پس جب اہلبیتؑ نے
یہ حال مشاہدہ فرمایا تو آواز نوحہ و زاری و فریاد و بیقراری بلند کی اور غم والم حضرت امام مظلوم کا

تازہ ہو گیا اور جو شخص اُس روز اہل دمشق سے از قسم زن و مرد حاضر تھا وہ گریان و نالان نظر
آتا تھا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ؁

مجلس بست وششم احادیث فضیلت زیارت حضرت سید الشہدا علیہ السلام ورروایت یوحنا طبیب نصرانی واسلام آوردن او وخواب ہندو شعار نوحہ ورہائی اہلبیتؑ از زندان شام وعذر خواہی یزید وارادہ دیت دادن ورسیدن اہل حرم بکربلای معلی وفقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

فِی الْمُنْتَخَبِ عَنِ الْاِمَامِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ زُرْتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَوْ لَمْ یَکُنْ اِلَّا فِی النَّارِ لَاَخْرَجْتُہٗ کتاب منتخب مین حضرت امام بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ فرمایا جناب امام حسینؑ علیہ السلام نے کہ جو شخص میری زیارت کرے میری وفات کے بعد تو زیارت کرونگا مین اُسکی بروز قیامت اور اگرچہ وہ آتش دوزخ مین بھی ہو تو البتہ باہر نکال لاؤنگا مین اُسکو وَرُوِیَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ مَا بَیْنَ قَبْرِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلَی السَّمَاءِ مُخْتَلَفُ الْمَلٰٓئِکَۃِ اور اُسی کتاب مین اسحاق بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہو کہ فرمایا اُن جناب نے درمیان قبر امام حسینؑ سے آسمان تک محل آمد و رفت ملائکہ ہو اور شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے بسند معتبر موسی بن عبد العزیز سے روایت کی ہو کہ ایک روز یوحنا طبیب نصرانی سر راہ خانۂ ابی احمد مجھسے ملا اور کہا کہ تمھین تمھارے پیغمبرؐ اور دین کی قسم دیتا ہون تم مجھسے بیان کرو جس شخص کی قبر ان اطراف مین قبر ابن ہبیرہ کے قریب واقع ہو اور تم مین سے بہت لوگ اُنکی زیارت کو جایا کرتے ہین وہ کون شخص ہین آیا اصحاب پیغمبرؐ مین سے کوئی ہین مین نے کہا وہ اصحاب مین سے نہین ہین بلکہ ہمارے پیغمبرؐ کی دختر کے فرزند جناب امام حسینؑ ہین تمھارا

مطلب اس سوال سے کیا ہو اُس طبیب نے کہا اُنکی ایک عجیب و غریب حکایت میرے پاس ہی مین نے کہا مجھسے بھی وہ حکایت بیان کرو اُس طبیب نے کہا شاپور خادم ہارون رشید نے رات کو مجھے بلایا جب مین اُسکے پاس گیا وہ مجھے موسی بن عیسی ہاشمی عباسی کے گھر مین لیگیا مین نے اُسے ایسا بیمار پایا کہ عقل اُسکی بالکل زائل ہو گئی تھی اور تکیہ لگائے بیہوش پڑا تھا اور ایک طشت اُسکے سامنے رکھا تھا جس مین اُسکے سب اعضائے اندرونی پڑے تھے اُن دنون مین اُسے ہارون نے کوفہ سے بلایا تھا پس ہارون نے شاپور اُسکے خادم خاص کو طلب کیا اور کہا تم پروائے ہو موسی کا یہ کیا حال ہو گیا ہو اور یہ بلا بیخبر کیونکر اسپر نازل ہوئی شاپور نے کہا مین بیان کرتا ہون آگاہ ہو کہ ایک ساعت قبل اسکے یہ صحیح و سالم بیٹھا تھا اور مصاحبین وخواص گرد حاضر تھے اور اُسوقت یہ بہت خوش دماغ و خوش حال تھا اور مطلق کوئی مرض و بیماری اسے نہ تھی ناگاہ حضرت امام حسینؑ کا نام اسکے سامنے لیا گیا اُس نے کہا رافضی اُنکے حق مین یہانتک غلو کرتے ہین کہ اُنکی خاک قبر کو دوا بناتے ہین جب وہ لوگ بیمار ہوتے ہین تو خاک قبر کھا لیتے ہین پس ایک شخص بنی ہاشم سے اُسوقت دربار مین حاضر تھا اُسنے کہا مجھے سخت بیماری تھی جو علاج کیا مفید نہوا یہانتک کہ میرے کاتب نے مجھسے کہا تربت امام حسینؑ شفائے ہر درد و بیماری ہی تھوڑی تربت وہان سے اُٹھا کر کھا لو اچھے ہو جاؤگے پس مین نے موافق اُسکے کہنے کے ایسا ہی کیا اور اچھا ہو گیا موسی نے کہا اب بھی تمھارے پاس کچھ تھین سے باقی ہی اُس ہاشمی نے کہا تھوڑی سی خاک باقی ہو موسی نے کہا کچھ اُس مین سے میرے پاس لاؤ اُس ہاشمی نے اپنا خادم بھیجکر تھوڑی تربت قبر امام حسینؑ منگائی پس موسی نے وہ خاک اپنے ہاتھ مین لیکر از روے استہزا و شماتت (معاذ اللہ) اپنے اسفل بدن مین رکھ لی رکھتے ہی چلانے لگا اَلنَّارُ اَلنَّارُ یعنے مجھ مین آگ لگی جلدی طشت لاؤ شاپور کہتا ہو جب مین طشت لایا یہ اعضاد احشا اُسنے اُگل دیے مصاحب وخواص اُٹھ گئے اور وہ صحبت سرور و عیش بہ مجلس ماتم مبدل ہوئی طبیب نصرانی نے کہا اُسوقت شاپور نے مجھسے کہا آیا اس بارے مین کوئی تدبیر کارگر ہو سکتی ہو مین نے

پہونچے دوڑ کے اُس سر منور اور لب و دندان اطہر کے بوسے لیے اور بکمال نوحہ و زاری کہتے تھے اے میرے فرزند دلبند تجھے قتل کیا اور تجھے پانی نہ دیا گیا تجھے نہین پہچانتے تھے ؎

از آب ہم مضائقہ کردند کونیان	خوش داشتند حرمت مہمان کربلا
بودند دیو و دد ہمہ سیراب و می مکید	خاتم ز قحط آب سلیمان کربلا
زان تشنگان ہنوز بعیوق میرسد	آواز العطش ز بیابان کربلا

بعد اسکے فرمایا اے فرزند گرامی مین تیرا جد رسول خدا ہون اور یہ تیرا پدر علی مرتضیٰ ہے اور یہ تیرا برادر حسن مجتبیٰ ہے اور یہ تیرے چچا جعفر طیار اور عقیلؑ و حمزہؑ اور عباسؑ ہین اسی طرح تمام اپنے اہلبیت کو نام بنام بتایا ہند کہتی ہے مین اس خواب سے خائف و ترسان بیدار ہوئی اور جب اُس سر بزرگوار کے پاس گئی تو دیکھا کہ نور اُس سر منور سے جانب آسمان ساطع ہے مین نے جا کر قصد کیا کہ یزید کو بیدار کر کے اُسکو اپنے خواب سے مطلع کرون مگر اُس کو اُس کی جگہ پر نہ پایا جب تلاش کیا تو دیکھا کہ وہ ایک مکان تاریک مین دیوار کی طرف منھ کیے بیٹھا ہے اور نہایت بیم و اندوہ و خوف سے کہتا ہے مَالِیْ وَلِلْحُسَیْنِ یعنی افسوس ہزار افسوس مجھکو قتل حسینؑ سے کیا مطلب تھا الغرض جب اُسنے میرا خواب سنا اُسکا غم و اندوہ اور زیادہ ہوا اور سر جھکا کر کچھ جواب نہ دیا المختصر جب صبح ہوئی تو اہلبیت رسالتؑ کو طلب کر کے اُنکو نہایت عزت و حرمت سے شام مین رہنے یا مدینۂ منورہ کی طرف چلے جانے پر اختیار دیا اُنھون نے کہا اول ہمکو اُس امام مظلومؑ کے ماتم برپا کرنے کا حکم دے اُسنے کہا جو تمھین منظور ہو وہ کرو اور ایک مکان اُنکے واسطے مقرر کیا اہلبیتؑ نے جامہ ہائے سیاہ پہنے اور ملک شام مین جسقدر قریش و بنی ہاشم تھے وہ ماتم و گریہ و زاری و تعزیت و سوگواری مین اُنکے شریک ہوئے اور سات دن تک اُن حضرت پر نوحہ و زاری کی حضرات کیونکر گریہ و زاری نہ کرتے اہلبیتؑ رسولؐ اسواسطے کہ اُسوقت تک اُن مظلومون کو ظالمون کی شدت ظلم سے رونا تک میسر نہ ہوا تھا چنانچہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہین کہ راہ شام مین یہ حالت تھی کہ وہ اشقیا ہمارے گرد حلقہ کیے ہوئے تھے

شمع قریب رکھی اور اُس طشت مین نظر کر کے دیکھا کہ دل و جگر اور طحال و ریۂ و پھیپھڑا اُسکا طشت مین پڑا ہے یوحنا کہتا ہے کہ کبھی ہرگز مین نے ایسی حالت تمام عمر مشاہدہ نہ کی تھی پس مین نے شاپور سے کہا اسکی چارہ جوئی کسی سے نہین ہو سکتی مگر ہان عیسیٰؑ بن مریمؑ اسکا علاج کر سکتے ہین کہ وہ جناب مُردے کو زندہ کرتے تھے شاپور نے کہا سچ کہتے ہو ولیکن تم یہان حاضر رہو کہ عاقبت کار بھی اسکی معلوم ہو جائے یوحنا کہتا ہے کہ مین اُسکے پاس حاضر تھا اور موسیٰ بدستور اُسی طرح بیہوش پڑا تھا یہانتک کہ وقت سحر واصل جہنم ہوا راوی کہتا ہے کہ اسکے بعد یوحنا طبیب نصرانی کو مین نے دیکھا کہ مکرر زیارت قبر مبارک حضرت امام حسینؑ کو آتا تھا باوجودیکہ وہ نصرانی تھا بعد اسکے مسلمان ہو گیا اور اسلام اُسکا کامل ہوا افسوس ہزار افسوس مومنین غیر مسلم تو اُن امام مظلوم کا اسقدر پاس کرین کہ اُنکی قبر منور کی زیارت کے لیے حاضر ہون اور آخر الامر مسلمان ہو جائین وہ کیسے مسلمان تھے کہ جنھون نے اُنھین امام حسینؑ کو بیگناہ تین روز کا بھوکا پیاسا مع عزیز و اقربا مانند گوسفندان قربانی کے ذبح کیا اور بعد شہادت کے اُنکے تن نازک سے قصد بے ادبی کیا اور جسم مطہر سے لباس و زرہ اُتار لیے گئے بلکہ اسپر بھی اکتفا نہ کی کسی ملعون نے ایک انگوٹھی کے لیے انگشت مبارک قطع کی کسی شقی نے ایک کمربند کے لیے دونون ہاتھ اُن جناب کے بند دست سے جدا کیے اور خیمون مین آگ لگا دی اور اہلبیتؑ کو اسیر کر کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا اور مدتون قیدخانۂ شام مین جس مین دن کو دھوپ اور رات کو اوس پڑتی تھی اسیر رکھا اور بعد ایک زمانۂ دراز کے رہا کیا چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ بعض کتب معتبرہ مین روایت کی ہے کہ ہند زن یزید نے کہا جب شہدائے کربلاؑ کے سر شام مین لائے مین نے ایک شب خواب مین دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے اور فوج فوج ملائکہ نازل ہو کر حضرت امام حسینؑ کے سر مبارک کے برابر کھڑے ہوتے تھے اور کہتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ناگاہ مین نے دیکھا کہ ایک ابر آسمان سے اُترا اور اُس ابر مین بہت لوگ تھے اُن مین ایک مرد نہایت صباحت و نور و صفا رکھتے تھے جب وہ زمین پر

جو اُن اشقیا سے ہمین روتے دیکھتا تھا وہ ہمارے سر پر نیزہ لگاتا تھا اور رونے سے منع کرتا تھا
اب مین مومنین سے عرض کرتا ہون کہ آپکو قسم ہی خدا کی خیال تو کیجیے کہ جب اتنی مدت کے بعد اشراف اور
رؤسائے اہل شام کی عورتین پرسا دینے کو آئی ہونگی تو اہلبیت رسوؐل کی کیا حالت ہوئی ہوگی ؎

گردش چرخ کجا صاحب توقیر کجا — نا گنہ کردہ کجا شدت تعزیر کجا
ہر چہ بر آل نبیؐ آمدہ یوم عاشور — تاب تقریر کجا قوت تحریر کجا
گشتہ پامال تہ سم ستوران قاسمؑ — گل کجا صرصر آتشکدہ تاثیر کجا
قطع شد بازوی پُر زور زمشک آب بریخت — جہد عباسؑ کجا خواہش تقدیر کجا
رفت برباد شباب علیؑ اکبر بسنان — داغ فرزند کجا آن پدر پیر کجا
برکف شاہ علی اصغر نادان جان داد — تیر سہ شعبہ کجا گردن بے شیر کجا
بود شبیر سراپا ز جراحت پُر درد — آن تن نرم کجا نیزہ و شمشیر کجا
از لعاب دہن احمد مرسل پرورد — لب کجا سنگ کجا حلق کجا تیر کجا
در رہ شام شقی فرق شہ دین و بخیت — نخل پرخار کجا زلف گرہ گیر کجا

الحاصل روز ہشتم یزید نے اُنکو طلب کیا اور عذر خواہی کر کے شام مین رہنے کی اُنکو تکلیف دی
جب اُنھون نے قبول نہ کیا محملہائے مزین اُنکے واسطے آراستہ کیے اور خرچ کے واسطے مال حاضر
کیا اور عجب طرح کا کلمہ اُس بے حیا نے اپنی زبان پر جاری کیا کہنے لگا کہ یہ دیت ہی خون امام حسینؑ
کی اور یہ اُس ظلم کا عوض ہی جو تم اہلبیتؑ پر ہوا ام کلثومؑ نے فرمایا ای یزید تو کسقدر قلیل الحیا ہی ہمارے
بھائیون اور عزیزون کو قتل کر کے کہتا ہی کہ یہ عوض ہی اُس فعل کا جو مین نے کیا حالانکہ تمام دنیا
کا معاوضہ اُنکے ایک رونگٹے سے نہین ہو سکتا بعد اسکے بروایت شیخ مفید وغیرہ یزید ملعون نے
نعمان بن بشیر کو کہ صحابۂ جناب رسالتمآبؐ سے تھے طلب کیا اور کہا کسی شامی کو کہ جو صلاح و نیکی
اور امانت و دیانت سے موصوف ہو اُنکے ہمراہ کر دو اور عمدہ طرح سے اُنکے سفر کی تیاری کرو اور کچھ
لوگ نگہبانی کے لیے اُنکے ہمراہ روانہ کرو اور بروایت دیگر خود نعمان کو ہمراہ کیا بعد ازان حضرت

امام زین العابدینؑ کو طلب کر کے رفع تشنیع کے لیے کہا ابن مرجانہ پر خدا لعنت کرے اگر مین اسکی
جگہ پر ہوتا تو جناب امام حسینؑ جو کچھ مجھسے طلب کرتے مین اُنکو دیتا اور اُنکے قتل پر راضی نہ ہوتا
آپ ہمیشہ مجھکو خط لکھا کرین اور جو حاجت ہو وہ مجھسے طلب فرمائین کہ مین بجالاؤنگا افسوس ہزار
افسوس مومنین کیا انقلاب ہی زمانہ کا کہ جو حاجت روائے عالم ہو اُسکی شان مین ایسی بے ادبی
کی جائے اور یزید سا شقی و بخیل اُس سے کہے کہ جو حاجت ہو مجھسے طلب کیجیے کہ مین آپکی حاجت
بر لاؤنگا بعد اسکے جس شخص کو اُنکی رفاقت و نگہبانی پر مقرر کیا تھا اُسکو طلب کر کے حضرتؑ
کی رعایت کے باب مین اُس سے بہت کچھ کہا اور جب اہلبیتؑ روانہ ہو کے قریب عراق پہونچے
اُس شخص سے جو اُنکے ہمراہ تھا کہا کہ ہمکو کربلا لیچلو اور وہان سے مدینہ کی جانب روانہ ہو اُس
شخص نے منظور کیا جب کربلا پہونچے اُس روز جابر بن عبداللہ انصاری اور گروہ بنی ہاشم
اور اُن امام مظلومؑ کے اقارب حضرت کی زیارت کو آئے تھے اُس مقام متبرک مین آپس مین
ملاقات کرتے بہت گریہ و زاری کی ایک جماعت کثیر عورات قریہ و دیہات سے وہان حاضر ہوئین
اور مراسم تعزیت بجا لائین بعد اُسکے روانہ ہوئے آہ آہ مومنین وہ دن بھی یاد کر لیجیے کہ جسدن
یہی اہلبیتؑ عصمت و طہارت مانند اسیرون کے طوق و زنجیرین گرفتار کیے گئے تھے اور شتران
برہنہ پر سوار کر کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرائے جاتے تھے جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ
مین ارشاد فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُوْسِ الْمُشَالَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی النِّسْوَۃِ الْبَارِزَاتِ سلام خدا ہو
اُن سرون پر جو نیزون پر بلند کیے گئے سلام خدا ہو اُن مخدرات عصمت و طہارت پر جو بے پردہ کیگئین
اور خیمون سے بظلم و ستم نکالی گئین اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ نُکِثَتْ ذِمَّتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ ہُتِکَتْ حُرْمَتُہٗ
سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکا عہد توڑا گیا سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکی ہتک حرمت کی گئی اور
اُسی زیارت مین حجت خدا دوسرے مقام پر حضرت سید الشہداؑ کی طرف مخاطب ہو کر فرماتے ہین
وَسُبِیَ اَہْلُکَ کَالْعَبِیْدِ وَصُفِّدُوْا فِی الْحَدِیْدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْہَہُمْ حَرُّ الْہَاجِرَاتِ
یُسَاقُوْنَ فِی الْبَرَارِیْ وَالْفَلَوَاتِ اور اے جد بزرگوار آپکے اہل حرم مثل کنیزون کے قید ہو گئے اور لوہے

کی زنجیرون مین جکڑ دیے گئے اور پشت پر ناقون کی سوار کیے گئے کہ تمازت دوپہر کی دھوپ کی اُنکے چہرونکو جلائے دیتی تھی اور صحراؤن مین اور جنگلون مین بظلم و ستم پھرائے جاتے تھے اَیدِیھِم مَغْلُولَۃٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ یُطَافُ بِھِمْ فِی الْاَسْوَاقِ اس طرح کہ ہاتھ اُنکے اُنکی گردنون مین بندھے تھے اور وہ بیچارے بازارون مین پھرائے جاتے تھے ؎

فنا میان بستند بازو زینبؑ و کلثوم را	ای فلک آن ابتدا این انتہای اہلبیت

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست و ہفتم فضائل گریہ روایت ابوعمارہ شاعر و اشعار در توصیف اشک عزا و رسیدن اہل حرم بمدینہ و روایت بشیر بن حذلم و اشعار بشیر و ترجمۂ خطبہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام و اشعار نوحہ بزبان حال

فِی بِحَارِ الْاَنْوَارِ عَنِ الْاَزْدِیِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ لِفُضَیْلٍ تَجْلِسُوْنَ وَ تُحَدِّثُوْنَ قَالَ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاکَ قَالَ اِنَّ تِلْکَ الْمَجَالِسَ اُحِبُّھَا فَاَحْیُوْا اَمْرَنَا یَا فُضَیْلُ فَرَحِمَ اللّٰہُ مَنْ اَحْیَا اَمْرَنَا یَا فُضَیْلُ مَنْ ذَکَرَنَا اَوْ ذُکِرْنَا عِنْدَہٗ فَخَرَجَ مِنْ عَیْنِہٖ مِثْلُ جَنَاحِ الذُّبَابِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ کتاب بحار الانوار مین ازدی سے منقول ہے وہ کہتا ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادقؑ نے فضیل سے سوال کیا کہ آیا تم لوگ مجلسون مین بیٹھتے ہو اور ہمارا ذکر بیان کرتے ہو اُسنے عرض کیا کہ ہان یابن رسول اللہ خداوند عالم آپ پر مجھے فدا کرے حضرتؑ نے فرمایا کہ مین اُن مجلسون کو دوست رکھتا ہون پس تم شیعون کو لازم ہے کہ ہمارے امر کو زندہ کرو (یعنی ای فضیل ہمارے فضائل و مصائب کو بیان کرو) بعد اسکے حضرتؑ نے دعا دی اپنے شیعون کو اور فرمایا کہ خدا رحمت اپنی نازل کرے اُس شخص پر جو ہمارے امر کو زندہ کرے بعدہ حضرتؑ نے ثواب گریہ بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ ای فضیل جو شخص ہمارا ذکر کرے یا اُسکے نزدیک ہم ذکر کیے جائین یعنی وہ شخص سنے پس اُسکی آنکھ سے آنسو برابر پر مگس کے

نکلے تو خداوند غفار کل گناہ اُسکے بخشدیتا ہے اگرچہ وہ گناہ کف دریا سے بھی زیادہ ہون اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ اور ابن قولویہ علیہ الرحمہ نے بسند ہاے معتبرہ ابوعمارۂ شاعر سے روایت کی ہے کہ کہا مین ایک روز جناب امام جعفر صادقؑ کی خدمت مین گیا حضرتؑ نے فرمایا کہ چند شعر مرثیۂ حضرت امام حسینؑ مین اُس طریقہ سے جسطرح تم پڑھتے ہو اور نوحہ کرتے ہو پڑھو جب مین نے مرثیہ شروع کیا تو حضرت بہت روئے اور صداے زنان آنحضرتؑ بھی پس پردہ سے بلند ہوئی ابوعمارہ کہتے ہین کہ جب مین فارغ ہوا تو حضرتؑ نے فرمایا کہ جو ایک شعر مصیبت حضرت امام حسینؑ مین پڑھے اور پچاس آدمیون کو رولائے بہشت اُسپر واجب ہوتا ہے اور اگر تیس آدمیونکو رولائے جب بھی بہشت اُسپر واجب ہوگا اور اگر بیس آدمیون کو رولائے جب بھی بہشت واجب ہوگا اور اگر دس آدمیون کو رولائے جب بھی بہشت واجب ہوگا اور اگر پانچ آدمیونکو رولائے بہشت اُسپر بھی واجب ہوگا اور جو خود بھی روئے اور ایک آدمی کو رولائے بہشت اُسپر واجب ہوگا اور اگر خود ہی مرثیہ پڑھے اور خود ہی تنہا روئے بہشت اُسپر واجب ہوگا اور جسے رونا نہ آئے اور رونیوالون کی صورت بنائے بہشت اُسپر واجب ہوگا بعد اسکے حضرتؑ نے فرمایا کہ جو حضرت امام حسینؑ کو یاد کرے اور اُسکی آنکھ سے آنسو بقدر پر مگس نکلے تو ثواب اُسکا خدا پر ہے اور خدا اُسکے لیے کسی ثواب پر راضی نہین ہے بغیر بہشت عطا کرنے کے سبحان اللہ مومنین کیا مرتبہ ہے گوہر اشک عزاے جناب سید الشہدا کا کہ جسکی خود ائمۂ ہدیٰ تعریف فرماتے ہین اب چند شعر توصیف اشک عزا کے سنیے ؎

بلی اشک عزا در بے مثالے	بود بالاتر از سلک لآلے
لآلے راکجا این قدر و مقدار	خدا این اشک را باشد خریدار
زدلہا دور سازد درد این اشک	کند نار جہنم سرد این اشک
چو مصقل زنگ عصیان را زداید	جلا آئینۂ دل را نماید
بآبش رحمت داور زند موج	درین یک قطرہ صد کوثر زند موج

چراغ بزم عصیان ست این اشک — دلیل راہ ایمان ست این اشک
متاع رحمت ست این دانۂ اشک — بہای جنت ست این دانۂ اشک
درآن طوفان کہ لرزد خلق را دل — رساند کشتی باکی بہ ساحل

حضرات اسوقت مجھے ایک اور شاعر کا حال یاد آگیا وہ کون شاعر ہین مومنین سمجھ گئے ہونگے وہ شاعر بشیر بن حذلم تھے چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب بحار وغیرہ مین لکھتے ہین کہ بشیر بن حذلم جو ہمراہیان اہلبیت سے تھا وہ کہتا ہی جب ہم قریب مدینہ پہونچے تو حضرت سید الساجدین نے ایک جگہ قریب شہر نزول اجلال فرمایا اور حکم دیا کہ خیمہ برپا کرین اور قناتین کھڑی ہون پھر فرمایا ای بشیر بن حذلم خدا تیرے باپ پر اپنی رحمت نازل کرے کہ تیرا پدر مرد شاعر تھا اپنے باپ کا حصہ تونے بھی پایا ہی اُسنے عرض کیا کہ ہان یا ابن رسول اللہ مین بھی شعر کہتا ہون حضرت نے فرمایا پس مدینہ مین جاکر چند شعر مرثیۂ سید الشہدا مین پڑھ اور اہل مدینہ کو ہمارے آنے سے مطلع کر بشیر کہتا ہی مین سوار ہوکر مدینۂ طیبہ مین داخل ہوا جب مسجد رسول کے قریب پہونچا صدائے گریہ و زاری بلند کی اور یہ شعر پڑھے ؎

يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ بِهَا — قُتِلَ الْحُسَيْنُ فَأَدْمُعِي مِدْرَارُ
اَلْجِسْمُ مِنْهُ بِكَرْبَلَاءَ مُضَرَّجٌ — وَالرَّأْسُ مِنْهُ عَلَى الْقَنَاةِ يُدَارُ

یعنی ای اہل یثرب یہ جگہ اقامت کی نہین رہی کیونکہ حضرت امام حسین فرزند رسول الثقلین شہید ہوگئے اور اس سبب سے میری آنکھون سے سیلاب اشک روان ہی اور اُنکا بدن شریف کربلا مین درمیان خاک و خون افتادہ ہی اور اُنکا سر مبارک نیزہ پر شہر بشہر پھراتے ہین بعد اسکے کہا حضرت امام زین العابدین مع بقیۂ اہلبیت تمھارے قریب آگئے ہین اور مین اُنکا قاصد ہون جب یہ آواز مدینہ مین بلند ہوئی تمام مخدرات بنی ہاشم اور مہاجرین و انصار کی عورتین سر و پا برہنہ اپنے مکانون سے نکل پڑین اس صورت سے کہ اپنے مُنھ پر طمانچے مارتی تھین اور اپنے بال پریشان کرکے صدائے نالہ و نوحہ و زاری اور واویلاہ وامصیبتاہ بلند کرتی تھین بشیر کہتا ہی

کہ مین نے کبھی مدینہ کو اس حال سے نہ دیکھا تھا اور کبھی اُس روز سے تلخ تر اور کوئی ماتم اُس سے عظیم تر نہ دیکھا تھا پس سب میرے پاس آئے اور کہا ای خبر بد سنانے والے تونے ماتم جناب سید الشہدا مین ہمارے اندوہ کو تازہ کیا اور ہماری جراحتون کو اپنے نالۂ جانسوز سے خراشیدہ کیا تو کون ہی اور کہان سے آیا ہی مین نے کہا مین بشیر بن حذلم ہون میرے آقا جناب امام زین العابدین نے مجھکو تم سب کے پاس بھیجا ہی اور خود مع عیال امام شہید غریب فلان مقام پر مقیم ہین جب مجھسے یہ خبر سنی تمام زن و مرد سر و پا برہنہ روتے پیٹتے اُس طرف روانہ ہوے بشیر کہتا ہی کہ مین ہر چند گھوڑا دوڑاتا تھا اور تعجیل چاہتا تھا مگر کثرت و ہجوم سے راہ نہ ملتی تھی جب مین حضرت کے قریب خیمہ پہونچا مین نے دیکھا کہ حضرت امام زین العابدین کرسی پر جلوہ افروز ہین اور چشم مبارک سے مثل باران آنسو جاری ہین اور رومال سے آنسو پاک کرتے جاتے ہین اور ہر جانب سے صدائے نوحہ و گریہ مردون اور عورتون اور کنیزون اور خواتین معظمہ کی بلند ہی جوق جوق لوگ چلے آتے ہین اور حضرت کو پُرسا دیتے ہین صدائے واحسیناہ عرش برین تک بلند ہی سیلاب اشک اہل زمین آسمان تک پہونچا ہی قدسیون کے اشک خونین نے روے زمین کو گلگون کردیا ہی الغرض جب شور و فغان مین کچھ تسکین ہوئی تو حضرت نے لوگون سے اشارہ کیا کہ خاموش ہو جب سب ساکت ہوے حضرت نے فرمایا مین اُس خدا کی حمد کرتا ہون جو پروردگار عالمیان ہی اور تمام خلائق پر رحیم و مہربان ہی وہی صاحب روز جزا اور آفرینندۂ ارض و سما ہی اور معرفت اُسکی ادراک عقول سے بعید اور رازہاے پنہان سے قریب ہی پھر فرمایا حمد کرتا ہون مین اُسکے لیے عزائم امور اور مصائب دہور اور محنت ہاے درد آور ندہ اور ماتم ہاے صبر برانداز ندہ پر ایہا الناس خاص خدا کے لیے حمد ہی کہ ہم کو سخت ترین مصیبت مین مبتلا کیا اور اسلام مین رخنۂ عظیم پیدا ہوا سید جوانان بہشت کو قتل کیا اور اُسکے فرزندون اور اہلبیت کو اسیر کیا اور اُسکا سر نیزہ پر شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا یہ وہ مصیبت ہی جسکا مانند نہین پس کونسا دل بعد دیکھنے ایسی مصیبت جانسوز

کے شاد ہوگا تحقیق کہ ساتون آسمانون نے حضرتؑ کی شہادت پر گریہ کیا اور دریا خروش مین آئے اور آسمان و زمین کو تزلزل ہوا درختون مین آگ لگ گئی ماہیان دریا آتش حرمان پر طپیدہ ہوئین قدسیان عالم بالا اور حاملان عرش اعلی نے مصیبت جناب سید الشہدا مین اشک خونین بہائے ایہا الناس کون دل اس محنت سے شگافتہ نہوا اور کون سینہ اس مصیبت مین مجروح نہوا ایہا الناس آگاہ ہو کہ ہم کو مانند اسیرون کے طوق و زنجیر مین گرفتار کیا اور شتران برہنہ پر سوار کر کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا حضرات بعد اسکے امام زین العابدینؑ نے عجب طرح کا کلمہ ارشاد فرمایا کہ تمام عمر انشاء اللہ جب اُسکا خیال کیجیے گا تو یقین ہی ضرور رو دیجیے گا حضرتؑ فرماتے ہین قسم ہی خدا کی اگر پیغمبرؐ ان لوگون سے ہماری ذلت اور قطع نسل کے لیے سفارش کرتے تب بھی ہر آئینہ اس سے زیادہ ظلم نہ کرتے حالانکہ حضرت رسولؐ نے ہمارے اعزاز و اکرام اور رعایت حقوق و احترام کی اُن سے سفارش کی ہی بعد اسکے حضرتؑ نے فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کیا ماتم جانگداز اور کیا واقعہ راحت بر انداز ہی مین خدا سے اپنا اجر طلب کرتا ہون اور اُسی سے امید ثواب رکھتا ہون اور وہی ظالمون سے انتقام لینے والا ہی اور صابرون کا ثواب دینے والا ہی بعد اُسکے مدینہ مین تشریف لائے جب حضرت رسولؐ کے مرقد منور او ضریح مقدس پر نظر پڑی فریاد کی کہ وَا جَدَّاہُ وَا مُحَمَّدَاہُ آپکے حسینؑ کو تین روز کا بھوکا پیاسا مانند گوسفند قربانی کے ذبح کیا اور آپکے اہلبیتؑ محترم کو اسیر کیا آہ آہ مومنین اُس وقت اہلبیت رسولؐ یہ نوحہ و بکا کرتے تھے جیسے شاعر نے بزبان حال اس طرح نظم کیا ہی

اشعار

جہاں کہ بی تو بما قوم کو فغان کردند	بما ستم زدگان منع آب و نان کردند
نشستہ بر شتران برہنہ بی معجر	تمام بیکس و بی آشنا و بی یاور
بہر دیار کہ وارد شدیم غوغا بود	مخدرات ترا خلق در تماشا بود

پس دوبارہ مدینہ مین خروش برپا ہوا اور صدائے گریہ و نالہ در و دیوار سے بلند ہوئی الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست و ہشتم مبتلا شدن بندہ مومن بہ بلیات و اشعار نوحہ حضرت ام کلثوم علیہا السلام در وقت ورود مدینہ

فِیْ کِتَابِ عَلِیٍّ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً اَلنَّبِیُّوْنَ ثُمَّ الْوَصِیُّوْنَ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ وَاِنَّمَا یُبْتَلَی الْمُؤْمِنُ عَلٰی قَدَرِ اَعْمَالِہِ الْحَسَنَۃِ فَمَنْ صَحَّ دِیْنُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ اِشْتَدَّ بَلَاءُہٗ وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلِ الدُّنْیَا ثَوَابًا لِلْمُؤْمِنِ وَلَا عُقُوْبَۃً لِکَافِرٍ وَمَنْ سَخُفَ دِیْنُہٗ وَضَعُفَ عَمَلُہٗ قَلَّ بَلَاءُہٗ وَاِنَّ الْبَلَاءَ اَسْرَعُ اِلَی الْمُؤْمِنِ التَّقِیِّ مِنَ الْمَطَرِ اِلٰی قَرَارِ الْاَرْضِ کتاب کافی مین ثقۃ الاسلام ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی الرازی علیہ الرحمہ روایت فرماتے ہین کہ وہ کتاب جو جناب امیر المومنینؑ نے اپنے دست حق پرست سے لکھی تھی اُس مین یہ عبارت بھی تھی کہ سخت ترین مردم از روے بلا انبیا ہین بعد اُسکے اوصیا ہین بعد اُسکے اور لوگ ہین جو اُن سے کم رتبہ ہین مثل علما و صلحا وغیرہ کے اور مومن بقدر اپنے اعمال نیک کے بلا مین گرفتار ہوتا ہی پس جس شخص کا دین صحیح ہی اور عمل اُسکا نیک ہی بلا اُسکی زیادہ شدید ہی اور یہ اسواسطے ہی کہ خداوند عالم نے دنیا کو مومن کے لیے ثواب اور کافر کے لیے عذاب نہین گردانا ہی یعنی مومن کے اعمال نیک کا ثواب دنیا مین عنایت نہین فرماتا ہی بلکہ اُسے آخرت پر موقوف کیا ہی اور کافر کے اعمال بد کی سزا بھی دنیا مین نہین دیتا ہی بلکہ قیامت مین دیگا اور جس شخص کا دین باطل ہی اور عمل اُسکا ضعیف ہی بلا بھی اُسکے لیے کم ہی اور بدرستیکہ بلا مومن پرہیزگار کیطرف اُس سے جلد تر نازل ہوتی ہی کہ جسطرح باران آسمان سے زمین پر نازل ہوتا ہی وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْتَلِی الْمُؤْمِنَ بِکُلِّ بَلِیَّۃٍ وَیُمِیْتُہٗ بِکُلِّ مِیْتَۃٍ وَلَا یَبْتَلِیْہِ بِذَہَابِ عَقْلِہٖ اَمَا تَرٰی اَیُّوْبَ کَیْفَ سُلِّطَ اِبْلِیْسُ عَلٰی مَالِہٖ وَعَلٰی وُلْدِہٖ وَعَلٰی اَھْلِہٖ وَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مِنْہُ وَلَمْ یُسَلَّطْ عَلٰی عَقْلِہٖ تُرِكَ لَہٗ لِیُوَحِّدَ اللّٰہَ بِہٖ اور جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ حضرتؑ نے فرمایا بدرستیکہ خدای عز و جل مومن کو ہر بلا مین مبتلا کرتا ہی اور ہر طرح کی موت سے اُسے مار ڈالتا ہی اور اُسے ایسے مرض مین

مبتلا نہین کرتا ہی کہ اُسکی عقل جاتی رہے بعد اُسکے حضرت نے مثال کے لیے یہ حکایت یاد دلائی اور فرمایا کہ تم نے حضرت ایوبؑ کا حال نہین دیکھا کہ ابلیس ملعون کیونکر اُنکے مال پر مسلط کیا گیا اور اُنکی اولاد پر اور اُنکے اقارب پر اور اُنکی کل چیز و بیز اُسے غلبہ حاصل تھا مگر شیطان شقی اُنکی عقل پر مسلط نہین کیا گیا اور اُنکی عقل کو خداوند عالم نے محفوظ رکھا تا کہ اُسکی وحدانیت و ربوبیت مین کسی طرح کا شک نہ لائین اور قصہ حضرت ایوبؑ کا بہت مشہور و معروف ہی حاجت بیان نہین ہی و عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیَکْرُمُ عَلَی اللّٰہِ حَتّٰی لَوْ سَاَلَہُ الْجَنَّۃَ بِمَا فِیْھَا اَعْطَاہُ ذٰلِکَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْتَقِصَ مِنْ مُلْکِہٖ شَیْئًا وَاِنَّ الْکَافِرَ لَیَھُوْنُ عَلَی اللّٰہِ حَتّٰی لَوْ سَاَلَہُ الدُّنْیَا بِمَا فِیْھَا اَعْطَاہُ ذٰلِکَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْتَقِصَ مِنْ مُلْکِہٖ شَیْئًا اور جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ فرمایا حضرتؑ نے کہ تحقیق مومن خداوند عالم کے نزدیک ایسا بزرگ مرتبہ ہی کہ اگر وہ سوال کرے جنت اور نعمات جنت کا تو خداوند عالم اُسکو موافق اُسکے سوال کے عطا فرمائیگا بغیر اسکے کہ اُسکے مُلک سے کوئی چیز کم ہو (یعنی اُسکے عطا کرنے سے اُسکی جنت مین کوئی کمی محسوس نہ ہوگی) اور علی ہذا القیاس کافر خدا کے نزدیک ایسا ذلیل ہی کہ اگر وہ سوال کرے دنیا و ما فیہا کا تو خدا اُسکو عطا کریگا اور اُسکے مُلک مین کوئی کمی محسوس نہوگی وَاِنَّ اللّٰہَ لَیَتَعَاھَدُ عَبْدَہُ الْمُؤْمِنَ بِالْبَلَاءِ کَمَا یَتَعَاھَدُ الْغَائِبُ اَھْلَہٗ بِالطُّرَفِ وَاِنَّہٗ لَیَحْمِیْہِ الدُّنْیَا کَمَا یَحْمِی الطَّبِیْبُ الْمَرِیْضَ اور خداوند عالم اپنے بندۂ مومن کو پے در پے بلاؤن مین مبتلا کرتا ہی جسطرح کہ شخص غائب اپنے اہل و عیال کے لیے تحفے اور عجائب لاتا ہی اور بدرستیکہ خداوند عالم بچاتا ہی بندۂ مومن کو دنیا سے جسطرح کہ طبیب مریض کو بچاتا ہی (یعنی بندۂ مومن کو خداوند عالم دنیا مین مشغول ہونے سے محفوظ رکھتا ہی تا کہ دنیا کے امور مین مبتلا ہو کے یاد خدا کو نہ بھولے) وجہ اسکی یہ ہی کہ مومن کے لیے خداوند عالم نے جنت اور نعمات جنت مہیا کر رکھی ہین یہی حدیث مصداق ہی قول جناب رسالتمآبؐ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ کی یعنی دنیا قیدخانہ ہی مومن کے لیے اور جنت ہی کافر کے لیے اور احادیث اس باب مین اس کثرت سے ہین کہ اگر بہت سی مجالس مین ذکر کیے جائین تو شاید بخوبی بیان ہو سکین چنانچہ صاحبان علم و بصیرت و ارباب دانش و خبرت خوب واقف

ہین کچھ حاجت بیان نہین ہی خلاصۂ مطلب یہ ہی کہ خداوند عالم جسے اپنے بندون مین سے بہت دوست رکھتا ہی اُسے بلاہاے شدیدہ اور مصائب عدیدہ مین مبتلا کرتا ہی حضرت آدمؑ سے لیکر تا جناب رسالتمآبؐ کوئی پیغمبر ایسا نہین گذرا کہ جو آفات و بلیات مین مبتلا نہ رہا ہو اور ائمۂ و اوصیا مین جناب امیر المومنینؑ سے لیکر جناب امام حسن عسکریؑ تک کوئی امام ایسا نہین گذرا کہ جو انواع و اقسام کے شدائد و آلام مین گرفتار نہوا ہو اسی وجہ سے جناب صاحب العصر و الزمانؑ کی غیبت ہو گئی اسواسطے کہ اگر موافق مصلحت خداوند حضرت غائب نہ ہو جاتے تو اُنھین بھی اشقیا مانند اُنکے آباؤ اجداد کے تیغ ظلم و عناد سے شہید کر ڈالتے گو کہ حضرت تھوڑے ہی دنون ظاہر رہے جسپر بھی اُن ملعونون نے کیا کیا اذیتین پہونچانیکا قصد کیا اور بعد آپکی غیبت کے آپکے شیعون اور دوستون پر کیا کیا ظلم و ستم گذر گئے ذاکر کہان تک بیان کرے مگر مومنین اتنا ضرور عرض کرونگا کہ جو مصائب و شدائد آپکے آقا مظلوم کربلا غریب الغربا سید الشہداءؑ

	دُرِ یگانۂ دریاے مجمع البحرین		بخون طپیدۂ کرب و بلا امام حسینؑ	

پر گذر گئے وہ مصائب و شدائد حضرت آدمؑ سے تا ایندم اور اسوقت سے تا قیام قیامت نہ کسی پر گذرے ہین نہ گذرینگے سب پیغمبرون پر اور اوصیا پر اُنکی حیات مین مصیبتین گذرین لیکن یہان بعد شہادت بھی اعداے دین نے چین لینے نہ دیا لاش اطہر پر کیا کیا ظلم و ستم کیے اور اہلبیت طاہرینؑ کو قید کر کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا اور ایک مدت تک زندان شام مین محبوس رکھا اور اُنپر رحم نہ کیا اور بعد رہائی اُنھین وطن جانے کی اجازت ملی جب اہلبیت اطہار شام سے واپس ہو کر وارد مدینۂ طیبہ ہوے تو بی بیون کے بین سے ایسا کہرام عظیم برپا ہوا کہ در و دیوار سے آواز نوحہ و بکا بلند ہوئی چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ بحار وغیرہ مین لکھتے ہین کہ حضرت ام کلثومؑ جب مدینہ جانے لگین تو روتی تھین اور یہ چند اشعار بملالت آثار پڑھتی تھین

	مَدِیْنَۃَ جَدِّنَا لَا تَقْبَلِیْنَا		فَبِالْحَسَرَاتِ وَالْاَحْزَانِ جِئْنَا	

اے مدینے ہمارے جد بزرگوار کے ہمارے آنیکو اپنے مین قبول نہ کر کیونکہ ہم بہت سے آلام و صدمات لیکر پھرے ہین

الا فاخبر رسول الله عنا — بانا قد فجعنا في اخينا

ای مدینے ہماری طرف سے جناب رسول خدا کو اسکی خبر کردے کہ ہم اپنے برادر بزرگوار کے غم مین مبتلا کیے گئے اور رولائے گئے

وان رجالنا بالطف صرعى — بلا رؤس وقد ذبحوا بنينا

اور بدرستیکہ مرد ہمارے زمین کربلا پر بے سر پڑے ہین اور ہمارے اطفال کو دشمنون نے ذبح کر ڈالا

واخبر جدنا انا اسرنا — وبعد الاسر يا جدا سبينا

اور ای مدینے ہمارے نانا کو خبر کردے کہ تحقیق ہم اسیر کیے گئے اور بعد اُسکے بندی بنائے گئے

ورهطك يا رسول الله اضحوا — عرايا بالطفوف مسلبينا

اور جماعت آپکی یارسول اللہ زمین کربلا پر عریان پڑی ہی کہ لباس بھی اُنکے جسم پر نہین ہی

وقد ذبحوا الحسين ولم يراعوا — جنابك يا رسول الله فينا

اور یارسول اللہ حسینؑ کو ظالمون نے ذبح کر ڈالا اور ہمارے بارے مین آپ کی رعایت نہ کی

فلو نظرت عيونك للاسارى — على اقتاب الجمال محملينا

یارسول اللہ پس اگر آپ ملاحظہ فرماتے اپنی ذریت کے قیدیون کو کہ کجاوون پر اُونٹو نکے بٹھائے گئے ہین تو آپ کو نہایت غم و الم ہوتا

رسول الله بعد الصون صارت — عيون الناس ناظرة الينا

یارسول اللہ بعد عزت اور پردہ کے ہم بے پردہ کیے گئے کہ ہمین ہر کس و ناکس دیکھتا تھا

وكنت تحوطنا حتى تولت — عيونك ثارت الاعدا علينا

اور آپ جب تک تھے ہمین محفوظ رکھتے تھے اور جب سے کہ آپ نے انتقال فرمایا ہم پر اعدائے دین نے ظلم کیا اور وہ ہم پر غالب ہو گئے

افاطم لو نظرت الى السبايا — بناتك في البلاد مشتتينا

ای فاطمہ زہراؑ اگر آپ اپنی بیٹیوں کو مقید تمام شہرون مین تشہیر ہوتے دیکھتین تو نہایت محزون ہوتین

افاطم لو نظرت الى الحيارى — ولو ابصرت زين العابدينا

ای فاطمہ زہراؑ اگر آپ اپنی ذریت کو حیران و سرگردان دیکھتین اور اپنے پوتے امام زین العابدین کو باحال پریشان ملاحظہ کرتین تو کمال آپ کو رنج و ملال ہوتا

افاطم لو رأيتنا سهارى — ومن سهر الليالي قد عمينا

ای فاطمہ زہراؑ اگر آپ ہمین تمام شب جاگتے دیکھتین کہ ہم شب بیداری کے سبب سے گویا نابینا ہوگئے ہین تو آپ کو نہایت حسرت و افسوس ہوتا

افاطم ما لقيت من عداك — ولا قيراط مما قد لقينا

ای فاطمہ زہرا جو مصیبت کہ آپ کو آپ کے اعدا سے پہونچی وہ مثل ایک دانگ کے بھی نہین ہی بہ نسبت اُن مصائب کے جو ہمین ہمارے اعدائے دین سے پہونچی

فلو دامت حياتك لم تزالي — الى يوم القيامة تندبينا

پس ای فاطمہ زہراؑ اگر آپ اُسوقت مین زندہ ہوتین اور یہ حال ملاحظہ فرمالیتین تو قیامت تک ہمارے اس حال پر نوحہ و فریاد کرتین

وعرج بالبقيع وقف وناد — ايا ابن حبيب رب العالمينا

اور ای منادی بقیع مین جاکر پکار کہ ای فرزند حبیب خدا کے

وقل يا عم يا الحسن المزكى — عيال اخيك اضحوا ضائعينا

اور کہہ ای چچا حسن مجتبیٰ آپکے بھائی کے عیال کی حرمت ضائع ہوئی

ايا عماه ان اخاك اضحى — بعيدا عنك بالرمضا رهينا

ای چچا آپ کے برادر عالیوقار آپ سے چھٹ کر زمین کربلا کی خاک مین مرہون ہو گئے

بلا راس تنوح عليه جهرا — طيور والوحوش الموحشينا

کس طرح کہ سر مبارک اُن جناب کا اعدائے دین اُتار لے گئے اور لاش مبارک کو بے سر چھوڑ دیا اُن جناب پر وحوش و طیور نوحہ و شیون کرتے ہین

وَلَوْعَايَنْتَ يَامَوْلَايَ سَاقُوْا	حَرِيْمًا لَايَجِدْنَ لَهُمْ مُعِيْنًا

اور اے آقا اگر آپ ملاحظہ فرماتے حرم محترم کو اپنے کہ ہم انکو مقید کرلے گئے اور ہم انکا کوئی معین ومددگار دکھائی نہ دیتا تھا

عَلٰى مَتْنِ النِّيَاقِ بِلَاوِطَاءٍ	وَشَاهَدْتَ الْعِيَالَ مُكَشَّفِيْنَا

اور اُن حرم محترم کو اُن ملاعین نے بے فرش اونٹون کی پشتون پر سوار کیا اور اپنی عیال کو آپ ملاحظہ فرماتے کہ سر برہنہ تھے تو آپ کو نہایت صدمہ ہوتا

الا لعنة الله على القوم الظالمين وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون

مجلس بست و نہم فضائل جناب امیر المومنین علیہ السلام وبقیۂ اشعار نوحۂ حضرت ام کلثومؑ وقت ورود مدینہ و نوحہ وبکائی حضرت زینب علیہا السلام

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلنَّظْرُ اِلٰى وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عِبَادَةٌ علماے اہلسنت نے اپنے کتب مناقب مین مثل خوارزمی وغیرہ کے کہ وہ اکابر واعاظم علماے اہلسنت وجماعت سے ہین اور علماے اہل تشیع نے اپنے کتب احادیث مین مثل بحار الانوار وعبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ الاطہار وغیرہ بطرق متعددہ واسانید معتبرہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جو شاگرد رشید تھے جناب امیر المومنینؑ کے اور باتفاق فریقین انکی جلالت قدر اسقدر ہی کہ محدثین ثقات فریقین ان سے روایت کرتے ہین اور باتفاق مورخین فریقین یہ وہ بزرگوار ہین کہ جنھین تین ہزار حدیثین فقط فضائل امیر المومنینؑ مین زبانی یاد تھین روایت کی ہی کہ جناب سید المرسلینؐ افضل النبیینؐ حبیب رب العالمین الملقب بہ طٰہٰ ویٰسین المبعوث الی الاولین والآخرین تاج الہادین الصالحین الزاہدین المتقین العابدین الراکعین الساجدین نبیؐ الرحمۃ سراج الامۃ سید الثقلین نور المشرقین جد السبطین الحسنؑ والحسینؑ المنعوت فی سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى الممدوح فی دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى

المحمود فی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى صاحب اللوا خاتم الانبیا سید الاصفیا سید العرب والعجم شفیع الامم ابو القاسم محمد المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ مادامت الارض والسماء فرماتے ہین کہ جناب امیر المومنین سلطان المسلمین سید الوصیین نفس خیر المرسلین استاذ روح الامین یعسوب الدین قائد الغر المحجلین ولی رب العالمین خلیفۃ طٰہٰ ویٰسین والنبأ العظیم فی الکتاب المبین زوج سیدۃ نساء العالمین ابو الائمۃ الہداۃ المہدیین ناصر النبیین رئیس الصابرین قاتل المشرکین امام المتقین مجاہد الکافرین والناکثین والقاسطین والمارقین زینۃ العابدین والعارفین والزاہدین والراکعین والساجدین عمدۃ الشاکرین تاج الفاخرین سابق المسلمین اکبر المحسنین تنبیہ الغافلین وسیلۃ النادمین والتائبین افضل الصالحین والصادقین محیط للکافرین والمنافقین والکاذبین اول الموحدین من الروحانیین موفور عملہ عن ضبط الکرام الکاتبین کہف الوری شمس الضحی زین الہدی نجم العلی صدر التقی المقصود من قول لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ولی اللہ حجۃ اللہ اسد اللہ وجہ اللہ عین اللہ ید اللہ جنب اللہ کلمۃ اللہ نور اللہ حجاب اللہ حزب اللہ عفو اللہ قبلۃ اللہ کعبۃ اللہ غیب اللہ ارادۃ اللہ آل اللہ خلیفۃ ارض اللہ مالک ملک اللہ قاضی امر اللہ غالب کل غالب مطلوب کل طالب منجح المطالب امام المشارق والمغارب مظہر العجائب مظہر الغرائب مفرق الکتائب علی بن ابیطالبؑ الضارب بالسیفین والطاعن بالرمحین المصلی مع النبی الی القبلتین الباذل نفسہ لسید الکونین ابو الحسنؑ والحسینؑ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ مادام النیرین کے روے انور کیطرف نظر کرنا عبادت ہی علماے اعلام اور فضلاے کرام رحمہم اللہ الملک المنعام اس مقام پر اس حدیث شریف کی شرح مین اسطرح لکھتے ہین کہ یہ فرماکر جناب رسالتمآبؐ کو خیال ہوا کہ جو لوگ ادراک زمانہ امیر المومنینؑ کا نہ کرسکینگے وہ اس ثواب سے محروم رہینگے لہذا حضرت نے بعد اسکے ارشاد فرمایا وَذِكْرُهٗ عِبَادَةٌ یعنی اگر نظر کرنا طرف روے مبارک علی بن ابیطالبؑ کے ممکن نہو تو انکا ذکر کرو اسلیے کہ انکا ذکر بھی عبادت ہی بعد اسکے چونکہ دشمنان امیر المومنینؑ بہت کثرت سے تھے

اور حضرت کو خیال ہوا کہ شاید یہ لوگ کچھ شک کریں اس امر مین کہ کیا وجہ ہی کہ ذکر امیر المومنینؑ کا عبادت ہی حالانکہ سوا ذکر خدا کے کسی اور کا ذکر عبادت نہین ہو سکتا پس حضرتؑ نے حصول مزید یقین اور تفہیم و افہام حاسدین و منکرین و مبغضین کے واسطے اسکی وجہ بھی دوسری حدیث مین بلام تعلیل بیان فرمائی اور ارشاد کیا زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ لِاَنَّ ذِکْرَہٗ ذِکْرِیْ وَذِکْرِیْ ذِکْرُاللّٰہِ وَذِکْرُاللّٰہِ عِبَادَۃٌ یعنی زینت دو اپنی مجلسون کو ساتھ ذکر علی بن ابیطالبؑ کے اسواسطے کہ ذکر اُنکا میرا ذکر ہی اور میرا ذکر خدا کا ذکر ہی اور خدا کا ذکر عبادت ہی فَذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ پس ثابت ہوا کہ امیر المومنینؑ کا ذکر عبادت ہی اب تتمہ حدیث اول سنیے کہ بعد اسکے حضرتؑ کیا فرماتے ہین ارشاد کرتے ہین لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِیْمَانَ عَبْدٍ اِلَّا بِوِلَایَتِہٖ وَالْبَرَاءَۃِ مِنْ اَعْدَائِہٖ یعنی خداوند عادل ایمان کسی بندہ کا قبول نہ کریگا جن و انس و ملائکہ وغیرہ مین سے مگر انکی ولایت و محبت کے ساتھ اور انکے اعدا کی برائت کے ساتھ مقصود صریح اس جملہ سے حضرت کا یہ ہی کہ جب تک کہ کوئی شخص حضرتؑ کو دوست نہ رکھتا ہو اور آپکے اعدا کو دشمن نہ رکھتا ہو تو اُسکا ایمان مقبول نہو گا پس جس شخص کا ایمان ہی نزدیک خدا مقبول نہ ہو وہ ہرگز ہرگز داخل بہشت نہین ہو سکتا کیون حضرات سُنے آپ نے فضائل و مناقب اور خصائل و مراتب حضرتؑ امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کے مگر افسوس ہزار افسوس کہ اشقیاے امت جفا کار نے اُنھین کی ذریت و عترت اطہار پر کیا کیا ظلم و ستم کیے مردان اہلبیتؑ کے سرون کو قلم کیا اور زیور و اسباب اہل حرمؑ کا لوٹ لیا اور خیمون مین آگ لگا دی کربلا سے تا کوفہ و شام اہلبیتؑ اطہار کو شتران برہنہ پر سوار کر کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا بعد اسکے قید خانۂ شام مین جس مین دن کو دھوپ اور رات کو اوس پڑتی تھی اسیر رکھا اور بعد مدت دراز کے اُنھین بہزار خرابی وطن جانے کی اجازت ملی چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب بحار وغیرہ مین لکھتے ہین کہ حضرت ام کلثومؑ جب مدینہ جانے لگین تو روتی تھین اور یہ چند اشعار ملالت آثار پڑھتی تھین

مَدِیْنَۃَ جَدِّنَا لَا تَقْبَلِیْنَا — فَبِالْحَسَرَاتِ وَالْاَحْزَانِ جِیْنَا

اے مدینے ہمارے جد بزرگوار کے ہمارے آنے کو اپنے مین قبول نہ کر کیونکہ ہم بہت سے صدمات و آلام سے کر پھرے ہین

خَرَجْنَا مِنْکِ بِالْاَھْلِیْنَ جَمْعًا — رَجَعْنَا لَا رِجَالَ وَلَا بَنِیْنَا

اے مدینے جب ہم گئے تھے تو سب اہل و عیال ہمارے اور وارث ہمارے ساتھ تھے اور اب واپس آئے اسطرح کہ ہمارا کوئی وارث مردون مین سے باقی نہین ہی نہ کوئی فرزند باقی ہی

وَکُنَّا فِی الْخُرُوْجِ بِجَمْعِ شَمْلٍ — رَجَعْنَا حَاسِرِیْنَ مُسَلَّبِیْنَا

اور جب ہم نکلے تھے تو جماعت ہماری مجتمع اور مال و اسباب ساتھ تھا اور واپس آتے وقت ہم لُٹے ہوے سر برہنہ واپس آئے

وَکُنَّا فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ جَھْرًا — رَجَعْنَا بِالْقَطِیْعَۃِ خَائِفِیْنَا

اور جب ہم نکلے تھے تو باعلان و باظہار ہم خدا کی امان مین تھے اور جب واپس آئے تو بسبب قطع رحم و جور و ستم کے خوف زدہ واپس آئے

وَمَوْلَانَا الْحُسَیْنُ لَنَا اَنِیْسٌ — رَجَعْنَا وَالْحُسَیْنُ بِہٖ رَھِیْنَا

اور جب ہم گئے تھے تو ہمارے آقا حسینؑ ہمارے مونس و غمگسار تھے اور جب واپس آئے تو وہ جناب ہمارے ساتھ نہین ہین اور زمین کربلا مین مرہون ہو گئے اُنھین کھو آئے

فَنَحْنُ الضَّائِعَاتُ بِلَا کَفِیْلٍ — وَنَحْنُ النَّائِحَاتُ عَلٰی اَخِیْنَا

پس ہم ایسے برباد ہین کہ جنکا کوئی کفیل نہین ہی اور ہم اپنے بھائی پر نوحہ کنان ہین

وَنَحْنُ السَّائِرَاتُ عَلَی الْمَطَایَا — نُشَالُ عَلٰی جِمَالِ الْمُبْغِضِیْنَا

اور ہم وہ ہین کہ جن کو دشمنون نے شتران برہنہ پر سوار کر کے دیار بدیار پھرایا

وَنَحْنُ بَنَاتُ یٰسِیْنَ وَطٰہٰ — وَنَحْنُ الْبَاکِیَاتُ عَلٰی اَبِیْنَا

اور ہم بیٹیان ہین جناب محمد مصطفٰی الملقب بہ یٰسین و طٰہٰ کی اور ہم اپنے باپ کی شیدا والیان ہین

وَنَحْنُ الطَّاہِرَاتُ بِلَا خَفَاءٍ — وَنَحْنُ الْمُخْلَصُوْنَ الْمُصْطَفُوْنَا

اور ہم بے شک و شبہہ طاہرات ہین اور ہم برگزیدہ اور خالص ہین

وَنَحْنُ الصَّابِرَاتُ عَلَی الْبَلَایَا   وَنَحْنُ الصَّادِقُونَ لَنَا صِحُونَا

اور ہم بڑی بڑی بلاؤن پر صبر کرنے والیان ہین اور ہم سچے اور نصیحت کنندہ لوگون ہین ہین

اَلَا یَا جَدَّنَا قَتَلُوا حُسَیْنًا   وَلَمْ یَرْعَوْا جَنَابَ اللّٰہِ فِیْنَا

ای نانا رسول خدا آپ کے نواسے حسینؑ کو ظالمون نے قتل کیا اور ان ملاعین نے بارگاہ عزت وجلالی باری کی کوئی رعایت ہم اہلبیت کے باب مین نہین کی

اَلَا یَا جَدَّنَا بَلَغَتْ عِدَانَا   مُنَاهَا وَاشْتَفَی الْاَعْدَاءُ فِیْنَا

ای نانا رسول خدا ہمارے دشمن اپنی امیدون کو پہونچ گئے اور ہمین تکلیف دیکر انھون نے شفا پائی

لَقَدْ هَتَكُوا النِّسَاءَ وَحَمَّلُوهَا   عَلَی الْاَقْتَابِ قَهْرًا اَجْمَعِیْنَا

ای نانا رسول خدا آپکے حرم کی ہتک حرمت کی ظالمون نے اور انھین جبراو قہراً اونٹو نکے کجاو نپر سوار کیا

وَزَیْنَبُ اَخْرَجُوهَا مِنْ خِبَاهَا   وَفَاطِمُ وَالِهٌ تُبْدِی الْاَنِیْنَا

ای نانا آپ کی نواسی جناب زینبؑ کو ان ملاعین نے انکے خیمہ سے نکالا اور ای نانا فاطمہ صغریٰؑ نواسی آپکی اپنے رنج والم کو ظاہر کرتی ہین

سُکَیْنَةُ تَشْتَکِیْ مِنْ حَرِّ وَجْدٍ   تُنَادِی الْغَوْثَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَا

اور ای نانا سکینہؑ اپنی حرارت غم کی شکایت کرتی ہی اور اپنے پروردگار کو جو فریادرس اور رب العالمین ہی پکارتی ہی

وَزَیْنُ الْعَابِدِیْنَ بِقَیْدِ ذُلٍّ   وَرَامُوْا قَتْلَهٗ اَهْلُ الْخَؤُوْنَا

اور ای نانا زین العابدین نواسا آپکا مقید بقید شدید ہی اور انکے بھی قتل کا ارادہ اہل خیانت نے کیا تھا

فَبَعْدَهُمُ عَلَی الدُّنْیَا تُرَابٌ   فَکَاْسُ الْمَوْتِ فِیْهَا قَدْ سُقِیْنَا

پس بعد ایسے وارثون کے دنیا پر خاک ہی کیونکہ ہم نے اس دنیا مین بعد ایسے وارثون کے

گویا کہ کاسہ ہاے موت خود ہی پیے یعنی ہم زندہ مثل مردہ ہین

وَهٰذِیْ قِصَّتِیْ مَعَ شَرْحِ حَالِیْ   اَلَا یَا سَامِعُوْنَ ابْکُوْا عَلَیْنَا

اور یہ قصہ میرا ہمع میرے حال کی تفصیل کے ای سننے والو ہمارے حال پر گریہ و بکا کرو راوی کہتا ہی کہ زینبؑ جگر کباب مسجد کا دروازہ پکڑے چلاتی تھین کہ یا جداہ مین بھائی حسینؑ کی خبر شہادت لائی ہون اور سیلاب اشک خونین دیدۂ رمدرسیدہ سے بہاتی تھین اور ایک ساعت آرام نہ لیتی تھین اور گریہ و نوحہ وبکا موقوف نہ کرتی تھین اور جب جناب امام زین العابدینؑ کو دیکھتی تھین تو غم والم انکا دونا ہوجاتا تھا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس سی ام اشعار در مدح جناب حیدر کرار و شہادت محمدؑ و ابراہیمؑ فرزندان مسلم بن عقیلؑ و معلق ماندن لاش ابراہیمؑ بر آب فرات و غرق شدن مع لاش محمدؑ و حال قتل حارث بن عروہ قاتل پسران مسلمؑ

هَا عَلِیٌّ بَشَرٌ کَیْفَ بَشَرْ   رَبُّهٗ فِیْهِ تَجَلّٰی وَظَهَرْ

آگاہ ہون مومنین کہ تمام مخلوقات و سائر کائنات مین اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالبؑ علیہما السلام وہ بندۂ خدا ہین جنکی ذات بابرکات مین قدرت حق تعالی کا جلوہ و ظہور ہی

کُلُّ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْهُ   مَوْتُهٗ مَوْتُ حِمَارٍ وَبَقَرْ

جو منحرف جادۂ دین او بگراہ طریقۂ الیقین بے معرفت ذات بابرکات اور بے ولاے وصی رسولؐ کائنات مرجائے تو موت اسکی ایسی ہی جیسے گاؤ وخر یا اور حیوانات بے معرفت دین اسلام دنیا سے گذر جاتے ہین مومنین یہ مضمون بھی موافق حدیث ہی اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہوا ہی مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً یعنے جو شخص کہ مرجائے اس حالت مین کہ اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانے تو موت اسکی موت جاہلیت ہی یعنی

وہ شخص کافر اجیسے کہ ایام جاہلیت مین بت پرست مرجاتے تھے

قَوسُہٗ قَوسُ نُزُولٍ وَّعُرُوجٍ ‏ ‏ سَہمُہٗ سَہمُ قَضَاءٍ وَّقَدَرٍ

وقت کارزار وہنگام گیرو دار دست حق پرست مین کمان کا خم اسطرح نمایان ہی جیسے کمان قدرت حق تعالی مین نزول و عروج ہوتا ہی یعنی جسکو چاہے اپنے مرتبہ سے گرادے اور جسکو چاہے مرتبۂ ادنیٰ سے پایۂ اعلی پر پہونچا دے اور تیر اُن حضرتؑ کا مثل تیر قضا و قدر بے پناہ و بے نظیر

مَا رَمیٰ سَہمَہٗ اِلَّا وَکَفیٰ ‏ ‏ مَا غَزَا غَزوَۃً اِلَّا وَظَفَر

جس جنگ مین ایک تیر بھی حضرتؑ نے سر کیا اُس لڑائی کو فتح کر لیا اور کوئی معرکہ ایسا نہ ہوا کہ حضرت حملہ ور ہوے ہون اور اُس مین نصرت و ظفر نہ پائی ہو

اَغمَدَ السَّیفَ مَتیٰ قَابَلَہٗ ‏ ‏ کُلُّ مَن جَرَّدَ سَیفًا وَّشَہَرَ

جو نابکار شمشیر کھینچکر مقابل ہوا اُسکو حیدر کرار غیر فرار نے اپنی ہیبت سے ایسا مرعوب کیا کہ وہ تلوار نیام مین رکھکر فراری ہوا

حُبُّہٗ مَبدَأُ خُلدٍ وَّنَعِیمٍ ‏ ‏ بُغضُہٗ مَنشَأُ نَارٍ وَّسَقَر

دوستی و محبت شاہ ولایت موجب رحمت رب العزت اور سبب کامیابی نعمت ہاے جنت ہی اور بغض و عناد اُن حضرتؑ کا باعث عذاب الیم اور دخول نار جحیم ہی

خَصمُہٗ اَبغَضَہُ اللّٰہُ وَلَو ‏ ‏ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثنیٰ وَشَکَر

دشمنان علی بن ابی طالبؑ سے حق تعالی روز معاد بدشمنی و عناد پیش آئیگا اگرچہ وہ لوگ حمد و ثنای باری اور شکر گذاری مین اپنی زندگی بسر کرین

خِلُّہٗ بَشَّرَہُ اللّٰہُ وَلَو ‏ ‏ شَرِبَ الخَمرَ وَغَنّیٰ وَفَجَر

اور دوستان جناب امیرؑ اگرچہ تمام عمر فسق و فجور اور میخواری اور معصیت خدا مین مبتلا رہین روز قیامت اُن لوگون کو رب العزت نے بشارت نعمت ہاے جنت دی ہی اور ثواب آخرت عطا فرمایا ہی

مَن لَّہٗ صَاحِبَۃٌ کَالزَّہرَا ‏ ‏ اَو سَلِیلٌ کَشَبِیرٍ وَّشَبَر

دنیا مین سوا اُن جناب کے کون ایسا ہی جسکی زوجہ مثل فاطمہ زہرا شفیعۂ روز جزا بنت جناب محمد مصطفی کے ہو اور کون ایسا ہی جسکے فرزند دلبند مثل سبطین رسول الثقلین جناب امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کے ہین

مَن کَمَن ہَلَّلَ فِی عَہدِ صَبِی ‏ ‏ اَو کَمَن کَبَّرَ فِی عَہدِ صِغَر

کون شخص ہی جو مثل جناب امیر المومنینؑ گہوارۂ طفولیت اور عہد صغر سن مین تہلیل اور تکبیر خداوند قدیر کی بجا لایا ہو

عِندَہٗ دِیوَانُ عُلُومٍ وَّحِکَمٍ ‏ ‏ فِیہِ طُومَارُ عِظَاتٍ وَّعِبَر

دفترہای علوم و حکمت کہ جن مین وعظ و نصیحت اور مضامین پند و عبرت صاحبان بصیرت اور اہل خبرتؑ کے واسطے ہین حضرت کی ذات فائض البرکات سے جاری اور نافذ ہوے

بُو تُرَابٍ وَّکُنُوزُ العَالَمِ ‏ ‏ عِندَہٗ نَحوُ سِفَالٍ وَّمَدَر

کُنیت مبارک اُس جناب کی ابو ترابؑ ہی اور خزانہ ہاے عالم مثل سفال اور ریزہ ہاے خاک کے حضرت کے سامنے بے حقیقت و بیوقار ہین

کُلَّمَا اَحزَنَہُ الدَّہرُ سَلَا ‏ ‏ اَینَ مَا استَضعَفَہُ القَومُ صَبَر

جب زمانۂ غدار منحرف ہوکر حضرت کو محزون و مغموم کرتا تھا تو حضرت مشیت ایزدی اور رضاے جناب احدی پر توکل کرکے اپنی تشفی و تسکین فرماتے تھے اور جب قوم جفاکار ظلم و ستم کرتی تھی آپ صبر کرتے تھے

نَاقَۃُ اللّٰہِ فَیَا شِقوَۃَ مَن ‏ ‏ مَا رَعَاہَا فَتَعَاطیٰ وَعَقَر

اور منجملہ آپ کے القاب طیبہ کے ایک لقب مبارک آپکا ناقۃ اللہ ہی پس افسوس ہی شقاوت اور ظلم پر اُس ظالم کے جسنے اُس صالح المومنینؑ اور ناقۂ رب العالمین کی کچھ رعایت اور حفظ حرمت نہ کی اور مثل ناقۂ صالح شب نوزدہم ماہ صیام مین شہید کر ڈالا

پیشانی رخشان شہ در ہر نظر در ہر نگہ — تابان چو خور روشن چو مہ شام و سحر صبح و مسا
قرآن ناطق روی او طاق حرم ابروی او — واللیل شد گیسوی او روشن جبینش و الضحیٰ
از بہر استمداد او جن و ملک در یاد او — نافذ بود ارشاد او از عرش تا تحت الثرا
از شرم او مہ منخسف وز خجلتش خور منکسف — بر رای پاکش منکشف اسرار آجرام سما
منت کشش بی ریب و شک انس و جن و حور و ملک — از بار احسانش فلک گردیده باپشت دوتا
زیبا بر او تاج شہی شایان او چتر مہی — نشناختش با آگہی غیر از خدا و مصطفیٰ
باشد امام اولین از نص ختم المرسلین — ای کاش این جان حزین گردد برای او فدا
ثانی امام ما حسنؑ نور خدا سے ذو المنن — جان رسول مؤتمن ابن علی مرتضیٰ
ثالث حسینؑ آقاے ما او شافع فرداے ما — آقاے ما مولاے ما امروز و ہم روز جزا
زان پس امام چارمین سجاد زین العابدین — آن سرور دنیا و دین آن پیشواے اتقیا
خامس امام معتمد آن باقر علم احد — صابر بظلم لاتعد شاکر بر انعام خدا
صادقؑ امام راستان سادس براہ راستان — کش راستان بر آستان باشند ہر دم جبہ سا
کاظمؑ امام ہفتمین آن آفتاب اوج دین — کز نور او روی زمین آمد پر از نور و ضیا
ہشتم امام ما رضاؑ کا سمش علی کردہ خدا — حیف آنکہ مامون از دغا بنمود مسموم جفا
باشد تقیؑ میر نہم در معجزاتش عقل گم — آن کو بغیر لفظ قم زندہ نماید مردہ ہا
باشد نقیؑ میر دہم آن روح اب آن جان ام — زاسمیش بود یک نقش سم رشک ہلال پر ضیا
زان پس امام عسکریؑ آن شاہ ملک برتری — جن و ملک دیو و پری منقاد امرش بی ریا
پس آن امام دو جہان آن ہادی کون و مکان — آن مہدیؑ آخر زمان آن قائم آل عبا

یارب بحق اثنا عشر از جملہ عصیان در گذر
بر حال گریان یک نظر کن از رہ لطف و عطا

تمام شد

تقریظ و توثیق ریختہ خامۂ عنبر شمامۂ عالیجناب مستغنی عن الالقاب جلالت مآب فخامت انتساب علام رتبت والامنزلت العلامۃ الفہامہ راس المجاہدۃ الکرام تاج العلماء العظام المبین للحلال و الحرام الہادی بمواعظہ و نصائحہ سائر الانام المحلاحل العلام و الحبر القمقام العالم العامل و العیلم الکامل الصدر الشہیر الہمام النحریر القارع علی اعلام الرشاد السالک نہج الصدق و السداد السحاب الہامر و البحر الزاخر آیۃ اللہ فی العالمین و حجتہ علی الجاحدین صدر المحققین نجم الملۃ والدین مولانا و مولی الکونین ابو الفضل السید ناصر حسین لازالت شموس افاداتہم طالعۃ و اقمار افاضاتہم لامعۃ

باسمہ سبحانہ

یہ اخبار شریفہ و احادیث منیفہ جنکو سلیل الاطائب حمید الضرائب باذخ المراتب شامخ المناقب ذو المحامد الباہرہ و المحاسن الزاہرہ جناب حکیم سید حسین صاحب خصہم اللہ بالمواہب نے بحسن انتخاب مظان معتبرۂ معتمدہ سے جمع فرمایا ہی میرے نزدیک قابل سکے ہین کہ مومنین بالیقین انکو اپنی مجالس مین ذکر کرین اور انکی قرات و استماع سے ماجور و مثاب ہون واللہ الموفق۔

لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین
عبدہ ناصر حسین بن العلامۃ السید حامد حسین الموسوی النیسابوری

تقریظ و توثیق چکیدۂ کلک گہر سلک قدسی سمات ملکی صفات الکوکب الدری الذی یہتدی بہ المستہدی القمر السنی و البدر المضی عمدۃ العلماء الاعلام زبدۃ الفضلاء العظام مولانا و مولی الکونین جناب السید

ذاکرحسین صاحب دام ظلہم العالی بدوام الایام واللیالے

باسمہ سبحانہ

علم کی سچی اور حقیقی خدمت تصنیف سے ہی۔لیکن فی الواقع تصنیف بہت بڑی ذمہ داری
کا کام ہی کہ جسکا تحمل ہر شخص کے لیے آسان نہین ہی۔گو فراہمی اسباب زمانۂ حال نے
جہان مصنفین کے لیے اُنکے انتشار فضل وکمال مین نہایت نمایان مدد دی وہان بعض
متجاسرین کے لیے وہ اسباب سبب جرأت بھی ہوے۔زمانۂ گذشتہ کے کسی تجربہ کار کا مقولہ
من صنف فقد استہدف مشہور ہی۔مگر فی الحال اس مقولہ کی طرف سے بالکل اعتنا جاتی
رہی ہی لیکن جو صاحبان عقل سلیم وفہم مستقیم ہین وہ تصنیف کے حقیقی معنی سمجھتے ہین اور
اپنی تصنیف کو واقعی تصنیف بنانے کی کوشش کرتے ہین چنانچہ فی الحال ہمارے محترم دوست
حاوی الفضائل والفواضل عمدۃ الاجلۃ والاماثل جناب حکیم سید حسین صاحب المتخلص بہ
گریان لازالت افاضاتہ نے ایک تصنیف لطیف فن حدیث خوانی (یعنی فن روضہ خوانی)
مین سالہا سال کی محنت اور کوشش مین مرتب فرمائی ہی۔یہ وہ بزرگوار ہین کہ جنھون نے جلد
عاشر کتاب بحار الانوار حصۂ حالات حضرت خامس آل عبا سلام اللہ علیہ کا سلیس اُردو زبان
مین بامحاورہ ترجمہ کیا اور نام اُسکا **مصائب الابرار** رکھا جسکو جملہ مومنین نے اُسی قدر
کی نگاہ سے ملاحظہ فرمایا جسکا وہ مستحق تھا۔یہ وہ بزرگوار ہین کہ جنھون نے کتاب شرح اسباب
وعلامات کی دونون مجلدات کو عربی زبان مین محشی فرمایا جسکا نام **حل المعضلات من
شرح الاسباب والعلامات** رکھا ہی اور جسے تمام اطباے عصر اور فضلاے دہر نے
نہایت پسند فرمایا۔یہ وہ بزرگوار ہین کہ جنکے قصائد مدح جناب امیر المومنین و دیگر ائمہ
معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین مین بکثرت اُردو۔فارسی۔عربی زبان مین موجود ہین
اور اکثر حضرات مومنین لکھنؤ وغیرہ نے اُنکو مجالس عدیدہ اور محافل پسندیدہ مین سنا ہی

اور اُنکی ازحد تعریف وتوصیف فرمائی ہی اور اُنکے دیدہ ہاے دل روشن ومنور ہوے
ہین۔یہ بیان کرنا کہ فن حدیث کیا ہی اور اُسکا مرتبۂ شرف وبزرگی کیسا ہی اور اُسکی
تنقید کیونکر ہوتی ہی۔اُسکے احوال رجال کا جانچنا اور متن حدیث کو سمجھنا کسقدر صعب
ہی۔ان سب کا بیان اس مختصر تمہید مین نامناسب ہی۔مگر یہ امر واضح ہی کہ ان صعوبات
کا درجہ حسب افادات ہمارے علماے اعلام کے حالات جناب سید الشہدا روحی و
ارواح العالمین لہ الفدا مین آجکل زیادہ بڑھ گیا ہی جسکے بہت سے وجوہ عام مومنین
بھی جانتے ہین اور جنکی تفصیل خالی از تطویل نہین ہی۔بہرکیف تمیز صحیح وسقیم وحق وباطل
کے لیے جو علوم وضع ہوے ہین مثل علم رجال وفن درایت وغیرہ وغیرہ اولاً تو اُنکا حاصل
کرنا اس امر کے لیے ضروری ہی۔اسکے بعد بھی ذوق سلیم اور اُس خداداد قوت قدسیہ کی
ضرورت ہی جو صواب کو خطا سے علیحدہ کرنے مین معین ہو۔وہی وہ ملکۂ فاضلہ ہی جس کو
خداوند عالم جسکے لیے پسند کرتا ہی اُسی کو عطا فرماتا ہی اور ہر شخص کا حصہ نہین ہی۔وہی
وہ نور ہادی ہی جسکی ضو سے نفس حدیث کی حالت صاحب ملکہ پر ظاہر ہو جاتی ہی کہ یہ کلام
امام علیہ السلام کا ہی یا نہین۔اسی طرح جب پورے پایۂ کمال پر وہ قوت ترقی پاتی ہی تو
ہر امر مین راہ واضح اور طریقۂ مستقیم کی پوری ہدایت کرتی ہی۔لیکن ظاہر ہی کہ یہ قوت
عموماً علما مین بھی متیسر نہین ہو سکتی۔چہ جاے ذاکرین۔لہذا قرین عقل یہی بات ہی کہ
ذاکرین اس باب مین پیروی علماے محققین ربانیین کی کرین جنھون نے اپنی تصانیف
عالیہ مین تحقیق وتنقید سے کام لیا ہی اور تسامح دور از کار کو اس باب مین دخل نہین دیا
اور چاہیے کہ ایسے ہی علما کی تصانیف منیفہ کو ماخذ قرار دیکر اخذ احادیث وروایات
فرمایا کرین اور اگر کسی امر مین اشتباہ ہو تو اُسکو محققین ومنقدین علماے موجودین سے
دریافت کر لیا کرین۔اور اگر احیاناً بغرض تحصیل ثواب جزیل یا ابقاے ذکر جمیل اس باب
مین تصنیف کا خیال فرمائین تو زیادہ تر احتیاط کو کام مین لائین اور مشتبہ احادیث و

اخبار کی بابت محققین علما سے استفادہ کرنے مین پوری زحمت اُٹھائین چنانچہ ہمارے
محترم دوست نے اپنی اس تصنیف منیف مین جسکا نام مجالس حسینیہ ہی یہی طریقہ
اختیار کیا اور روایات و واقعات کے مآخذ معتبرہ سے اخذ کرنے مین اور اُنکی بابت
رفع اشتباہات مین نہایت کوشش بلیغ فرمائی۔ اولاً اصول کتب معتبرہ اخبار و احادیث
و اسفار معتمدۂ مقاتل و سیر و تواریخ کی طرف رجوع فرمائی اور روایات و حالات کو
نہایت احتیاط سے انتخاب کیا اور ترتیب فضائل اور ربط مصائب دیکر مجالس کو حسب
طریقۂ شائعہ مرتب کیا پھر مکرر نظر فرماکر تحقیق امور مشتبہہ مین رجوع کی طرف سرکار شریعتمدار
سلطان الفقہاء والمتکلمین یعسوب العلماء والمتعلمین آیۃ اللہ فی العالمین و حجتہ علی
المجاحدین صدر المحققین نجم الملۃ والدین ابو الفضل جناب الاخ المعظم آقا السید ناصر حسین
صاحب ادام اللہ ظلہم العالی علی رؤس الموالی کے اور اُنکی خدمت قدسی منزلت مین ایک
مدت تک اہتمام اور عرق ریزی سے کبھی مسودات کو پیش فرماکر اور کبھی مجالس مین سناکر حل
مقامات مشکلہ فرمایا اور کوئی دقیقہ اپنی تالیف کو بےنظیر بنانے مین فروگذاشت نہین کیا۔
میرے خیال مین اسوقت چونکہ حالات اور واقعات متعلق بواقعۂ شہادت حضرت خامس آل عبا
علیہ آلاف التحیۃ والثنا کی بابت عوام مومنین کی طرف سے یہ برابر استدعا ہو رہی ہی کہ
ہمارے لیے اُردو مین بطرز حدیث خوانی وہ کتب ہونا لازمی ہین کہ جنکی روایات پر ہم
اعتماد کرین۔ پس میری رائے مین جناب حکیم صاحب موصوف نے ایک بڑی اہم ضرورت
کے پورا کرنے مین کافی حصہ لیا ہی اور نہایت گرانقدر خدمت کو انجام دیا ہی۔ ہمارے
پاس سوائے دعائے خیر اور اظہار شکریہ اور کوئی بہتر عوض نہین ہی جو ہم پیش کرین۔
اور نیز ہم بارگاہ ایزدی مین باادب عرض کرتے ہین کہ اس خدمت جمیلہ کو حسن قبول عنایت
کرے۔ اور اپنے مقربان بارگاہ صمدیت کے لیے اس کام کو پسند فرمائے۔ اور جملہ
حضرات ائمۂ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین اور خصوصاً حضرت خامس آل عبا روحی

لہ الفدا اس خدمت گزاری سے نہایت راضی اور خوشنود ہون۔ اگرچہ جناب حکیم صاحب
کی کتاب کی پوری داد تو وہی بزرگوار دے سکتے ہین جو صدق و راستی کے سیدھے
راستے مین چلنے کو اعظم مطالب و اہم مآرب تصور کرتے ہین اور اُسی کے جویا
رہتے ہین لیکن میرے خیال مین کوئی ناظر منصف عام اس سے کہ جادۂ تحقیق کا
دلدادہ ہو یا وادی تسامح کا فریفتہ اُسکے مجالس کی حسن
ترتیب و براعت عنوان و سہولت الفاظ و جودت ربط و حسن
ختام مین کلام نہین کر سکتا ہی۔ احقر افقر ذاکر حسین عفی عنہ

ذاکر حسین

تقریظ و توثیق چکیدۂ قلم افادہ و افاضت شیم سرکار شریعتمدار
فخر المحققین صدر المدققین قامع اساس الضالین قاطع اعناق
الملحدین العیلم العلامۃ والنحریر الفہامۃ الذی لاحظ لہ غیر الزیادۃ
ولا شغل لہ سوی العبادۃ الدر الفاخر العلم الزاہر جامع المناقب
والمفاخر مولانا السید محمد باقر ادام اللہ ظل افضالہ علی رؤس
المومنین و اطال بقاؤہ بحق محمد و آلہ المیامین

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد

این مجالس شریفہ کہ جناب حذاقت مآب فضائل و مکارم نصاب عمدۃ الاماجد
الاطباء نخبۃ الاکارم الانجاب سلالۃ السادۃ الاطائب جناب حکیم مولوی سید حسین
صاحب اسبغ اللہ علیہ فواضل النعم والمواہب بحسن سعی و اہتمام از مظان معتبرہ

کتب معتمدہ ازرا انتخاب والتقاط نمودہ اند انشاءاللہ تعالی
قراءت واستماعش موجب اجر جزیل وذخر جمیل وخوشنودی رب
جلیل وائمۂ بہالیل سلام اللہ علیہم بالغداۃ والاصیل خواہد بود
وفقنا اللہ وسائر المومنین لما یحبہ ویرضاہ۔

لاالہ الا اللہ القوی
عبدہ محمد باقر بن
محمد بن علی الرضوی

تقریظ وتوثیق ریختۂ کلک جواہر سلک سرکار شریعتمدار السید الفقیہ والحبر النبیہ وارث علوم اہل البیت علیہم السلام المقتفی آثار اجدادہ البررۃ الکرام محط رحال العلماء الاعلام ومہبط فیوض اللہ الملک العلام ملاذ الانام معاذ الایتام ظہیر الاسلام کاشف الظلام مولانا السید محمد ہادی صاحب جباہم اللہ بجزیل المواہب

باسمہ سبحانہ

واقعاً این کتاب مستطاب مجالس حسینیہ کہ عالی مراتب جلیل المناقب جمیل الضرائب
سلیل البہالیل الاطائب صفوۃ الافاضل الاعیان فاقد الاشال والاقران جناب
الحکیم سید حسین صاحب صانہ رب المشرقین وحباہ بکل ماتقربہ العین در فضائل
ومصائب اہل بیت اطائب صلوات اللہ علیہم جمع فرمودہ اند کتابی ست بی مثیل
کہ باوجود مراعاۃ مآخذ معتبرہ واخبار موثقہ کمال درجہ صرف
مناسبات وبذل مرغبات نمودہ اند فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔ وانا
العاصی محمد ہادی الرضوی تجاوز اللہ عنہ یوم یوخذ
بالنواصی۔

ہو المحسن وانا المسمی
محمد ہادی الرضوی

تقریظ وتوثیق ریختۂ خامۂ ہدایت شمامۂ سرکار شریعتمدار نسیج وحدہ وفرید عہدہ ظہیر الشیعۃ ظہر الشریعۃ صاحب الملکات الملکیۃ والقوۃ القدسیۃ عز المومنین عز عین الشامخین منار المہتدین خیر اللاحقین مولانا ومولی الزمن جناب آقا السید نجم الحسن صاحب ادام اللہ ظلال افضالہ واطال بقاءہ بحق محمد وآلہ

باسمہ سبحانہ

کتاب مستطاب مجالس حسینیہ کہ جناب فضائل مآب حمید الضرائب سلیل الاطائب
جمیل المناقب ذی المحامد السامیۃ والمفاخر النامیۃ جناب حکیم سید حسین صاحب
دامت مکارمہ بعنوان انیق وترتیب رشیق تالیف فرمودہ اند
وروایات واخبار از کتب معتبرہ فراہم نمودہ اند انشاءاللہ
ذکر واستماع آن موجب ثواب وباعث رضائے ائمۂ اطیاب
میباشد۔ فقط حررہ السید نجم الحسن عفی عنہ۔

لاالہ الا اللہ
ولی المنن عبدہ
السید نجم الحسن ۱۳۰۸

تقریظ وتوثیق چکیدۂ خامۂ فیض شمامۂ سرکار شریعت مدار الجامع بین رتبتی العلم والعمل المشمر عن ذیلہ لدفع الزیغ والزلل الذی لاینقطع مدرارہ ولایشق غبارہ ولایقتفی آثارہ وتجتنی اثمارہ اللج الذی لاساحل لہ والنجم الذی لاآفل

اور چھپائی اعلیٰ درجہ کی ہی تقطیع ۲۰+۲۶ - پر نہایت تصحیح و اہتمام سے طبع کیا گیا ہی جملہ شائقین بالیقین و ذاکرین حضرات ائمۂ طاہرینؑ جناب مصنف صاحب سے طلب فرماسکتے ہین محصولڈاک ذمۂ خریدار ہی - قیمت فی جلد -

ہدیۃ السعداء بترجمۃ حدیث الکساء - اس رسالہ کا آغاز ایک خطبۂ مختصرہ اور آیۂ تطہیر سے ہی اور تفسیر مین اُسکی حدیث کسا مع ترجمہ سلیس اُردو زبان مین لکھی گئی ہی - یہ مبارک رسالہ قابل اسکے ہی کہ تمام مومنین صبح و شام اسکو بطور وظیفہ پڑھا کرین قیمت مع محصولڈاک

اور چھپائی اعلیٰ درجہ کی ہو تقطیع ۲۰+۲۶ - پر نہایت تصحیح و اہتمام سے طبع کیا گیا ہو جملہ شائقین بالیقین و ذاکرین حضرات ائمۂ طاہرین جناب مصنف صاحب سے طلب فرماسکتے ہین محصولڈاک ذمۂ خریدار ہو - قیمت فی جلد -

ہدیۃ السعداء بترجمۃ حدیث الکساء - اس رسالہ کا آغاز ایک خطبۂ مختصرہ اور آیۂ تطہیر سے ہو اور تفسیر مین اسکی حدیث کسا مع ترجمہ سلیس اردو زبان مین لکھی گئی ہو - یہ مبارک رسالہ قابل اسکے ہو کہ تمام مومنین صبح و شام اسکو بطور وظیفہ پڑھا کرین قیمت مع محصولڈاک

بفضل ایزد واہب وطفیل ائمۂ اطائب نسخۂ مبارکہ موسومہ بہ

ينابيع المصائب

حصہ اول

از مؤلفات جناب حاجی آخوند مرزا قاسم علی صاحب کربلائی المشہدی زاد فضلہ

فہرست مجالس ینابیع المصائب حصۂ اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَیُمِیْتُ الْاَحْیَآءَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ لَاسِیَّمَا عَلٰی نَفْسِہٖ وَوَزِیْرِہٖ وَخَلِیْفَتِہٖ عَلِیٍّ سَیِّدِ الْاَوْصِیَآءِ وَاٰلِہِمَا النُّجَبَآءِ الْاُمَنَآءِ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَآئِہِمْ وَظَالِمِیْہِمْ وَقَاتِلِیْہِمْ فَاِنَّہُمْ اَشْقَی الْاَشْقِیَآءِ **اَمَّا بَعْد**

قلوب صافیۂ برادران ایمانی اور خواطر زاکیۂ اخلائے روحانی پر مخفی نہ رہے کہ یہ نسخہ مبارکہ موسومہ بہ **ینابیع المصائب** جو دو حصوں پر شامل ہی اور اسکا حصۂ اول یہ ہی جس مین چند مجالس مختصرہ جو مشتمل ہین فضائل ومصائب اولیاء اللہ پر اور کتب معتبرہ سے ماخوذ ہین واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین

مجلس اول مذمت پیروی شیطان وحسد وقبائح آن وبحسد قتل شدن ہابیل بن آدمؑ ومصائب آل رسولؐ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَآاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ فَاِنَّہٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ خداوند عالم قرآن مجید مین فرماتا ہی اے وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو پیچھے پیچھے نہ چلو تم شیطان کے قدمون کے یعنی تم اسکی پیروی نہ کرو اور جو پیروی کرے شیطان کے قدمون کی پس تحقیق کہ شیطان حکم کرتا ہی ساتھ فحش اور بدی کے اور خدا فرماتا ہی وَلَاتَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اور پیروی نہ کرو تم

خیطان کے قدمون کی تحقیق کہ وہ تمھارے لیے دشمن ظاہر ہی اور خدا فرماتا ہی اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ تحقیق کہ وہی شیطان دشمن گمراہ کرنے والا ظاہر ہی حضرات اسی طرح متعدد آیات مین مذمت شیطان رجیم کی ہی پس انسان کو لازم ہی کہ حکم خدا پر عمل کرے اور شیطان کو دشمن بزرگ وظاہر اپنا سمجھے اور اُسکے مکر وفریب مین نہ آوے ورنہ انجام بد ہوگا اور وجہ عداوت شیطان کی انسان سے یہ ہی کہ پیدائش نبی جان کی قبل پیدائش نبی آدم کے ہوئی جیسا کہ اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہوتا ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ اور البتہ پیدا کیا ہم نے انسان یعنی آدم کو آواز کرتی ہوئی مٹی سے جو قبل مین پانی ملی ہوئی متغیر تھی اور پیدا کیا ہم نے جان کو قبل آدم کے آتش تیز سے اور شیطان رجیم بھی جنون سے ہی جب حکم خدا ہوا تھا ملائکہ کو کہ آدم کو سجدہ تعظیمی کرو پس ملائکہ نے تو سجدہ کیا اور شیطان نے نہین کیا اور تکبر کیا اور کہا خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ مجھے تو آگ سے پیدا کیا اور آدم کو خاک سے پیدا کیا پس وہ بوجہ تکبر کے رانده درگاہ ہوا اسی وجہ سے عداوت ہوئی ہی اور ہر وقت بنی آدم کے درپے ہی اور چاہتا ہی کہ اون کو گمراہ کرے اور بہت سے بنی آدم اُسکے مکر وفریب مین آکر گمراہ ہوے اور شیطان لعین نے ہزارون برس تک عبادت خدا کی او خطیب ملائکہ تھا اور فرشتون کے ساتھ آسمانون تک جاتا تھا مگر جب تکبر کیا تو طوق لعنت مین ابدالآباد گرفتار ہوا اور شیاطین انس سے بھی ایک بیجا تھوڑی مدت تک اُسکا رفیق ہوا ابد دونون نے مل کر احکام اور اوامر ونواہی الٰہی کو برہم کیا اور اکثر لوگون کو گمراہ کیا جسکی خبر جناب رسول خدا نے اسطرح دی تھی کہ عنقریب میری امت کے تہتر فرقے ہونگے اور وہ سب ناری ہونگے مگر ایک فرقہ اُن مین سے ناجی ہوگا پس دانا کو لازم ہی کہ اُس فرقہ ناجی کی تلاش کر کے موافق اُنکے اعتقادات کو درست کرے اور شیاطین و اشرار کے فریب مین نہ آوے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ شَیَاطِیْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ خداوندا محفوظ رکھ ہمارے گروہ مومنین و مومنات کو شرون سے شیاطین جن وانس کے بحق حضرت محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کیونکہ

دنیا مقام امتحان ہی جس مین گل بھی ہین خار بھی ہین اور گنج بھی ہین زہردار مار بھی ہین اور نیک وبد سے پُر ہی اور حسد وکینہ اور بغض وعداوت اور تکبر ونخوت اور غیبت وغیرہ اہل دنیا کے نزدیک ہُنر ہو رہے ہین اور اُنکو خوف معاد بالکل نہین جزا وسزا سے غافل ہین باوجود اسکے اپنے تئین بہت زیرک اور ہوشیار گمان کرتے ہین جس سے شیطان غالب ہو رہا ہی اور وہ اپنے کام سے غافل نہین ہی اور ہر وقت مع اپنے لشکر کے بنی آدم پر حملہ کرتا ہی جو قول معصوم سے ثابت ہی قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ اِبْلِیْسُ لِجُنُوْدِهٖ اَلْقُوْا بَیْنَهُمُ الْحَسَدَ وَالْبَغْیَ فَاِنَّهُمَا یَعْدِلَانِ عِنْدَ اللّٰهِ الشِّرْكَ چنانچہ بحار الانوار مین منقول ہی فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابلیس لعین اپنی فوج سے کہتا ہی درمیان بنی آدم کے حسد وبغاوت ڈالدو تحقیق کہ وہ دونون یعنی حسد اور بغاوت نزدیک خدا کے برابر شرک کے ہین اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا حسد ایمان کو کھاتا ہی جیسے آگ لکڑی خشک کو کھا جاتی ہی وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَفٰی لِلْحَسُوْدِ حَسَدُهٗ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ حاسد کے واسطے حسد اُسکا کافی ہی اور منقول ہی کہ جب تک حاسد حسد کو بزبان اظہار نہ کرے تب تک اُسکا مواخذہ نہین ہی اور جب اظہار کیا تو اُسوقت کرام کاتبین لکھتے ہین اور قول حکما ہی کہ حسد بدترین بدی لاعلاج ہی جبھی تو خداوند عالم اپنے حبیب سے فرماتا ہی پناہ مانگ شر سے حاسد کے جبکہ وہ حسد کرے اور حاسد بوجہ حسد کے ایسی بلا مین مبتلا ہوتا ہی کہ مادام الحیات اُسکی مشقت سے نجات نہ پائیگا واقعی مومنین ہر امر کو بکمال حسد وعناد حاسدین نے بدل ڈالا ہی یہان تک کہ روز عاشورا کی فضیلت مین احادیث وضع کیے ہین اور ایسے روز مصیبت کو روز عید قرار دیا ہی اور انبیا تک کو خاطی بنایا اور اُنپر اتہام کیا پس تغییر وتبدیل کلام کی اُن سے کیا بعید ہی جیسا کہ صحاح مین عائشہ سے روایت ہی کہ ایک دن رسول خدا مع اپنے اصحاب کے تشریف لیے جاتے تھے اور مدینہ مین ایک یہودی کے یہان غمی ہو گئی تھی اور اُسکے اقربا اُس میت کو رو رہے تھے یہ سنکر اُن حضرت نے فرمایا اُسپر تو عذاب

ہو رہا ہو اور یہ لوگ اُسکو رو رہے ہین پس عمر نے جو اس حدیث کو سنا تو کہا لوگون کے رونے
سے میت پر عذاب ہوتا ہی یہی وجہ ہی کہ جہلا اب تک کہتے ہین کہ صبح و شام میت پر رونا گناہ
ہی حالانکہ اُسکی خوبیان یا مصائب یاد کرکے رونا اُسکا احترام ہی اور حاسدین کے حسد کی ابتدا
زمانہ حضرت آدمؑ سے ہوئی اور اُس وقت سے اب تک حاسدین نے دوستان خدا پر کیا کیا
ظلم و ستم کیے اور وہ دوستان خدا کیسی کیسی بلاؤن مین مبتلا ہوے پہلے شیطان نے حضرت
آدمؑ پر بوجہ سجود ملائکہ کے حسد کیا اور کیا کیا عداوتین اُنکے ساتھ کین جنکے سبب سے وہ مبتلائے
بلا ہوے اور جنت سے دنیا مین آئے پھر اولاد آدم مین باہم حسد اور عداوت پیدا کردی
جسکی وجہ سے قابیل لعین نے حضرت ہابیلؑ کو شہید کر ڈالا چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ
بحار الانوار مین روایت فرماتے ہین کہ سلیمان بن خالد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے عرض کیا کس سبب سے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا حضرت نے فرمایا اسوجہ سے کہ آدم
صفی اللہ نے ہابیل کو اپنا وصی و جانشین کیا تھا جب حق سبحانہ تعالی نے حضرت آدم کو وحی
کی کہ وصایت اور اسم اعظم ہابیل کو دین اور قابیل اُنکا بڑا بھائی تھا جب اُسنے یہ حکم خدا
سنا تو غضبناک ہوکر کہنے لگا کہ یہ حق میرا ہی اُسوقت آدمؑ نے فرمایا کہ تم دونون درگاہ
خدا مین قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہوگی وہی لائق ہی حسب الحکم دونون نے قربانی کی تو قابیل
کی قربانی مقبول نہ ہوئی اور ہابیل کی قربانی قبول ہوئی اُسوقت قابیل کو حسد اور بغض ہوا اسی وجہ
سے اپنے بھائی ہابیل کو شہید کیا حضرات سنا آپنے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہابیل
کو بحکم خدا وصی و جانشین کیا تو قابیل لعین کو حسد اور عناد ہوا اور اپنے بھائی کو شہید کیا اسیطرح
جناب رسولؐ خدا نے اپنے ابن عم امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بحکم خدا وصی
و جانشین اپنا کیا تھا اسی حسد اور بغض و عناد سے ایک حاسدہ ملعونہ نے آنحضرتؐ کو زہر
دیکر شہید کیا اور بعد آنحضرت کے اعدا نے اونکی آل اطہار پر کیا کیا ظلم و ستم کیے آہ دروازہ
کو آگ لگائی اور اُسکو گرا کے نامحرم داخل حرم سرا ہوے اور وہ دروازہ جناب سیّدہ پر گرا دیا

جسکی وجہ سے صدمۂ عظیم پہونچا یہانتک کہ شاہزادہ محسن شکم اطہر مین شہید ہوا آخر وہ مخدومہ
اُسی درد پہلوے شکستہ اور مفارقت مین اپنے پدر بزرگوار کی روتے روتے بعد تھوڑے
دنون کے انتقال کرگئین اور جناب امیر المومنینؑ کے گلوے انور مین ریسمان ستم ڈالکر باہر
لائے اور طرف مسجد کے لیگئے اور طالب بیعت ہوے جب انکار کیا تو آمادۂ قتل ہوے
اور تاکید تمسک ثقلین اور حکم رسول خداؐ اعدا نے بالکل فراموش کیا حالانکہ کچھ زمانہ نہ گذرا تھا
اور کفن تک اُن حضرت کا میلا نہ ہوا تھا آہ مومنین ظالمون نے صرف انھین ظلمون پر اکتفا
نہین کی بلکہ بعد جناب رسولؐ خدا اور جناب سیّدہ کے حضرت امیر المومنینؑ کو اعدا نے طرح طرح
کی اذیت و تکلیف دی بلکہ روز بروز ظلم و ستم تازہ کیے یہانتک کہ بعد خلافت ظاہری
طرف کوفہ کے ہجرت فرمائی اور وہان بھی اعدا نے چین لینے نہ دیا کبھی جنگ جمل درپیش
ہوئی کبھی جنگ صفین و نہروان مین مشغول جہاد رہے آخر ابن ملجم لعین نے حالت روزہ
و نماز مین مسجد کوفہ مین ضربت شمشیر زہرآلودہ سے شہید کیا اور بعد اُن حضرت کے امام حسنؑ
کو زہر دغا دیکر شہید کیا اور جنازہ پر تیر لگائے اور روضۂ رسولؐ خدا مین دفن نہ ہونے دیا
اور امام حسینؑ کو روضۂ رسولؐ سے بظلم و ستم جدا کیا اور مکۂ معظمہ مین بھی رہنے نہ دیا یہانتک
کہ حج کی مہلت نہ دی حالانکہ وہ موسم حج کا تھا اور مہمان بلاکر عالم غربت و مسافرت مین
بحکم ابن زیاد و یزید لعین نے زمین کربلا پر روز عاشورا پیاسا مع اصحاب و اقربا و بچون
کے شہید کیا اور لباس تک لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی کرتہ لیگیا کسی نے عبا اوتار لی اور لاش
اطہر سے بے ادبی کی اور سر اقدس بدن انور سے جدا کرکے نیزہ پر بلند کیا آہ اسپر بھی اعدا نے
اکتفا نہ کی بلکہ اسباب لوٹ لیا اور خیمون کو جلا دیا اور حسنین علیہما السلام کی مخدرات کو اسیر و
مقید کیا اور مقنعہ اور چادرین تک چھین لین افسوس عوض ماتم پرسے اور تسلی و دلاسے کے
شمر لعین تازیانے سے اذیت دیتا تھا الغرض حسد و عداوت بُری خصلت ہی جسکی ابتدا
اولاد آدم مین قابیل سے ہوئی جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اور نہایت ظلم سے قتل

کیا چنانچہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب قابیل نے ہابیل کی
ہلاکت کا ارادہ کیا تو اوسکے خیال مین نہ آتا تھا کہ کیونکر قتل کرے پس اُسی وقت ابلیس لعین
نے آکر تعلیم کیا کہ اپنے بھائی کے سر کو درمیان دو پتھرون کے رکھ کر کچل ڈال جب اسطرح
سے قتل کر چکا تو یہ نہ جانتا تھا کہ مُردے کو کیا کرے اُس وقت دو غرابون نے آکر منقارون سے
باہم حربہ کیا اور ایک نے دوسرے کو ہلاک کیا پس زاغ زندہ نے مردہ کو پنجون سے زمین
کھود کر دفن کیا یہ دیکھکر قابیل نے اپنے برادر مقتول ہابیل کی لاش کو اُسی طرح سے دفن کیا
اور طریقہ دفن میت کا اُسی زمانہ سے جاری ہوا حضرات سنا آپ نے کہ اگرچہ قابیل ملعون نے
بکمال حسد و عناد اپنے بھائی ہابیل علیہ السلام کو شہید کیا لیکن لاش مقتول کا صحرا مین پڑا رہنا
اور اُسکے گرد جانورون کا جمع ہونا گوارا نہ کیا حالانکہ جسم اُنکا پارہ پارہ نہ تھا پس جب طریقہ
دفن کا معلوم ہوا تو فوراً زیر خاک پنہان کیا مگر نفرین ہو اشقیاے کوفہ پر وہ کیسے سنگدل اور
بیرحم اور حاسد تھے کہ لاش قدس کو فرزند رسول کی صحراے کربلا مین ریگ گرم پر بے لباس
چھوڑکر چلے گئے اور کسی لعین نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ بعد شہید کرنے کے لاش اطہر اپنے
نبی کے نواسے کی زیر خاک پنہان کرتے بلکہ عوض دفن کے ایک ملعون نے ایک انگشتری
کے واسطے انگشت اطہر قطع کی اور ایک لعین نے ایک کمربند کے لیے دونون ہاتھ جدا کیے
ہاے افسوس لاش پارہ پارہ اُس صحرا مین رات کی شبنم اور دن کی دھوپ مین تین دن تک
پڑی رہی اور خاک صحراے اُس کے بدن مجروح پر جمتی جاتی تھی آخر تیسرے دن ایک جماعت
بنی اسد نے دفن کیا چنانچہ حجت خدا فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ تَوَلّٰى دَفْنَهٗ اَهْلُ الْقُرٰى
سلام ہو اُس غریب الوطن و مسافر پر جسے اہل قریہ نے دفن کیا آہ شہید کا کفن تو لباس اُسکا ہی
وہ اعدا نے لوٹ لیا تھا اب تصور کیجیے کہ ہمارے آقا کیونکر دفن ہوے اس مصیبت کو بھی
معصوم فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُدَفَّنِيْنَ بِلَا اَكْفَانٍ سلام ہو اُن شہداے راہ خدا پر
جو بے کفن کے دفن ہوے اُسوقت امام زین العابدین علیہ السلام باعجاز کوفہ سے وارد کربلا ہو

اور اپنے پدر مظلوم پر نماز جنازہ پڑھی اور دفن کرکے طرف قید خانہ ابن زیاد کے مراجعت
فرمائی اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

مجلس دوم ذکر موت و وفات ابوذر غفاری و غسل و کفن و دفن اِلشان و بیدفن امام حسین و حال سر انور آنحضرت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی ہر نفس ذائقہ
موت کا چکھنے والا ہی واقعی اگر انسان مدت دراز تک اس دار دنیا مین بسر کرے تو آخر موت ہی
اس سے کسی کو چارہ نہین ہی شاہ و فقیر جوان و پیر اور بچے زن و مرد سب موت کے نزدیک برابر
ہین جسکی جسوقت اجل آتی ہی ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی اور دوستان خدا موت سے
نہین ڈرتے ہین بلکہ مشتاق لقاے رحمت الٰہی رہتے ہین اور بعد موت کے آفات دنیا سے
نجات پاتے ہین پس موت کے برحق ہونے کا اعتقاد لازم ہی جو دار دنیا مین ضرور واقع ہونے
والی ہی اور ذکر موت سے حُبِّ دنیا کم ہوتی ہی جو راس ہر خطا ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ اور بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہی فرمایا
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اے ابوذرؓ تحقیق کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہی اور کافر کے
لیے جنت ہی حضرات یہی وجہ ہی کہ مومن وقت موت کے خوش و مسرور ہوتا ہی اور اُسکو بعد موت کے
راحت ہوتی ہی اور آفات دنیا سے نجات پاتا ہی جیسے قیدی بعد رہائی کے تکالیف قید خانہ سے
نجات پاتا ہی جو بعض صحابہ کے حالات سے ظاہر ہی چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے روایت
کی ہی کہ جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بکمال ظلم و ستم اعدا سے مدینہ سے مقام ربذہ مین
بھیجدیے گئے تو اُنکے پاس چند بکریان تھین اور وہی وجہ معاش اُنکی اور اُنکے عیال کی تھی
قضاے الٰہی اور آفت سماوی سے وہ سب بکریان تلف ہوگئین اور اُنکی زوجہ نے بھی
ربذہ مین وفات پائی اور بیٹے نے جنکا نام ذر تھا قبل اسکے انتقال کیا تھا اب خود حضرت
ابوذرؓ اور ایک بیٹی اُنکی باقی تھی مگر قوت و غذا کے دستیاب نہ ہونے سے بہت تکلیف مین

بیٹی حضرت ابوذرؓ کی فرماتی ہین کہ جب تین روز مجھپر اور میرے پدر بزرگوار پر گذرے کہ کچھ کھانے کو میسر نہ ہوا اور بھوک نے ہم پر غلبہ کیا اُسوقت میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ای فرزند چلو اس صحرا کی طرف شاید قسم گیاہ سے کچھ ہاتھ آئے تاکہ اُسکو کھالین پس جب ہم صحرا مین گئے تو کوئی چیز یہان تک کہ گھانس کی قسم سے بھی وہان نہ ملی اُسوقت میرے پدر بزرگوار نے کچھ ریگ صحرا کو جمع کرکے سر اپنا اُسپر رکھا دیکھا مین نے کہ دفعۃً حالت میرے بابا کی متغیر ہوئی اور آنکھون پر کیفیت احتضار کی معلوم ہونے لگی یہ دیکھکر مین رونے لگی اور عرض کیا ای بابا مین اس صحرا ے پر بلا اور عالم تنہائی اور غربت مین کیا کرونگی فرمایا ای دختر تو اس امر کا خوف نہ کر جب مین اس دنیا سے رحلت کرونگا تو ایک جماعت حاجیون کی اہل عراق سے آئیگی اور وہ لوگ متوجہ میری تجہیز و تکفین اور دفن کے ہونگے مجھے اس امر کی خبر دے گئے ہین حبیب میرے جناب رسولؐ خدا ای دختر جب مین دنیا سے گذر جاؤنگا تو عبا میرے اوپر اُڑھا دینا اور سر راہ جا بیٹھنا جب کوئی قافلہ اُدھر سے آئے تو کہنا کہ ابوذرؓ صحابی رسولؐ نے انتقال کیا ہی بیٹی ابوذرؓ کی کہتی ہین بعد اُسکے ایک جماعت اہل ربذہ کو خبر ہوئی وہ عیادت کو میرے باپ کی آئے پوچھا ای ابوذرؓ کیا بیماری ہی اور کس چیز کی شکایت ہی فرمایا ذُنُوبِی گناہون کی اپنے شکایت ہی عرض کیا اُن لوگون نے موافق دستور کے جیسا کہ مریض سے پوچھتے ہین کہ کسی چیز کو آپ کا جی چاہتا ہی فرمایا رحمت خدا کا طالب ہون عرض کیا طبیب کو بلائین فرمایا اَلطَّبِیْبُ اَمْرَضَنِیْ جو طبیب تھا اُسی نے مجھے بیمار کیا درد بھی اُسی کی طرف سے ہی دوا بھی اُسی کی جانب سے ہی پس جب نظر حضرت ابوذرؓ کی ملک الموت پر پڑی فرمایا مرحبا اُس دوست کو جو ایسے وقت مجھ تک آیا کہ مجھے بہت احتیاج اُسکی طرف تھی رستگار نہ ہو وہ شخص جو تجھے دیکھکر نادم ہو پھر درگاہ خدا مین عرض کیا کہ خداوندا جلد مجھے اپنے جوار رحمت مین پہونچا قسم ہی تیرے حق کی اور تو خوب جانتا ہی کہ مین ہمیشہ خواہان و مشتاق تیری ملاقات کا تھا اور کبھی مجھے موت سے کراہت نہ تھی دختر ابوذرؓ فرماتی ہین کہ جب میرے بابا نے عالم قدس کی طرف رحلت فرمائی

تو مین نے عبا اُنکے سر پر اُڑھائی اور سر راہ قافلہ کے جا بیٹھی ناگاہ ایک جماعت کا اُس طرف سے گذر ہوا اُن سے مین نے کہا ای گروہ اسلام ابوذرؓ مصاحب رسول خدا نے انتقال کیا ہی یہ سنتے ہی وہ لوگ اپنی سواریون سے اُتر پڑے اور حالت بیکسی و غربت ابوذرؓ پر رونے لگے بعد اُسکے اُنھون نے میرے باپ کو غسل و کفن دیا اور نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا قبولے اُس جماعت مین جناب مالکؓ اشتر بھی تھے اُنکے ساتھ کفن بہت عمدہ تھا کہ قیمت اُسکی چار ہزار درہم تھی اُسکا کفن دیا مومنین سنا آپ نے کہ جب حضرت ابوذرؓ صحابی رسول نے انتقال کیا تو اُنکی بیٹی نے عبا اُڑھا دی اور قافلہ اصحاب کا جو آیا اُنکو خبر دی وفات ابوذرؓ کی تاکہ تجہیز و تکفین کرین مگر افسوس ہی غربت و تنہائی اور بیکسی پر فرزند رسول مظلوم کربلا غریب نینوی حضرت امام حسین علیہ السلام کی کہ اہل بیت کو اُس جناب کے اتنی مہلت کہان تھی جو چادر لاش اقدس پر اُڑھاتے جس طرح میت کو اُڑھاتے ہین آہ اُنکو تو بمجرد شہادت اُس مظلوم کے اعدا نے اسباب لوٹ لیا اور مقنع و چادرین تک چھین لین اور خیمون مین آگ لگا دی اور لاش مجروح پر عوض مین چادر اُڑھانے اور کفن دینے کے لباس جسم اقدس سے اُتار لیا افسوس ہزار افسوس کسی قافلہ اہل اسلام کا گذر بھی اُسوقت صحرا ے کربلا کی طرف نہ ہوا کہ اہل بیت اُن سے فرماتے کہ فرزند رسول خدا نے اس صحرا مین انتقال کیا ہی تجہیز و تکفین اُن حضرت کی کرو

وَتُتْرَكُ فِیْ حَرِّ الْهَجِیْرِ عَلَی الثَّرٰی
ثَلٰثَ لَیَالٍ لَا تُنَوَّ لُحُوْدُهَا

افسوس ہی کہ لاش اُس مظلوم کی اور اُسکے اقربا اور اصحاب کی تین دن تک ریگ گرم کربلا پر پڑی رہی اور کسی نے تدبیر دفن کی نہ کی البتہ لاش اقدس کو بعد تین روز کے کچھ اہل قریہ بنی اسد نے دفن کیا جیسا کہ حجت خدا اپنے جد مظلوم کی زیارت مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ تَوَلّٰی دَفْنَهٗ اَهْلُ الْقُرٰی سلام ہو اُس شہید راہ خدا پر جسے اہل قریہ نے دفن کیا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَرْؤُسِ الْمُفَرَّقِ بَیْنَ الْاَبْدَانِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَدْفُوْنِیْنَ بِلَا اَکْفَانٍ سلام ہو اُن سرہا ے

[illegible]

مقدس پر جو بدن ہاے انور سے جدا کیے گئے سلام ہو اُن شہدا ے راہ خدا پر جو بے کفن کے دفن ہوے افسوس ہی حال پر سر اقدس مظلوم کربلا کے کہ وہ بدن اطہر کے ساتھ دفن بھی نہ ہوا بلکہ نیزہ پر رکھا گیا اور طرف کوفہ و شام کے ساتھ اہل بیت رسالت کے روانہ کیا گیا اور وہ سر انور کبھی درخت پر لٹکایا گیا کبھی تنور خانۂ خولی مین رکھا گیا کبھی صندوق مین بند کیا گیا کبھی دروازہ پر نصب کیا گیا کبھی طشت طلا مین زیر تخت سامنے یزید کے رکھا گیا اور وہ لعین لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتا تھا یہ دیکھ کر ابو برزہ اسلمی بیتاب ہوے اور کہا واے ہو تجھ پر ای یزید تو چھڑی لگاتا ہی دندان انور پر امام حسینؑ کے مین شہادت دیتا ہون مین نے مکرر جناب رسول خدا کو دیکھا ہی کہ انکے اور انکے بھائی کے دندان انور کو چوستے تھے اور فرماتے تھے تم دونون سردار ہو جوانان اہل جنت کے یہ سنکر یزید غضبناک ہوا اور اُسکو بُرا کہا اور دربار سے نکلوا دیا بعد اسکے اہل حرم اور سید سجاد کو قید خانہ میں بھیجدیا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

مجلس سوم فضائل صحابہ کبار و شیعیان دوست فاسلمان فارسی و غسل و کفن و دفن النبان و بید فینا امام حسین و حال سر انور بنا بحضرت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَآ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ حق سبحانہ تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی ای نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر دور آنحالیکہ راضی و مرضی ہی پس داخل ہو تو زمرۂ بندگان خاص مین میرے اور داخل ہو میری جنت میں اور تفسیر توضیح المجید مین منقول ہی کہ داؤد بن فرقد نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو مومن سورۂ فجر کو نماز ون مین پڑھے اور قرأت کرے تو حشر اُسکا بروز قیامت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ہوگا اس لیے کہ یہ سورہ خاص اُنکی شان مین نازل ہوا ہی اور نفس مطمئنہ اُنکے نفس قدسیہ سے خطاب ہی اور روایت مین وارد ہی کہ جب مومن قریب بمرگ ہوتا ہی تو حق سبحانہ تعالی دو ملک بھیجتا ہی جو جنت سے تحفہ لیکر آتے ہین اور وہ کہتے ہین ای نفس مطمئنہ باہر آ راضی و مرضی ساتھ روح و ریحان کے

اور ہوجا خوشبودار مشک کی خوشبو سے بہتر پس ملائکہ قابض ارواح اُسکو لیکر جاتے ہین جب اُس خوشبو کو ملائکۂ آسمان سونگھتے ہین تو آپس مین کہتے ہین کہ روح مومن کو لاتے ہین دروازے کھول دو اور اُس پر صلوات بھیجو اور اُسکو عرش الٰہی کے پاس لیجاؤ پس جس وقت ملائکۂ قابض ارواح اُسکو لیکر اُس جگہ پہونچتے ہین تو سجدہ کرتے ہین اور درگاہ خدا مین عرض کرتے ہین بارالہا تو عالم و دانا ہی یہ بندہ تیرا موحد ہی اور ہمیشہ تیری عبادت کی اور تیرا شریک نہین گردانا اُسوقت دریاے رحمت الٰہی جوش مین آتا ہی اور جانب خدا سے میکائیل کو حکم ہوتا ہی کہ اس روح مومن کو نزدیک ارواح مومنین کے لیجاؤ اور قبر اسکی طول و عرض مین ستر گز کشادہ کرو اور روح و ریحان جنت سے خوشبودار کرو پس وہ مومن قبر مین ایسا سوئیگا جیسا کہ تازہ داماد فرش نفیس پر براحت و آرام سوتا ہی اور جب اپنے فرش خواب سے اُٹھیگا تو مانند اُس شخص کے ہوگا جو خوب نیند بھر کے سو چکا ہو اب مقام غور ہی کہ یہ مرتبہ مومن کو کس سبب سے حاصل ہوتا ہی یہ محبت و اقرار ولایت اور پیروی حضرت امیر المؤمنینؑ کے طفیل سے ہی وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَا عَلِيُّ اِنَّ مُحِبِّيْكَ يَفْرَحُوْنَ فِيْ ثَلٰثِ مَوَاطِنَ اور بحار الانوار وغیرہ مین جناب ام سلمہؓ سے روایت کی ہی کہا اُس مخدومہ نے فرمایا جناب رسول خدا نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کہ یا علی محب اور دوست تمھارے تین مقامون مین فرحناک ہونگے عِنْدَ سَوْقِ اَنْفُسِهِمْ وَاَنْتَ هُنَاكَ تَشْهَدُهُمْ وَعِنْدَ الْمُسَاۤئَلَةِ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنْتَ هُنَاكَ تُلَقِّنُهُمْ وَعِنْدَ الْعَرْضِ عَلَى اللّٰهِ وَاَنْتَ هُنَاكَ تُعَرِّفُهُمْ ایک نزدیک اُنکی جانکنی کے اور تم یا علی اُنکو دیکھتے ہوگے اور موجود ہوگے دوسرے نزدیک سؤال و جواب کے اُنکی قبرون مین اور تم اُسوقت اُنکو عقائد حقہ تلقین کرتے ہوگے تیسرے نزدیک اُنکے عرض اعمال کے درگاہ خدا مین اور تم اُسوقت اُنکو شناخت کروگے واقعی محبت و دوستی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی عمدہ حسنہ ہی جو ہر عقبہ مین کام آئیگی اور اُن حضرت کی ولایت پر ثابت رہنا دینداردن کا کام ہی یہ سہل و آسان نہین ہی دنیا محل امتحان ہی

جیساکہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ احادیث واخبار کتب فریقین سے مستفاد ہوتا ہی کہ بعد حضرت علی مرتضی اور اُنکی اولاد علیہم السلام کے درمیان اصحاب رسول کے کوئی شخص جلالت قدر اور رفعت شان مین جناب سلمان فارسیؓ اور ابوذر غفاریؓ اور مقدادؓ بن اسود کندی اور عمارؓ بن یاسر کے برابر نہین تھا اور احادیث مین وارد ہی کہ اکثر صحابہ بعد رحلت جناب رسولخدا کے منحرف ہوے اور دین سے برگشتہ ہوے اور چند صحابہ نے بعد انتقال جناب رسولخدا کے بیعت حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کی اور باقی سب کے سب پھر گئے اور ثروت چند روزہ پر مغرور ہو کے اہل بیت رسالت کے حقوق غصب کیے اور اُن پر دست ظلم و ستم دراز کیا اور درپی اذیت و آزار ہوے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ محبت و دوستی اُن مؤمنین کی واجب و لازم ہی جو بعد وفات جناب رسول خدا کے اپنے دین و ایمان پر ثابت رہے اور تغیر و تبدل اپنے امام بحق اور احکام دین کا نہ کیا مانند جناب سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود کندی اور عمار بن یاسر اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور حذیفہ بن یمانی اور ابوہیثم بن تیہان اور خزیمہ بن ثابت اور ابوسعید خدری وغیرہ رضی اللہ عنہم کے جو مثل و نظیر انکے تھے اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا بروز قیامت جانب خدا سے منادی ندا کریگا کہان ہین حواری اور مخلصان محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ جو طریقہ پر اُنکے مستقیم تھے اور عہد و پیمان اُنکا نہ توڑا اور ثابت قدم رہے پس جناب سلمان فارسی اور ابوذر غفاریؓ اور مقدادؓ بن اسود کندیؓ کھڑے ہو نگے اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہی حق سبحانہ تعالی نے چار شخصون کی دوستی و محبت کا حکم کیا ہی یہ سنکر اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہین فرمایا علی بن ابی طالبؑ اور مقدادؓ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا نے بہشت مشتاق ہی طرف تمہارے اے علیؑ اور طرف عمارؓ و سلمانؓ اور ابوذرؓ و مقدادؓ کے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ایمان دس

پایہ رکھتا ہی مانند اُس زینہ کے جس پر سے اوپر جاتے ہین سلمانؓ دسوین پایہ مین اور ابوذرؓ نوین پایہ مین اور مقدادؓ آٹھوین پایہ مین ہین اور جناب رسول خدا نے حضرت سلمانؓ کے بارہ مین فرمایا ہی سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ سلمان ہم اہل بیت مین سے ہین اور یہ سب اصحاب بڑے متقی اور عابد و زاہد اور شیعۂ خاص حضرت علی مرتضیؑ کے تھے پس حضرات تذکرہ حالات ان بزرگوارون کا اور یاد کرنا اُنکے مصائب کا متضمن بہت سے فوائد کا ہی منجملہ اُنکے یہ سبب ہی کہ بے اعتباری دنیا اور باطل ہونا اہل دنیا کا بخوبی ظاہر ہوتا ہی اور نیکون کے اطوار و کردار کی طرف رغبت ہوتی ہی کیونکہ اگر اہل حق دنیا مین مظلوم و مغلوب ہون تو وہ اُس پر راضی رہے ہین اور معلوم ہو جائے کہ دیندار اخیار ابرار دنیا مین ہمیشہ امتحان کیے جاتے ہین اور دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ ہی جہان طرح طرح کے رنج و غم اور مصائب درپیش ہوتے ہین اور دنیا ایسی بدجگہ اور فانی ہی جہان نافرمانی خدا ہوتی ہی پس جو مؤمن صبر و تحمل کرے اور چند روزہ زندگی دنیا کو طاعت خدا اور رسول اور امام بحق مین بسر کرے اور اس نعمت کا شکر کرے تو آخرت مین اُسکے لیے ہمیشہ آرام و راحت ہی یہی وجہ ہی کہ مؤمنین کاملین دنیاے فانی کو بنظر حقارت دیکھتے ہین اور موت سے نہین ڈرتے ہین اور خواہان لقاے رحمت الہی رہتے ہین جیساکہ اصبغ بن نباتہ کہتے ہین جسکا ماحصل یہ ہی کہ جناب سلمان فارسیؓ جو حاکم مدائن تھے ایکمرتبہ بہت علیل ہوے اور مجھ سے کہا کہ جناب رسولخدا نے مجھ سے فرمایا تھا جب وقت وفات تمہارا قریب ہوگا تو مردہ تم سے کلام کریگا اور مین چاہتا ہون کہ اپنا زمانۂ وفات معلوم کرون تم مجھے گورستان مین لیچلو پس مین اُنکو لے گیا اور اُنھون نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ سلام ہو تم پر اے اہل قبور اور واسطہ خدا و رسول کا کہ تم مجھ سے کلام کرو پس ایک میت نے جواب سلام دیا جناب سلمانؓ نے اُس سے

پوچھا تم اہل بہشت سے ہو یا دوزخ سے اپنی جانکنی کا حال بیان کرو اُسنے کہا مین اہل بہشت سے ہون اور تمام حال جانکنی کا بیان کیا یعنی رگ و پے کا قطع ہونا بدن کا پارہ پارہ ہونا اور تلخی موت کی چکھنا اور ملک الموت کا آنا اور اُسکے اشارہ سے بصارت و سماعت کا جاتا رہنا اور زبان کا بند ہونا اور روح کا نکلنا اور غسل و کفن اور اپنے دفن کا حال اور سوال و جواب نکیرین وغیرہ بیان کیا پس جب وہ مردہ خاموش ہوا تو وہان سے مین جناب سلمان فارسیؓ کو اُنکی اجازت سے گھر مین واپس لایا اور بستر پر لٹا دیا اُسوقت اُنھون نے رخ طرف آسمان کے کر کے ایک دعا پڑھی اور غریق رحمت الٰہی ہوے اور زاذان کندی کہتے ہین کہ مین خدمت مین حضرت سلمانؓ فارسیؓ کی سرہانے اُنکے حاضر تھا جب وقت اُنکے انتقال کا قریب پہونچا تو مین نے کہا اے سلمانؓ آپ کے غسل اور کفن و دفن کا متکفل کون ہوگا فرمایا وہ بزرگوار جس نے جناب رسول مختار کو غسل و کفن دیکر نماز جنازہ پڑھ کے دفن کیا یہ سنکر مین نے کہا جناب رسولؐ خدا کو امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام نے غسل دیا تھا وہ جناب مدینہ مین ہین اور آپ مدائن مین اسقدر فاصلہ ہی یہ امر کیونکر ظہور مین آئیگا حضرت سلمانؓ نے فرمایا جب روح میری مفارقت کرنے لگے اُسوقت تم مجھے روبقبلہ کرتے ہوگے اور چادر مجھپر اُڑھاتے ہوگے کہ اسی اثنا مین وہ جناب تشریف فرما ہونگے پس اُن حضرت کو سلام کرنا اور جو کچھ فرماوین اُسپر عمل کرنا پس جب سلمان فارسیؓ ملحق برحمت الٰہی ہوے تو مین نے اُنپر چادر اُڑھائی ناگاہ دیکھا مین نے کہ مظہر العجائب مُظہر الغرائب مطلوب کل طالب حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام تشریف فرما ہوے مین نے سلام کیا بعد اسکے مین نے دیکھا اُن حضرت نے گوشۂ چادر کو سلمانؓ کے منھ سے اُٹھا اُسوقت سلمانؓ متبسم ہوے حضرت نے فرمایا مرحبا اے ابو عبداللہ اِذَا لَقِیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقُلْ مَا رَأَیْتَ مِنْ اَصْحَابِہٖ جب تم خدمت مین

۱؎ از تابعین [illegible] ۲؎ [illegible] الٰہی [illegible] رحمت الرحمن [illegible] سلطنت [illegible] مدائن [illegible] خلافت [illegible] جناب امیر المومنین علیہ السلام [illegible] ۳؎ [illegible] علی [illegible]

جناب رسولؐ خدا کی مشرف ہونا تو عرض کرنا جو کچھ کہ اُن حضرت کے اصحاب نے بعد اُن کے مجھ سے سلوک کیا ہو یہ فرما کر منھ اُنکا ڈھانپ دیا اور متوجہ غسل و کفن اور نماز جنازہ ہوئے اور اُنکو دفن کر کے نماز ظہر مدینۂ منورہ مین پڑھی آور ایک راوی کہتا ہی جب جناب امیر المومنین نے سلمانؓ فارسی کے جنازہ پر نماز پڑھی تو دیکھا مین نے کہ دو مرد جلیل القدر تشریف لائے اور حضرت تکبیر بلند کہتے تھے جب مین نے سبب اُسکا پوچھا تو فرمایا یہ جو دو شخص نماز مین آکر شریک ہوے تھے یہ خضر پیغمبر اور بھائی میرے جعفر طیار تھے اور ہر ایک بزرگوار کے ہمراہ سات سات صفین ملائکہ کی تھین اور ہر صف مین ہزار ہزار فرشتے تھے اُن سب نے جنازۂ سلمانؓ پر نماز پڑھی آور منقول ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے سلمان فارسی کے کفن پر یہ رباعی تحریر فرمائی تھی نظم

وَفَدْتُ عَلَی الْکَرِیْمِ بِغَیْرِ زَادٍ	مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقَلْبِ السَّلِیْمِ
وَحَمْلُ الزَّادِ اَقْبَحُ کُلِّ شَیْءٍ	اِذَا کَانَ الْوُفُوْدُ عَلَی الْکَرِیْمِ

جسکا حاصل یہ ہی کہ بارگاہ خدا مین اگرچہ مین بدون زاد و توشہ کے وارد ہوا لیکن ایسے مقام پر زاد کا ہمراہ نہ ہونا مضر نہین ہی اس لیے کہ میزبان کریم کی مہمانی مین زاد کا ہمراہ لینا معیوب ہی واقعی جب ایسا مہمان بندۂ مومن بے سروسامان میزبان کریم کی درگاہ مین پہونچے تو کریم کا مقتضا تو کرم ہی جب وہ کرم فرمائے تو اب اُس بندۂ مومن کی کیا حالت ہوگی پس مومن کو لازم ہی کہ اپنے خالق سے حُسن ظن رکھے کہ باعث نجات ہی سبحان اللہ کیا مرتبہ ہی سلمان فارسیؓ کا کہ حضرت امیر المومنینؑ نے غسل و کفن دیا اور کفن پر یہ رباعی لکھی اور نماز جنازہ پڑھ کے دفن کیا آہ اب کیا حاجت بیان ہی کہان تھے امیر المومنینؑ بروز عاشورا جب صحرائے کربلا مین لاش بے سر اُنکے پارہ جگر امام حسینؑ کی زخمون سے چور چور خاک و خون مین آلودہ ریگ گرم پر پڑی تھی جنکے بدن اطہر پر بنا بر روایت مشہورہ کے ایک ہزار نو سو پچاس زخم لگے تھے ہائے افسوس کوئی اُس لاشۂ نور کو چادر اُڑھانے والا نہ تھا بلکہ عوض اسکے اشقیائے کوفہ نے

[illegible]

لباس لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی کُرتہ لیگیا کسی نے رداُتار لی آہ ایک لعین نے انگشت اطہر مع انگشتری کے جدا کی اور جمّال ملعون نے ایک کمربند کے لیے دونون ہاتھ جدا کیے افسوس اعدانے بکمال عداوت بعد شہادت کے لاشِ اقدس سے بے ادبی کی اور بےکفن ودفن چھوڑکر چلے گئے اور کوئی متوجہ طرف نماز جنازہ اور دفن کے بھی نہ ہوا اور سرانور نیزہ پر رکھ کر بازار کوفہ وشام مین پھرایا اور ہوا سے ریش انور کو داہنے بائین حرکت ہوتی تھی آخر سامنے ابن زیاد اور یزید لعین کے بطورِ ہدیہ پیش کیا اور وہ اشقیا دیکھ کر مسرور ہوکر لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتے تھے جیساکہ شاعر نے کہا ہے ؎

اَیْنَ الرَّسُوْلُ وَلَوْ کَانَ یَرْتَشِفُہٗ	یَدُ ثُمَّہٗ بِقَضِیْبٍ کَفُّ مَخْمُوْرٍ

کہان ہین جناب رسول خدا تاکہ دیکھیں اُن لب و دندان انور کو جنکو چوستے تھے افسوس اُنپر ایک ظالم شرابخوار چھڑی لگاتا تھا آہ اس مصیبت کو معصوم بھی زیارت مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِیْبِ سلام ہو اُن دندان انور پر جن پر چھڑی لگائی گئی

لَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

مجلس چہارم در وعید قتل کردن مومنین او عذاب آن و قتل شدن قنبرؓ و نجات یافتن سید علوی از قتل شدن و ذکر شہادت امام حسینؑ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَہَنَّمُ خَالِدًا فِیْہَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیْمًا حق سبحانہٗ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے اور جو شخص کہ قتل کرے کسی مومن کو عمدًا تو سزا اُسکی جہنم ہے اور وہ قاتل ہمیشہ دوزخ مین رہنے والا ہے اور خدا کا اُس پر غضب ہوا اور اُسکو خدا نے نفرین کی اور اُسکے لیے عذاب عظیم کو مہیا کیا ہے واقعی کسی مومن کا بیجرم و خطا قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے جسکا وعید عذاب خداوند عالم نے فرمائی ہے پس جو شخص کسی مومن کو عمدًا ناحق قتل کرے تو قاتل اُسکا ابدالآباد دوزخ مین ساکن رہیگا اور وحی قدیم مین آیا ہے کہ جو شخص کسی کو دنیا مین ناحق قتل کرے تو وہ مقتول اپنے

قاتل کو بروز قیامت لاکھ مرتبہ قتل کریگا مانند اُسکے جس طرح کہ وہ دنیا مین قتل کیا گیا ہے آپ تصور کیجیے کیا حال ہوگا اُن اشقیا کا جو سادات و مومنین کو ناحق قتل کرتے تھے اور غضب خالق کو خوشنودی مخلوق کے لیے مول لیتے تھے مقام غور ہے کہ کیسی عداوت تھی اشقیائے امت کو حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کہ اُنکی اولاد و محب اور دوستوں کا خون گرانا ثواب جانتے تھے چنانچہ شیخ مفید علیہ الرحمہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ایک دن حجاج بن یوسف نے کہا اگر ابوتراب کے اصحاب سے کسی کو پاؤن تو اُسکے خون سے تقرب بخدا حاصل کرونگا پس اُس شقی کے ملازمون نے کہا قنبرؓ سے زیادہ تو کوئی مقرب اُنکا نہین ہے یہ سن کر فورًا اُس شقی نے قنبرؓ کو طلب کیا اور کہنے لگا تم بندۂ علیؑ ہو قنبرؓ نے کہا مین بندۂ خدا ہون اور علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے آقا و ولی نعمت تھے حجاج نے کہا اُنکے دین سے بیزاری کر قنبرؓ نے کہا اُنکے دین سے بہتر دین کا مجھکو پتا دے تو مین ایسا کرونگا یہ سن کر حجاج برہم ہوا اور کہا مین تجھے ضرور قتل کرونگا جس طرح اپنا قتل ہونا تجھے پسند ہو بیان کر قنبرؓ نے کہا مین نے اس امر مین تجھے اختیار دیا حجاج نے کہا تجھے کیون اختیار دیتے ہو قنبرؓ نے جواب دیا جس طرح تو نے مجھے قتل کریگا اُسی طرح تو بھی بروز قیامت قتل کیا جائیگا پس جس طرح تجھے اپنا قتل ہونا پسند ہو ویسا کر ای حجاج مجھے حضرت امیرالمومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ سر میرا مثل گوسفند کے جدا کیا جائیگا اور ہرگز خلاف اسکے نہوگا پس حجاج لعین نے اُس مومن دیندار کو اسی طرح قتل کیا اور سر اُنکا تلوار سے جدا کیا اور وہ ملحق برحمت الٰہی ہوے اور لاش اُنکی پڑی رہی اور چند مومنین نے شب کو غسل و کفن دیا اور نماز جنازہ پڑھ کے بیرون بغداد دفن کیا وَعَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِیْلَ الشَّعْبِیِّ اَنَّہٗ قَالَ دَعَانِیَ الْحَجَّاجُ بْنُ یُوْسُفَ فِیْ یَوْمِ عِیْدِ الْاَضْحٰی فَقَالَ اَیُّہَا الشَّیْخُ اَیُّ یَوْمٍ ہٰذَا فَقُلْتُ ہٰذَا یَوْمُ الْاَضْحٰی منتخب اور مطالب السئول وغیرہ مین عامر بن شراحیل شعبی[1] سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ

[1] نام قبیلہ است ۱۲ لاق

ایک مرتبہ مجھے حجاج بن یوسف ثقفی نے بروز عید قربان اپنے پاس طلب کیا پس مجھ سے پوچھا ای شیخ آج کون سا دن ہو مین نے کہا آج عید قربان ہو قَالَ فِيمَا يَتَقَرَّبُ النَّاسُ فِيهِ وَفِي مِثْلِهِ فَقُلْتُ بِالْأُضْحِيَةِ وَالصَّدَقَةِ وَأَفْعَالِ الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ یہ سنکر کہا کس چیز سے لوگ آج کے دن اور مثل اس دن کے تقرب بخدا چاہتے ہین مین نے کہا آج کے دن قربانی کرنا اور مساکین کو بطور صدقہ کے دینا بہتر ہی اور افعال خیر اور تقوی کو بجالانا چاہیے فَقَالَ لِي اِعْلَمْ أَنِّي قَدْ عَزَمْتُ أَنْ أُضَحِّيَ الْيَوْمَ بِرَجُلٍ حُسَيْنِيٍّ اُسنے مجھ سے کہا آگاہ ہو میرا ارادہ ہو کہ آج ایک سید حسینی کو قربانی کرون تاکہ مجھے ثواب حاصل ہو قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُخَاطِبُنِي إِذْ سَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتَ سِلْسِلَةٍ وَحَدِيدٍ فَخَشِيتُ أَنْ أَلْتَفِتَ فَيَسْتَخِفَّنِي وَإِذَا قَدْ مُثِّلَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلٌ عَلَوِيٌّ وَفِي عُنُقِهِ سِلْسِلَةٌ وَفِي رِجْلَيْهِ قَيْدٌ مِنْ حَدِيدٍ راوی کہتا ہو کہ وہ لعین مجھ سے یہ کلام کر رہا تھا ناگاہ میرے پس پشت سے آواز زنجیرون کی آئی یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص طوق و زنجیرون مین جکڑا ہوا آتا ہو اُس وقت مین بسبب اُسکے خوف کے اُس اسیر کی طرف متوجہ نہ ہو سکا کیونکہ اگر مین دیکھتا تو وہ مجھے ذلیل کرتا اور اذیت پہونچاتا یکایک ایک سید علوی کو سامنے اُس شقی کے کھڑا کیا اس طرح سے کہ گلے مین زنجیر آہنی بندھی تھی اور دونون پاؤن مین بیڑی تھی اور نہایت ناتوان تھا اور چہرہ اُسکا زرد تھا آہ اس مقام پر یاد آگیا حال بیمار کربلا اسیر رنج و بلا امام زین العابدین علیہ السلام کا کہ بعد شہادت اُنکے پدر مظلوم کے کوفیون نے اسیر و مقید کرکے طوق و زنجیرون مین جکڑا اور کوفہ کی طرف لیگئے اور اسی طرح دربار ابن زیاد لعین مین لائے اور سامنے اُسکے ٹھہرایا اور اُس شقی نے کلمات طعن کے کہے جب اُن حضرت نے جواب دیا تو اُسنے حکم قتل کا دیا مگر حافظ حقیقی نے اُس جناب کو اُسکے شر سے محفوظ رکھا تاکہ نسل آل رسول سے زمانہ خالی نہ ہو لیکن فرق یہان پر یہ ہو کہ اُس سید علوی کے ناموس سے کوئی ہمراہ نہ تھا بلکہ تنہا تھا جو مصیبت گذری اپنے نفس پر گذری مگر افسوس ہو حال پر امام زین العابدینؑ کے کہ ساتھ اُن حضرت کے عورات

ستم رسیدہ اسیر و مقید تھین اور مجمع عام مین موجود تھین فَقَالَ لَهُ الْحَجَّاجُ أَلَسْتَ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ أَنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ الْقَائِلُ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ مَا قُلْتُ وَلَا أَقُولُ الغرض حجاج نے اُس سید علوی سے کہا کیا تو فلان سید فلان سید کا بیٹا نہین ہو اُسنے کہا مین وہی سید ہون حجاج نے کہا تو ہی قائل ہو کہ حسنینؑ رسولؐ خدا کی ذریت مین سے ہین اُس سید علوی نے کہا مین نے یہ نہ کہا اور نہ کہونگا وَلٰكِنِّي أَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَلَدَا رَسُولِ اللّٰهِ لَا فِي ظَهْرِهِ وَخَرَجَا مِنْ صُلْبِهِ عَلَىٰ رَغْمِ أَنْفِكَ يَا حَجَّاجُ لیکن مین یہ کہتا ہون کہ حسنین علیہما السلام دونون فرزند ہین جناب رسولؐ خدا کے داخل ہوے یہ دونون پشت نبی مین اور پیدا ہوے یہ دونون صلب نبی سے ای حجاج اس امر کو مین تیرے ذلیل کرنے کے لیے بدلائل ثابت کرونگا وَكَانَ الْحَجَّاجُ مُتَّكِئًا فَاسْتَوَىٰ جَالِسًا وَقَدِ اشْتَدَّ غَضَبُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ حَتّٰى تَقَطَّعَتْ أَزْرَارُ بُرْدَتِهِ فَدَعَا بِبُرْدَةٍ غَيْرِهَا فَلَبِسَهَا اُس وقت حجاج تکیہ لگائے ہوے بیٹھا تھا یہ سُن کر بیتاب ہوا اور سیدھا ہو کر بیٹھا اور ایسا غضبناک ہوا کہ اُسکی گردن کی رگین پھول گئین اور جو جامہ قیمتی پہنے تھا اُسکے تکمے ٹوٹ گئے پس دوسرا جامہ منگا کر پہنا ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ يَا وَيْلَكَ إِنْ لَمْ تَأْتِنِي بِدَلِيلٍ مِنَ الْقُرْآنِ يَدُلُّ عَلَىٰ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَلَدَا رَسُولِ اللّٰهِ دَخَلَا فِي ظَهْرِهِ وَخَرَجَا مِنْ صُلْبِهِ لَأَقْتُلَنَّكَ أَخَسَّ قِتْلَةٍ وَإِنْ أَتَيْتَنِي بِدَلِيلٍ يَدُلُّ عَلَىٰ ذٰلِكَ أَعْطَيْتُكَ هٰذِهِ الْبُرْدَةَ وَخَلَّيْتُ سَبِيلَكَ بعد اسکے حجاج لعین نے اُس سید علوی سے کہا اگر تو دلیل قرآن سے نہ لایا کہ حسنین فرزندان رسولؐ خدا ہین اور پشت مین نبیؐ کی داخل ہوے اور صلب سے اُنکے پیدا ہوے تو ضرور بری طرح سے تجھے قتل کرونگا اور اگر تو دلیل لایا اور اس دعوے کو قرآن سے ثابت کردیا تو مین تجھے یہ جامہ قیمتی خلعت دونگا اور رہا کرونگا قَالَ وَكُنْتُ حَافِظًا لِكِتَابِ اللّٰهِ كُلِّهِ فَلَمْ تَخْطُرْ بِبَالِي آيَةٌ تَدُلُّ عَلَىٰ ذٰلِكَ فَحَزِنْتُ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي يَعِزُّ وَاللّٰهِ عَلَيَّ ذَهَابُ هٰذَا الرَّجُلِ الْعَلَوِيِّ راوی کہتا ہو کہ مین حافظ قرآن تھا مگر مین

جو غور کیا تو کوئی آیہ میرے خیال مین نہ آیا جو اس دعوے پر دلیل ہو پس مین نہایت رنجیدہ ہوا اور اپنے دل مین کہا قسم بخدا بہت دشوار ہی مجھپر قتل ہونا اس سید علوی کا فَابْتَدَأَ الرَّجُلُ يَقْرَأُ الْآيَةَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَطَعَ عَلَيْهِ الْحَجَّاجُ قِرَاءَتَهٗ وَقَالَ لَعَلَّكَ تُرِيْدُ تَحْتَجُّ عَلَيَّ بِآيَةِ الْمُبَاهَلَةِ پس اُس سید علوی نے بسم اللہ پڑھا اور چاہتا تھا کہ آیہ پڑھے ناگاہ حجاج نے اُسکا کلام قطع کرکے کہا شاید تو چاہتا ہے کہ مجھ پر آیۂ مباہلہ کو دلیل لاوے فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ خداوند عالم اپنے حبیب سے فرماتا ہی کہدو اہل نجران سے کہ ہم اپنی اولاد کو بلائین اور تم اپنی اولاد کو بلاؤ اور ہم اپنی نسوان کو بلائین اور تم اپنی نسوان کو بلاؤ اور ہم اپنے نفسون کو بلائین اور تم اپنے نفسون کو بلاؤ بعد اسکے مباہلہ کرین فَقَالَ الْعَلَوِيُّ هِيَ وَاللّٰهِ حُجَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ مُعْتَمَدَةٌ وَلٰكِنِّيْ اٰتِيْكَ بِغَيْرِهَا پس سید علوی نے کہا قسم بخدا یہ آیۂ مباہلہ دلیل محکم و مضبوط میرے دعوے پر ہی کیونکہ خدا نے حسنین علیہما السلام کو ابناء رسول قرار دیا اور خود رسول خدا اُنکو بجاے فرزندون کے میدان مین واسطے مباہلہ کے لائے لیکن مین بغیر آیۂ مباہلہ کے تیرے سامنے دلیل لاتا ہون ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاؤُدَ وَسُلَيْمَانَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهَارُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى فَسَكَتَ بعد اسکے بسم اللہ کہہ کے پڑھنا شروع کیا جسکا حاصل یہ ہی کہ نوحؑ کی ذریت مین ہین داؤد اور سلیمان اور ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارونؑ اور زکریا اور یحییؑ پس اس مقام پر وہ سید علوی ساکت ہوا فَقَالَ الْحَجَّاجُ فَلِمَ لَا قُلْتَ وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اَنَسِيْتَ وَعِيْسٰى فَقَالَ نَعَمْ صَدَقْتَ يَا حَجَّاجُ فَبِاَيِّ شَيْءٍ دَخَلَ عِيْسٰى فِيْ صُلْبِ نُوْحٍ وَلَيْسَ لَهٗ اَبٌ پس حجاج نے کہا اے علوی تو چپ کیون رہا اور وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ نہ کہا کیا وَعِيْسٰى سے آخر آیہ تک بھول گیا

اُس وقت اُس سید علوی نے کہا ہان تو سچ کہتا ہی مگر اے حجاج عیسیٰ روح اللہ تو بے باپ کے پیدا ہوے تھے یہ کس وجہ سے صلب نوحؑ مین داخل ہوے فَقَالَ الْحَجَّاجُ اَنَّهٗ دَخَلَ فِيْ صُلْبِ نُوْحٍ مِنْ حَيْثُ اُمِّهٖ فَقَالَ الْعَلَوِيُّ وَكَذٰلِكَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ دَخَلَا فِيْ صُلْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِاُمِّهِمَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ یہ سن کر حجاج نے کہا کہ عیسیٰؑ صلب نوح مین مان کی طرف سے داخل ہوے کیونکہ مریم بنت عمران نسل سے نوحؑ کی تھین پس سید علوی نے کہا اسی طرح حسنین علیہما السلام بھی بوجہ اپنی والدۂ ماجدہ فاطمۂ زہرا کے داخل صلب رسول خداؐ ہوے فَبَقِيَ الْحَجَّاجُ كَاَنَّهٗ اُلْقِمَ حَجَرًا فَقَالَ الْحَجَّاجُ مَا الدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اِمَامَانِ یہ سن کر حجاج ایسا ساکت و شرمندہ ہوا کہ گویا پتھر اُسکے منھ مین دیدیا گیا تھا پس اُس بیحیا نے سید علوی سے پوچھا کہ حسنینؑ کی امامت پر کیا دلیل ہی فَقَالَ الْعَلَوِيُّ لَقَدْ ثَبَتَ لَهُمَا الْاِمَامَةُ بِشَهَادَةِ النَّبِيِّ فِيْ حَقِّهِمَا وَلَدَايَ هٰذَانِ اِمَامَانِ فَاضِلَانِ اِنْ قَامَا وَاِنْ قَعَدَا تَمِيْلُ عَلَيْهِمُ الْاَعْدَاءُ فَيَسْفِكُوْنَ دَمَهُمَا وَيَسْبُوْنَ حَرِيْمَهُمَا پس اُس سید علوی نے کہا کہ حسنین علیہما السلام کی امامت گواہی اور ارشاد جناب رسولؐ خدا سے ثابت ہی کہ فرمایا اُن حضرت نے اُن دونون کے بارہ مین کہ یہ دونون فرزند میرے حسنینؑ دونون امام اور پیشوا افضل ہین خواہ کھڑے ہون خواہ بیٹھے ہون یعنی اپنی حکومت کے طالب ہون یا خانہ نشین ہون بہرحال یہ امام و پیشوا ہین اعداے دین اُنپر ظلم و ستم کرینگے اور اُنکا خون بہا ئینگے اور اُنکے اہل بیت کو اسیر و مقید کرینگے وَقَالَ اَيْضًا اِبْنِيْ هٰذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ اِمَامٌ اِبْنُ الْاِمَامِ اَخُو الْاِمَامِ اَبُو الْاَئِمَّةِ التِّسْعَةِ اور اسی طرح فرمایا جناب رسولؐ خدا نے یہ فرزند میرا یعنی حسینؑ خود امام ہی اور فرزند ہی امام کا اور برادر امام ہی اور باپ ہی نو امامون کا کہ سب اُنکی نسل سے ہونگے فَقَالَ الْحَجَّاجُ يَا عَلَوِيُّ وَكَمْ عُمُرُ الْحُسَيْنِ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا قَالَ سِتًّا وَخَمْسِيْنَ سَنَةً فَقَالَ لَهٗ وَفِيْ اَيِّ يَوْمٍ قُتِلَ قَالَ يَوْمَ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَهٗ وَمَنْ قَتَلَهٗ پس حجاج نے کہا اے علوی حسینؑ بن علیؑ کی عمر دنیا مین کتنی ہوئی تھی

کہا چھپن برس کا سن شریف تھا پھر اُس لعین نے پوچھا کہ حسینؑ کس دن قتل کیے گئے جواب دیا
دسوین محرم کو وہ مظلوم شدت تشنگی مین کنارۂ نہر فرات پر درمیان نماز ظہر و عصر کے ذبح کیے گئے
حجاج نے کہا کس نے قتل کیا یہ سُن کر وہ سید علوی رونے لگا فَقَالَ لَهُ يَا حَجَّاجُ لَقَدْ جَنَّدَ
عَلَيْهِ الْجُنُوْدَ ابْنُ زِيَادٍ بِاَمْرِ يَزِيْدَ فَلَمَّا اصْطَفَّتِ الْعَسَاكِرُ لِقِتَالِهِ قَتَلُوْا حُمَاتَهٗ وَاَنْصَارَهٗ
وَاَطْفَالَهٗ وَبَقِيَ فَرِيْدًا وَحِيْدًا مَعَ نِسَائِهٖ وَعِيَالِهٖ پس سید علوی نے کہا اے حجاج ابن زیاد نے
بحکم یزید کربلا مین لشکر پر لشکر بھیجے آہ جب وہ سب لشکر کو صف آرا ہوا تو حضرت کے لشکر
مین چند اصحاب و انصار تھے اور کچھ عزیز و اقربا اور اطفال تھے کہ لڑائی شروع ہوئی
یہانتک کہ وہ سب کے سب بھوکے پیاسے شہید ہوے اور وہ جناب مع اہل و عیال کے
باقی رہے يَسْتَغِيْثُ فَلَا يُغَاثُ وَيَسْتَجِيْرُ فَلَا يُجَارُ وَيَطْلُبُ جُرْعَةً مِّنَ الْمَاءِ لِيُطْفِئَ بِهَا حَرَّ
الظَّمَاءِ اور اُس حالت تنہائی اور تشنہ لبی مین وہ مظلوم استغاثہ کرتے تھے اور کوئی فریادرسی
نہ کرتا تھا اور بنا برا تمام حجت کے پناہ مانگتے تھے کوئی پناہ نہ دیتا تھا اور ایک جرعہ پانی کا
طلب کرتے تھے تاکہ حرارت تشنگی کو بجھائیں مگر کوئی پانی نہ دیتا تھا فَبَيْنَمَا هُوَ وَاقِفٌ يَسْتَغِيْثُ
[illegible] اِذْ جَاءَهٗ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ فَطَعَنَهٗ بِسِنَانِهٖ آہ اسی اثنا مین کہ وہ جناب کھڑے تھے
اور درگاہ خدا مین مناجات کرتے تھے ناگاہ سنان بن انس لعین نے قریب آکر ایک نیزہ
سینۂ اقدس پر مارا وَرَمَاهُ خَوْلِيٌّ اللَّعِيْنُ بِسَهْمٍ مَّسْمُوْمٍ فَوَقَعَ فِيْ لَبَّتِهٖ وَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِ جَوَادِهٖ
اِلَى الْاَرْضِ يَخُوْرُ بِدَمِهٖ اور خولی ملعون نے ایک تیر زہر آلودہ مارا ہائے افسوس وہ تیر ستم گلوے
نشنۂ پر پڑا اور خون جاری ہوا اور اُسی حالت مین گھوڑے سے منہ کے بھل زمین گرم پر
تشریف لائے اور اپنے خون مین لوٹتے تھے فَجَاءَ الشِّمْرُ اللَّعِيْنُ فَاحْتَزَّ رَاْسَهُ الشَّرِيْفَ
بِحُسَامِهٖ وَرَفَعَهٗ فَوْقَ قَنَاتِهٖ پس شمر لعین آپہونچا افسوس اُس بیرحم نے سر اقدس کو اپنی تلوار
آبدار سے جدا کیا اور نیزہ پر بلند کیا ثُمَّ اَقْبَلُوْا عَلٰى سَلْبِهٖ فَاَخَذَ قَمِيْصَهٗ اِسْحَاقُ الْحَضْرَمِيُّ وَ
اَخَذَ سَرَاوِيْلَهٗ اَبْجَرُ بْنُ كَعْبٍ التَّمِيْمِيُّ وَاَخَذَ عِمَامَتَهٗ اَخْنَسُ بْنُ مَرْثَدٍ وَاَخَذَ دِرْعَهٗ

مَالِكُ بْنُ نُسَيْرٍ الْكِنْدِيُّ وَاَخَذَ نَعْلَيْهِ اَسْوَدُ بْنُ خَالِدٍ بعد اسکے وہ اشقیا طرف لوٹنے
پوشاک کے متوجہ ہوے پس کرتہ اسحاق حضرمی نے اُتار لیا اور زیر جامہ ابجر بن کعب تمیمی نے
لیلیا اور عمامہ اخنس بن مرثد نے لیا اور زرہ مالک بن نُسیر کندی نے اُتار لی اور نعلین اسود
بن خالد نے لیلین وَاَخَذَ قَطِيْفَتَهُ الْخَزِّيَّةَ قَيْسُ بْنُ اَشْعَثٍ وَاَخَذَ خَاتَمَهٗ بَجْدَلُ بْنُ
سُلَيْمٍ الْكَلْبِيُّ فَقَطَعَ اللَّعِيْنُ اِصْبَعَهٗ مَعَ الْخَاتَمِ اور ردا جو خز کی تھی قیس بن اشعث لیگیا
اور انگشتری بجدل بن سلیم کلبی نے مع انگشت اطہر کے کاٹ کر اُتار لی وَاَحَاطَ الْقَوْمُ بِخِيَامِهٖ
وَسَبَوْا حَرِيْمَهٗ وَنِسَائَهٗ اور اُن اشقیا نے مظلوم کربلا کے خیمون کو گھیر لیا اور اسباب لوٹ لیا
اور خیمون مین آگ لگائی اور اہل حرم اور مخدرات عالی مرتبت کو اسیر و مقید کیا فَقَالَ الْحَجَّاجُ
هٰكَذَا جَرٰى عَلَيْهِمْ يَا عَلَوِيُّ قَالَ نَعَمْ یہ سن کر حجاج نے کہا اے علوی اسی طرح سے ظلم ہوا ہے اُنپر
اُسنے جواب دیا کہ ہان فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَاْتِنِيْ بِهٰذَا بِالدَّلِيْلِ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَبِصِحَّةِ اِمَامَتِهِمَا
لَاَخَذْتُ الَّذِيْ بَيْنَ عَيْنَيْكَ وَلَقَدْ نَجَّاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِمَا عَزَمْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَتْلِكَ پس
حجاج نے کہا قسم بخدا اگر تو حسنینؑ کی امامت اور فرزند رسول ہونے کی دلیل قرآن سے
ثابت نہ کرتا تو مین تیری آنکھین نکال لیتا اور تحقیق کہ تجھے خدا نے نجات دی اُس چیز سے
جسکا مین نے ارادہ کیا تھا تیرے قتل کرنے سے وَلٰكِنْ خُذْ هٰذِهِ الْبُرْدَةَ لَا بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ
فِيْهَا فَاَخَذَهَا الْعَلَوِيُّ وَهُوَ يَقُوْلُ هٰذَا مِنْ عَطَاءِ اللّٰهِ وَفَضْلِهٖ لَا مِنْ عَطَائِكَ يَا حَجَّاجُ
فَبَكٰى وَجَعَلَ يَقُوْلُ لیکن اب مین نے رہا کیا لے اس جامہ کو جسکا مین نے وعدہ کیا تھا خدا
تجھے یہ لباس مبارک نہ کرے پس اُس سید علوی نے اُسکے ہاتھ سے وہ جامہ لیلیا اور کہا یہ خدا
نے اپنے فضل و کرم سے عطا کیا اے حجاج یہ تیری عطا سے نہین ہے پس وہ سید علوی روتا تھا

اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا ؎

صَلَّى الْاِلٰهُ وَمَنْ يَحُفُّ بِعَرْشِهٖ	وَالطَّيِّبُوْنَ عَلَى النَّبِيِّ النَّاجِيْ

خدا اور حاملان عرش الٰہی اور ارواح مقدسۂ انبیاء و اوصیاء صلوات بھیجتے ہین رسول خدا ہادی خلق پر

وَعَلٰی قَرَابَتِہِ الَّذِیْنَ تَھَمَّضُوْا	بِالنَّائِبَاتِ وَکُلِّ خَطْبٍ فَادِحٖ

اور سلام بھیجتے ہین اُس جناب کی آلؑ پر کہ جن بزرگوارون نے دنیا کے مصائب کو گوارا کیا اور
ہمیشہ مبتلا بہ بلا رہے اور صبر کیا اور راضی بہ رضا رہے

طَلَبُوْا الْحُقُوْقَ فَاُبْعِدُوْا عَنْ دَارِھِمْ	وَعَوٰی عَلَیْھِمْ کُلُّ کَلْبٍ نَابِحٖ

آہ جب اُن بزرگوارون نے حق اپنا طلب کیا تو اپنے وطن اور گھر سے بظلم و ستم نکالے گئے اور عالم غربت مین اُنکو دیکھ کر اعدا مثل کلاب کے اُنپر حملہ کرتے تھے اور اذیت و تکلیف پہونچاتے تھے یہان تک کہ اُنکو شہید کیا اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

مجلس پنجم فضیلت صحبت عالم دین و طالب العلم و شہادت شاہزادہ علی اکبرؑ و مصائب آل رسولؐ و سیدین نور امام حسینؑ بہ سبازیہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یَقْعُدُ سَاعَۃً عِنْدَ الْعَالِمِ اِلَّا نَادَاہُ رَبُّہٗ جَلَسْتَ عِنْدَ حَبِیْبِیْ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاُسْکِنَنَّکَ الْجَنَّۃَ مَعَہٗ وَلَا اُبَالِیْ بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہی فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے جو مومن ایک ساعت عالم کے پاس بیٹھے تو جانب پروردگار سے ندا آتی ہی کہ تو ہمارے حبیب کے پاس بیٹھا قسم ہی مجھے اپنی عزت و جلال کی کہ تجھ کو ساکن جنت کرونگا ساتھ اُسکے اور کچھ پروا نہ کرونگا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ یَلْتَمِسُ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ کَتَبَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ بِکُلِّ قَدَمٍ ثَوَابَ نَبِیٍّ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ وَاَعْطَاہُ اللّٰہُ بِکُلِّ حَرْفٍ یَسْمَعُ وَیَکْتُبُ مَدِیْنَۃً فِی الْجَنَّۃِ اور ابوذر غفاریؓ سے منقول ہی وہ کہتے ہین فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے جو مومن اپنے گھر سے باہر آئے واسطے حاصل کرنے ایک باب کے علم دین سے تو خداوند عالم بعوض ہر قدم کے لکھیگا ثواب ایک نبی کا انبیا سے اور اُسکو بعوض ایک ایک بات کے جو سنے یا لکھے ایک شہر جنت مین عطا فرمائیگا اور حدیث مین وارد ہی کہ ایک مسئلہ دریافت کرنا عالم سے واسطے عمل کے افضل و بہتر ہی بارہ ہزار ختم قرآن سے وَطَالِبُ الْعِلْمِ

اَحَبَّہُ اللّٰہُ وَاَحَبَّہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاَحَبَّہُ النَّبِیُّوْنَ وَلَا یُحِبُّ الْعِلْمَ اِلَّا السَّعِیْدُ فَطُوْبٰی لِطَالِبِ الْعِلْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور طالب علم دین کا یہ مرتبہ ہی کہ خداوند عالم اور ملائکہ اور انبیا اُسکو دوست رکھتے ہین اور علم دین کو دوست نہین رکھتا ہی مگر سعادتمند پس خوشا بحال طالب العلم کا بروز قیامت وَمَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ یَلْتَمِسُ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ قَدَمٍ ثَوَابَ شَہِیْدٍ مِنْ شُہَدَآءِ بَدْرٍ اور جو مومن اپنے گھر سے باہر آئے واسطے حاصل کرنے ایک باب کے علم دین سے تو خداوند عالم لکھیگا واسطے اُسکے بعوض ہر قدم کے ثواب ایک شہید کا شہدائے جنگ بدر سے وَطَالِبُ الْعِلْمِ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَمَنْ اَحَبَّ الْعِلْمَ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَیُصْبِحُ وَیُمْسِیْ فِیْ رِضَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی اور طالب علم دوست خدا ہی اور جو مومن دوست رکھے علم دین کو تو واجب ہی اُسپر جنت یعنی وہ ضرور داخل جنت ہوگا اور طالب العلم صبح و شام بوجہ حاصل کرنے علم دین کے رضائے الٰہی مین بسر کرتا ہی وَلَا یَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا حَتّٰی یَشْرَبَ مِنَ الْکَوْثَرِ وَیَاْکُلَ مِنْ ثَمَرَۃِ الْجَنَّۃِ وَیَکُوْنَ فِی الْجَنَّۃِ رَفِیْقَ خِضْرٍ اور طالب علم دنیا سے نہ جائیگا جب تک کہ آب کوثر نہ پیے اور میوہ جنت نہ کھائے اور وہ بہشت مین رفیق حضرت خضرؑ کا ہوگا اور ایک حدیث مین وارد ہی کہ جو مومن علم دین حاصل کرنے جاتا ہی تو اُسکے پاؤن کے نیچے ملائکہ اپنے پر بچھاتے ہین پس خوشا بحال اُن لوگون کے جو طلب علم کے لیے راہ ہاے دور و دراز قطع کرتے ہین اور خوشا بحال اُن لوگونکے جنکی موت حالت طلب علم مین واقع ہوتی ہی کیونکہ جب مومن عالم مسافرت مین انتقال کرتا ہی تو ملائکہ اُسکی غربت و بیکسی پر روتے ہین حالانکہ مومنین اُسکی جانکنی کے وقت اُسکو رو بقبلہ کرتے ہین اور حلق مین پانی یا شربت ٹپکاتے ہین تا کہ دنیا سے پیاسا نہ جائے اور بعد رحلت کے غسل و کفن دیکر نماز جنازہ پڑھکے دفن کرتے ہین باوجود اسکے مسافرت و بیکسی کی وجہ سے فرشتے اُسپر روتے ہین یا اُسکی جوانی پر ترحم کرکے محزون و مغموم ہوتے ہین آب کیا حاجت بیان ہی تصور کیجیے کیا حال ہوا ہوگا ملائکہ کا جب صحرائے کربلا عالم مسافرت و تشنہ لبی مین

اشقیاے امت نے شبیہ پیغمبر شاہزادہ علی اکبر کو تیر و نیزون سے زخمی کیا اور ایک شقی نے ضربت شمشیر سر اطہر پر ماری جسکے صدمہ سے جھک گئے اور گھوڑے کی گردن سے لپٹ گئے اور گھوڑا اُس شبیہ پیغمبر کو طرف لشکر اعدا کے لیگیا فَقَطَعُوْهُ بِسُيُوْفِهِمْ اِرْبًا اِرْبًا پس اُن اشقیا نے اپنی تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور گھوڑے سے طرف زمین کے جھکے اسی اثنا مین پکارے یَا اَبَتَاهُ اَدْرِكْنِيْ ای بابا میری خبر لیجیے یہ سن کر امام حسین بیتاب ہوکر طرف اپنے پارۂ جگر کے تشریف لائے دیکھا کہ وہ نور نظر خاک و خون مین آلودہ ریگ گرم پر پڑا ہو پس دل پُر درد سے صیحہ کیا اور فرمایا عَلَى الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَا اے فرزند اب بعد تیرے خاک ہو اس دنیا پر آہ اُسوقت مظلوم کربلا کے پاس پانی کہان تھا جو وقت آخر اپنے فرزند نوجوان کے حلق خشک مین ٹپکاتے پس منھ پر منھ رکھکے بوسے لینے لگے اور چہرۂ انور سے خاک و خون صاف کیا اور بہ شدت روئے ؎

فریاد از غریبی و بے یاری حسینؑ	وز نالہاے دمبدم و زاری حسینؑ

الغرض سنا آپ نے مرتبہ طالب العلم کا اب تتمہ فضائل و مراتب باب مدینۂ علم کا سنیے جنکی بدولت صاحبان علم اور طالبان علم کو یہ مرتبہ حاصل ہو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَلْفَ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ فَفُتِحَ لِيْ مِنْ كُلِّ بَابٍ اَلْفُ بَابٍ چنانچہ کتاب روضہ مین ابن عباس سے منقول ہو وہ کہتے ہین فرمایا جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے مجھے ہزار باب علم سے ایسے تعلیم فرمائے کہ ہر باب سے ہزار باب علم کے میرے لیے مفتوح اور کشادہ ہوے وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْفَ كَلِمَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ مِنْ كُلِّ كَلِمَةٍ اَلْفُ كَلِمَةٍ اور زین الفتی وغیرہ مین یون منقول ہو کہ جناب رسول خدا نے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو تعلیم فرمائے ہزار کلمے کہ ہر کلمے سے اُنکے لیے ہزار کلمے اور مفتوح ہوے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ

وَعَلِيٌّ بَابُهَا اور فرمایا جناب رسول خدا نے مین شہر علم ہون اور علی بن ابی طالب دروازہ اُسکے ہین وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَاْتِ مِنْ بَابِهٖ اور فرمایا جناب رسول خدا نے مین شہر علم ہون اور علی بن ابی طالب دروازہ اُسکے ہین پس جس کسی کو علم چاہیے تو وہ دروازہ سے آئے تو مین ان احادیث مسلمۂ فریقین سے ثابت ہو کہ واسطے دریافت کرنے علم دین کے حضرت امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام کی طرف رجوع لازم ہو اس لیے کہ وہ جناب اعلم و افضل ہین بعد جناب رسول خدا کے اور احق ہین تمامی امت سے اور عمدۂ احتیاج طرف امام کے تحصیل علم دین ہو پس سوا اُن حضرت کے اور کسی کو امام اور مرجع علم دین کا قرار دینا کوئی دانا پسند نہ کریگا جیسا کہ اشقیاے امت نے بعد جناب رسول خدا کے کیا کہ عوض طلب علم اور ہدایت کے اُس باب مدینۂ علم اور ہادی خلق پر کیا کیا ظلم و ستم کیے اور جہلا کی طرف رجوع کرکے اُنکی ترغیب سے درپے اذیت و آزار ہوے یہان تک کہ دروازہ اُنکا جلا کر نامحرم داخل حرم سرا ہوے اور ریسمان ستم گلوے انور مین ڈال کر باہر لائے اور مدت سلطنت ثلاثہ مین طرح طرح کے مصائب مین مبتلا رہے بلکہ ہر لحظہ مصیبت تازہ درپیش ہوتی تھی یہان تک کہ بعد خلافت ظاہری طرف کوفہ کے ہجرت کرنی پڑی اور خلافت ظاہری پانچ برس مین بھی اعدا نے چین لینے نہ دیا کبھی جنگ جمل درپیش ہوئی کبھی جنگ صفین و نہروان مین مشغول جہاد رہے آہ آخر ابن ملجم لعین نے مسجد کوفہ مین بحالت روزہ و نماز ضربت شمشیر زہر آلودہ سر انور پر لگائی جسکے صدمہ سے شہید ہوے اور بعد شہادت کے روح اقدس کو اُن حضرت کے غم مین اُنکے فرزندون کے اعدا نے بیچین کر دیا افسوس امام حسن کو زہر دغا سے شہید کیا اور جنازہ پر تیر باران کیے اور روضۂ رسول خدا مین دفن ہونے دیا اور امام حسین کو کوفیون نے مہمان بلا کر صحراے کربلا مین مع اصحاب و اقربا اور اولاد اور بچۂ شیرخوار کے بحکم ابن زیاد و یزید لعین پیاسا بمکر و دغا شہید کیا اور اسباب لوٹ لیا اور خیمون مین آگ لگائی آہ جناب حسنین علیہما السلام کی مخدرات کو مع سرہاے شہدا کے

شہر بشہر پھرایا جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ مین فرماتے ہین یُسَاقُوْنَ کَالْاِمَاءِ الْمُسْبِیَّاتِ فِی الْبَرَارِیْ وَالْفَلَوَاتِ افسوس ان ستم رسیدون کو مثل کنیزون کے اسیر و مقید کرکے اعدا جنگلون اور صحراؤن مین لیے پھرے تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ آہ انکے منھ دوپہر کی دھوپ تیزی آ[illegible] سے جلتے تھے اَیْدِیْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ ہاتھ اُن کے گردنون سے باندھے [illegible] یُطَافُ بِهِمْ فِی الْاَسْوَاقِ اسی طرح بازارون مین پھراتے تھے آہ آخر کار ان ستم رسید[illegible] کو دربار یزید لعین مین لائے اُس وقت شمر لعین سر اقدس امام حسینؑ کا لیکر سامنے [illegible] آیا اور بطور ہدیہ پیش کیا اور طالب انعام ہوا اور بہ فخر کہنے لگا

اِمْلَأْ رِکَابِیْ فِضَّةً وَّذَهَبَا	اِنِّیْ قَتَلْتُ الْمَلِکَ الْمُحَجَّبَا
قَتَلْتُ خَیْرَ الْخَلْقِ اُمًّا وَّاَبَا	وَاَکْرَمَ الْخَلْقِ جَمِیْعًا نَسَبَا

بھردے میرے شتران سواری کو نقرہ و طلا سے بتحقیق کہ مین نے قتل کیا ہی بادشاہ عظیم الشان کو اور قتل کیا بہترین خلق کو از روے مان باپ کے اور بزرگترین مخلوقات کو از روے حسب و نسب کے

طَعَنْتُهُ بِالرُّمْحِ حَتّٰی انْقَلَبَا	ضَرَبْتُهُ بِالسَّیْفِ کَانَتْ عَجَبَا

ایسا نیزہ مارا مین نے انکو کہ گھوڑے سے اُلٹ دیا اور ایسی تلوار لگائی کہ سب کو تعجب ہوا بس یہ مدح شرافت امام حسینؑ کی سن کر یزید لعین غضبناک ہوا اور کہا اے شمر دور ہو خدا تیری رکاب کو نار جہنم سے بھردے یعنی اگر تو حسینؑ کو ایسا جانتا تھا تو پھر کیون قتل کیا آہ بعد اسکے یزید لعین نے لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کی جیسا کہ معصوم زیارت ناحیہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِیْبِ سلام ہو اُن دندان انور پر جنپر چھڑی لگائی گئی لا لعنة الله علی القوم الظالمین

مجلس ششم تا کید تحصیل علم دین و فضیلت مومن عالم و از رحلت او رخنہ شدن در اسلام و مصائب امام حسینؑ و متفرق دفن شدن آل رسول بعالم غربت

قَالَ اللهُ تَعَالٰی وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا

فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی اور نہین ممکن ہو مومنون کو کہ وہ سب باہر چلے جاوین پس کیون نہین نکلتا ہی اُنکے ہر فرقہ مین سے ایک گروہ تاکہ فہم حاصل کرین دین مین یعنی علم دین سیکھین اور تاکہ ڈراوین اپنی قوم کو جبکہ تحصیل علم کرکے وہ اُنکی طرف واپس آوین شاید کہ وہ خدا سے ڈرین اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہی کہ فقیہ ہونا واجب کفائی ہی اور اخذ کرنا ہر مسلم و مسلمہ کو مسائل دین کا اُس فقیہ سے اصالتاً یا بواسطہ کسی عادل کے واجب عینی ہی پس جو غفلت کرے وہ عاصی ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا لازم کرو تم فہم حاصل کرنا دین خدا مین ورنہ ہو جاوگے تم اعراب اور بادیہ نشین کیونکہ جو شخص دین خدا مین فہم حاصل نہ کریگا تو خداوند عالم بروز قیامت اُسکی طرف نظر لطف و رحمت نہ فرمائیگا اور اُسکے کسی عمل کو پاک نہ کریگا نہ قبول کریگا اور فرمایا اُن حضرت نے علماے دین امانت دار ہین اور متقین قلعے ہین اور اوصیاے انبیا سردار ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا علم کی زکوۃ یہ ہی کہ علم دین بندگان خدا کو تعلیم کرے وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ وُزِنَ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ بِدِمَاءِ الشُّهَدَاءِ فَیَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰی دِمَاءِ الشُّهَدَاءِ چنانچہ بحار الانوار اور کافی مین منقول ہی فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے جب روز قیامت ہوگا تو اُس دن اُس روشنائی کا جس سے علما نے علم دین لکھا ہوگا وزن کیا جائیگا ساتھ خون شہداے راہ خدا کے پس وہ مداد خون شہدا پر راجح ہوگی وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ علما میری امت کے مثل انبیاے بنی اسرائیل کے ہین وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ علما میری امت کے ورثہ انبیا ہین اور حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا جو مومن ہمارے شیعون سے ہو اور ہماری شریعت کا عالم ہو اور ہمارے ضعفاے شیعہ کو تاریکی جہل سے نکال کر

نورِ علم مین لائے جو علم ہم آلِ رسولؐ سے اُنکو پہونچا ہی تو وہ عالم بروز قیامت اس طرح سے
آئیگا کہ ایک تاج نور کا اُسکے سر پر ہوگا اور اہل محشر کو وہ روشنی دیگا اور وہ مومن عالم ایسا نورانی
حُلہ پہنے ہوگا کہ اُسکے ایک تار کی قیمت کی برابری دنیا و ما فیہا نہین کر سکتی ہی پس جانب خدا سے
ایک منادی ندا کریگا کہ اے بندگان خدا یہ مومن ایک عالم ہی شاگردون سے کسی بزرگوار کا آلِ محمدؐ
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ سے پس جن اشخاص نے دنیا مین اُس عالم سے ہدایت پائی ہوگی
اور حیرت جہالت سے باہر لایا ہو اُنکو چاہیے کہ اُسکے نور سے متمسک ہو جائین تا کہ وہ عالم اُنکو
ظلمت محشر سے نکال کر طرف گلشن جنت کے لیجائے پس جن اشخاص کو اُس عالم نے کوئی
امر خیر تعلیم کیا ہو یا اُنکے دل سے جہالت کو دور کیا ہو یا کسی شبہہ کو رفع کیا ہو گا اُن سب کو
محشر سے طرف جنت کے ساتھ اپنے لیجائیگا اور وہ سب مراتب ومنازل عالیہ پر فائز ہونگے
اور وہ جناب فرماتے ہین

رَضِینَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِیْنَا	لَنَا عِلْمٌ وَّ لِلْاَعْدَآءِ مَالٌ
لِاَنَّ الْمَالَ یَفْنٰی عَنْقَرِیْبٍ	وَاِنَّ الْعِلْمَ بَاقٍ لَا یَزَالُ

خداوند عالم نے جو مقدر مقرر فرمایا اُس پر ہم راضی وخوش ہین ہم کو اپنے فضل وکرم سے علم
عطا فرمایا اور ہمارے اعدا کو مال دیا اس لیے کہ مال دنیا جلد فنا ہوتا ہی اور علم باقی رہتا ہی اُسکو
زوال نہین ہی وہ خزانہ دل مین محفوظ ہی اور علم صرف کرنے سے زائد ہوتا ہی اور عالم کو ہر جگہ
نفع بخشتا ہی وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَآئِیْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور فرمایا
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے تین مرتبہ بار الٰہا رحم فرما میرے خلفا پر قِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَمَنْ خُلَفَآءُکَ بعض اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون خلفا آپ کے ہین قَالَ اَلَّذِیْنَ
یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ وَیَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَسُنَّتِیْ فَیُعَلِّمُوْنَہَا النَّاسَ مِنْ بَعْدِیْ اُولٰٓئِکَ
رُفَقَآئِیْ فِی الْجَنَّةِ فرمایا وہ لوگ ہین جو بعد میرے دنیا مین آئینگے اور میرے احادیث و سنت
کی روایت کرینگے پس اُن احادیث کو خلق تک پہونچائینگے تو وہ لوگ جنت مین میرے رفیق ہونگے

وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْعَالِمُ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ وَّ اَلْفِ زَاہِدٍ اور فرمایا
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عالم افضل ہی ہزار عابد اور ہزار زاہد سے وَقَالَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ لَعَالِمٌ یُنْتَفَعُ بِعِلْمِہٖ خَیْرٌ وَّ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سَبْعِیْنَ اَلْفَ عَابِدٍ اور فرمایا
اُن حضرت نے کہ ہر آئینہ وہ عالم جسکے علم دین سے بندگان خدا فائدہ مند ہون وہ ستر ہزار
عابد کی عبادت سے افضل و بہتر ہی وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ بَعَثَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ
الْعَالِمَ وَالْعَابِدَ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ جب روز قیامت ہوگا تو خدا عالم و عابد کو محشور کریگا
فَاِذَا وُقِفَا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ قِیْلَ لِلْعَابِدِ انْطَلِقْ اِلَی الْجَنَّةِ وَقِیْلَ لِلْعَالِمِ قِفْ تَشْفَعْ
لِلنَّاسِ بِحُسْنِ تَادِیْبِکَ لَھُمْ جب وہ عالم اور عابد سامنے بارگاہ خدا کے کھڑے کیے جائینگے
تو اُسوقت عابد سے کہا جائیگا کہ تو داخل جنت ہو اور عالم سے ارشاد ہوگا کہ تم ٹھہرو تمھاری
شفاعت لوگون کے لیے قبول کی جائیگی بوجہ اُس حُسن تعلیم کے جو تم نے لوگون کو علم دین کی کی
سبحان اللہ یہ مرتبہ ہی عالم کا پس جب وہ دنیا سے گذرتا ہی تو اسلام مین رخنہ عظیم ہوتا ہی قَالَ
اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ الْعَالِمُ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ الْغَازِیْ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ چنانچہ فرمایا جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے کہ مومن عالم کا
اجر وثواب عظیم تر ہی روزہ دار نماز گذار غازی سے جو راہ خدا مین جہاد کرتا ہی وَاِذَا مَاتَ ثُلِمَ
فِی الْاِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا یَسُدُّھَا شَیْءٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اور جب عالم دنیا سے رحلت کرتا ہی تو اسلام
مین ایسا رخنہ ہوتا ہی کہ قیامت تک کسی چیز سے بند نہین ہوتا کیون مومنین یہ حال تو اُس عالم
کی رحلت سے ہوتا ہی جو شاگردان آل رسول سے ہو جس نے اُس بحر ذخار علم و حکمت ائمہ اطہار سے
بمقدار ایک قطرہ کے علم پایا تھا پس تصور کیجیے کہ کیا حال ہوا ہوگا اُن عالمان علوم ربانی اور
واقفان اسرار یزدانی کی رحلت سے جو بنائے اسلام مستحکم ومضبوط کنندہ اور ناصر وحامی اور
رونق دہندہ اسلام کے تھے جن حضرات نے واسطے بقائے دین اسلام کے انکا لیف دنیا کو
گوارا کیا اور بندگان خدا کو ہدایت فرمائی اور وعظ ونصیحت سے دست بردار نہ ہوئے یہان تک

کہ راہ خدا مین جان دی جیسا کہ زیارت اربعین کے ان فقرات سے بھی ظاہر ہے وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَالَةِ اور جس فرزند رسولؐ نے تیری راہ رضا مین قتل و ذبح ہونا اختیار کیا تاکہ تیرے بندون کو جہالت اور حیرت ضلالت سے بچائین فَجَاهَدَهُمْ فِيكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَتَّى سُفِكَ فِي طَاعَتِكَ دَمُهُ وَاسْتُبِيحَ حَرِيمُهُ پس جہاد کیا اشقیا سے تیری راہ مین بعد وعظ و نصیحت کے درحالیکہ وہ جناب صابر و شاکر تھے یہان تک کہ خون اُنکا تیری راہ اطاعت مین بہایا گیا اور اہل حرم اُنکے لوٹے گئے افسوس بنی امیہ اور اشقیا سے کوفہ نے اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ اُس جناب کا لباس تک لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی کُرتا لیگیا کسی نے عبا اُتار لی اور لاش بیسر سے بے ادبی کی آہ خیمون مین آگ لگائی اور اُنکے اہل حرم کو اسیر و مقید کیا اور بے مقنع و چادر مجمع عام مین لیگئے چنانچہ معصومؑ زیارت ناحیہ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُسْتَوْرَاتِ الْبَارِزَاتِ سلام ہو اُن مخدراتِ عالی مرتبت پر جو کربلا مین خیمون سے نکالی گئین آہ یہ بھی اعدا کو کافی نہ ہوا اور اُن ستم رسیدون کو شہر بشہر پھرایا یہان تک کہ دربار ابن زیاد اور یزید لعین مین لائے اور وہ اشقیا دیکھ کر خوش و مسرور ہوے آہ کیسی ہتک حرمت کی گئی اہلبیت امام حسینؑ کی کہ معصوم فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ سلام ہو اُس صاحب عزت و غیرت پر جسکی ہتک حرمت کی گئی اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ نُكِثَتْ ذِمَّتُهُ سلام ہو اُس حجت خدا پر جسکی عہد شکنی کی گئی الغرض جناب امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا اُن حضرت نے عہد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مین ایک جماعت مین قریش و نصاری کے باہم اسلام لانے پر نزاع ہوئی نصاری کہتے تھے کہ اگر نبی تمھارے مثل عیسیٰؑ کے مُردون کو زندہ کر دین تو ہم ایمان لائینگے جب یہ خبر جناب رسولؐ خدا کو پہونچی تو اُن حضرت نے جناب امیر المومنینؑ سے فرمایا اے علیؑ اس قوم کے ساتھ قبرستان پر جاؤ اور جن قبور کے اموات کو یہ کہین زندہ کرو حسب الارشاد وہ جناب تشریف لے گئے اور مُردون کو زندہ کیا اور جو شخص زمین سے باہر

نکلتا تھا وہ شفاعت جناب رسولؐ خدا کی اپنے بارے مین چاہتا تھا اور مدح و ثنا جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کی کرتا تھا اُسوقت نصاری متحیر ہو کر تعجب کرتے تھے اور یہ اعجاز مرتضوی دیکھ کر اظہار اسلام کرتے تھے مومنین سنا آپ نے کہ نصاری تو یہ اعجاز باب مدینۂ علم کا دیکھ کر مسلمان ہون اور بنی امیہ اور بنی عباس نے جو ادعاے اسلام کرتے تھے آل رسولؐ و رہادیان دین پر کیا کیا ظلم و ستم کیے آہ تمام حقوق غصب کیے اور بعض کو قتل کیا بعض کو زہر دیا اور ایسا آوارہ وطن کیا کہ بعد شہادت کے ایک مقام پر وہ خاصان خدا دفن بھی نہ ہوسے جیسا کہ شاعر کہتا ہے ؎

وَقُبُورُهُمْ شَتَّى بِكُلِّ مَحَلَّةٍ	وَبُيُوتُهُمْ لِلْبُومِ فِيهَا مَرْقَدٌ

اور اُن حضرات کی قبرین متفرق جگہ مین ہین اور ایک دوسرے سے جدا دفن ہوے اور اُنکے گھرون مین وہ جابر و ظالم ساکن ہوے جو بسبب خبث باطن کے بمنزلہ بوم شوم تھے

فَبِأَرْضِ سَامَرَّا وَبَغْدَادٍ ثَوَى	بَعْضٌ وَبَعْضٌ فِي الْغَرِيِّ مُلَحَّدٌ

بعضے نجف اشرف مین اور بعضے زمین بغداد مین اور بعضے زمین سامرہ مین دفن ہوے

قَبْرٌ بِطُوسٍ وَالْبَقِيعِ وَطَيْبَةٍ	وَبِكَرْبَلَا بَعْضُ الَّذِينَ اسْتُشْهِدُوا

ہاے افسوس کوئی زمین طوس مین کوئی مزار البقیع اور مدینۂ طیبہ مین دفن ہوا اور بعضے صحراے کربلا مین تشنہ لب شہید ہوے اور اُسی زمین مین تیسرے دن دفن ہوے آہ وہ مظلوم کربلا غریب نینوی جناب سید الشہداؑ ہین جنکی لاش اطہر خاک و خون مین آلودہ ہوئی اور سر اقدس نیزہ پر رہا اور بازار کوفہ و شام مین مع اہل حرم کے پھرایا گیا یہان تک کہ سامنے ابن زیاد اور یزید لعین کے بطور ہدیہ پیش کیا گیا مقام تصور ہے کہ جو سر انور آغوش رسول خداؐ اور بتولؑ عذرا مین رہا ہو جسکے گیسوے مشکین جناب رسولؐ خدا اور فاطمہ زہراؑ اور جبرئیلؑ آب سلسبیل سے دھوتے تھے اور گرد و غبار صاف کرتے تھے ہاے افسوس وہ سر پر نور خاک و خون مین آلودہ تنور خانۂ خولی مین رکھا گیا کبھی صندوق مین بند کیا گیا کبھی شاخ درخت پر لٹکایا گیا کبھی دروازہ

قصر پر آویزان کیا گیا کبھی طشت طلا مین رکھکر زیر تخت سامنے یزید کے رکھا گیا اور وہ ملعون خوش و مسرور ہوکر لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتا تھا چنانچہ معصوم فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِيْبِ سلام ہو اُن دندان انور پر جن پر چھڑی لگائی گئی آہ کیسی عداوت تھی بنی امیہ کو آل رسول سے کہ بعد قتل کرنے کے بھی وہ آتش کینہ و حسد فرو نہ ہوئی چنانچہ ہدایۃ السعداء مین لکھا ہی کہ یزید لعین سر انور سے خون سلائی سے لیکر مثل سرمہ کے اپنی آنکھون مین لگاتا تھا کہ ٹھنڈی ہون الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس ہفتم ذکر موت و حال اقربائے گذشتہ و آمدن سہ دوست بوقت آخر و سوال و جواب ایشان و قبض روح سلیمان پیغمبر و متفرق دفن شدن آل رسول و حال سر انور امام حسین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی کہ ہر نفس ذائقہ موت چکھنے والا ہی واقعی مرحلہ موت ہر ذی روح کو درپیش ہی اور ذکر موت سے حب دنیا کم ہوتی ہی اور حب دنیا راس ہر خطا ہی اور یہ جاننا چاہیے کہ جو خالق حیات ہی وہی خالق ممات ہی جو پیدا کرنیوالا ہی وہی ناپید کرنیوالا ہی جو مرض مین کسی مصلحت سے مبتلا کرنیوالا ہی وہی شفا دینے والا ہی پس ہر حال مین راضی برضا رہنا اور صبر و شکر کرنا بہتر اور ثواب ہی اور ظاہر ہی کہ دو چیزین محل اعتماد نہین ہین ایک صحت و تندرستی دوسرے غنی و توانگری پس ایسا ہوتا ہی کہ تندرست بیمار اور زندہ مردہ ہو گیا اور تونگر فقیر ہو گیا اور ہر شی دنیا کی فانی ہی نہ مال و اسباب نہ مکان عالیشان نہ اُنکے باشندے باقی رہینگے جیسا کہ حضرت

[illegible]

امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہین ؎

اَلَا يَا سَاكِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلّٰى	سَتُدْفَنُ عَنْقَرِيْبٍ فِي التُّرَابِ

آگاہ ہوا ی رہنے والے قصر بلند کے عنقریب تو زمین مین دفن کیا جائیگا

لَهٗ مَلَكٌ يُنَادِيْ كُلَّ يَوْمٍ	لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ

اُسکو ایک فرشتہ ہر روز ندا دیتا ہی کہ آخر تجھے مرنا ہی اور یہ مکانات خالی اور ویران ہو جائینگے واقعی بعد ایک مدت کے وہ مکانات رفتہ رفتہ کہنہ اور منہدم ہو جاتے ہین اور بسا ایسا ہوتا ہی کہ کوئی مرمت بھی نہین کرتا یہی حالت انسان کی ہی کہ طفلی سے جوانی اور جوانی سے پیری ہوتی ہی اور اعضا سُست ہاتھ پیرون کی قوت جاتی ہی بینائی و سماعت مین فرق ہوتا ہی کہ ختم ہوتی ہی اور دانت ایک بعد دوسرے کے گرتے ہین اور روٹی کے کھانے سے عاجز ہوتا ہی اور بال سفید ہوتے ہین درد و غم مین مبتلا رہتا ہی اور عزیز و اقربا اور احباب مرتے جاتے ہین یہ سب پے در پے پیام موت کے ہین آخر ملک الموت روح قبض کرتا ہی جو مرحلہ عظیم ہی حق سبحانہ تعالی ببرکت حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کے کل مؤمنین و مؤمنات پر رحم فرمائے اور کل عقبات دنیا اور برزخ اور آخرت کو سہل و آسان کرے وَعَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا بَلَغَ الرَّجُلُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ دَنَا الرَّحِيْلُ اور حضرت امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام سے منقول ہی فرمایا آن حضرت نے کہ جب سن آدمی کا چالیس برس کا ہوتا ہی تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہی کہ وقت کوچ کا قریب پہونچا زاد راہ درست کر اور حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہین فَاٰهٍ مِنْ قِلَّةِ الزَّادِ وَطُوْلِ الطَّرِيْقِ وَوَحْشَتِهَا افسوس افسوس کمی زاد راہ کی اور درازی راہ سفر اور اُسکی وحشت سے یہ کلام عبرت اُس بزرگوار کا ہی جنکے بارے مین فرمایا جناب رسول خدا نے ضَرْبَةُ عَلِيٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ضربت علی بن ابی طالب کی بروز جنگ خندق عبادت سے جن و انس کی افضل ہی روز قیامت تک آپ مقام غور ہی کہ

جب ایسا مقبول درگاہ خدا یہ فرمائے جو عین عبدیت اور ہدایت مومنین ہو تو وائے ہو ہماری غفلت پر ہم نے کونسا زاد راہ مہیا کیا ہو جو یون غافل ہین اَیُّهَا النَّاسُ فَاذْكُرُوْا اَقْرَانَكُمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا قَبْلَكُمْ بِاَيْدٍ عَادِيَةٍ اے ایہا الناس یاد کرو اپنے اُن عزیزون کو جو خالی ہاتھ آگے تمھارے چلے گئے اور زیر زمین پنہان ہو گئے وَكَيْفَ مَحَى التُّرَابُ حُسْنَ صُوَرِهِمْ وَكَيْفَ اَكَلَ الدُّوْدُ اَلْسِنَتَهُمْ اور کیسی مٹا دین خاک نے نیک صورتین اُنکی اور وہ زبانین جن سے طرح طرح کے کلام کرتے تھے کیسا اُنکو کیڑون نے کھا لیا وَضُيِّعَتْ اَمْوَالُهُمْ وَخَلَتْ مِنْهُمْ مَجَالِسُهُمْ وَحَلُّوْا بِدَارٍ لَا تَزَاوُرَ بَيْنَهُمْ وَلَا مُؤْنِسَ لَهُمْ اِلَّا الْحَسْرَةُ وَالنَّدَامَةُ اور ضائع ہوے اموال اُنکے جو مشقتون سے جمع کیے تھے اور متصرف ہوے اُن اموال پر وہ لوگ جنکا تصرف اُنھین ناگوار تھا اور خالی ہو گئے مکان اُنکے اور ایسے مکان مین ساکن ہوے کہ نہ وہ کسی کو بظاہر دیکھنے آ سکتے ہین اور نہ اُنکو کوئی دیکھنے جا سکتا ہو اور اب کوئی اُنکا مونس و ہمدم نہین ہو سواے حسرت و ندامت کے پس حضرات یہ دنیا ناپائدار بے اعتبار ہو جس وقت جسکی اجل آتی ہو ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہو لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ہر امت کے لیے اجل ہو پس جب اُنکی اجل آ گئی تو ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی ہو اور فرماتا ہو كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ سب کے لیے فنا ہو سواے ذات اقدس باری تعالی کے پس ملائکہ اور جن و انس اور وحش و طیور اور آسمان و زمین اور جو کچھ کہ درمیان اُنکے ہو سب ایک دن فنا ہونگے اور بقا و دوام ذات باری تعالی کے لیے ہو اور خاصان خدا موت کو بہت دوست رکھتے تھے اور لقاے رحمت الٰہی کے مشتاق رہتے تھے اور دنیا سے کنارہ کش تھے جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو فرمایا اُن حضرت نے کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ حضرت یحییٰؑ کی قبر پر تشریف لائے اور درگاہ خدا مین دعا کی تاکہ اُنکو زندہ کرے پس حضرت یحییٰؑ زندہ ہوے اور قبر سے باہر تشریف لائے

اور کہا مجھ سے آپ کیا چاہتے ہین فرمایا تم میرے ساتھ دنیا مین رہو جس طرح کہ سابق مین رہتے تھے حضرت یحییٰؑ نے کہا اے عیسیٰؑ ابھی حرارت و شدت مرگ کی مجھ سے برطرف نہین ہوئی ہو اب آپ چاہتے ہین کہ پھر دنیا مین رہکر دوبارہ شدت موت اور جانکنی کی اُٹھاؤن یہ سن کر حضرت عیسیٰؑ اُن سے دست بردار ہوے اور حضرت یحییٰؑ قبر مین واپس چلے گئے اللہ اکبر مقام غور ہو جب انبیا کا یہ حال ہو تو ہمارا کیا حال ہوگا وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ ثَلٰثَةُ اَخِلَّاءٍ اور فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مرد مسلم کے لیے تین دوست ہین کہ وقت موت کے مجسم ہو کر آتے ہین اور وہ شخص کہتا ہو کہ تم میرے ساتھ آج کیا سلوک کروگے فَخَلِيْلٌ يَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ حَتّٰى تَمُوْتَ وَهُوَ مَالُهُ فَاِذَا مَاتَ صَارَ لِلْوَرَثَةِ پس ایک دوست کہتا ہو کہ مین تیرے ساتھ ہون تیری زندگی تک اور وہ دوست مال اُسکا ہو جب وہ مریگا تو مال ورثہ باہم تقسیم کرینگے وَخَلِيْلٌ يَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ اِلٰى بَابِ قَبْرِكَ وَهُوَ وَلَدُهُ اور ایک دوست کہتا ہو کہ مین تیرے ہمراہ ہون تیری قبر تک وہ دوست اولاد اُسکی ہو کہ بعد دفن کے اپنی منزل کی طرف واپس ہوتی ہو وَخَلِيْلٌ يَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ حَيًّا وَّمَيِّتًا وَهُوَ عَمَلُهُ اور ایک دوست کہتا ہو کہ مین تیرے ساتھ ہون تیری زندگی اور موت مین وہ دوست عمل اُسکا ہو پس ہر شخص کو فرمانبرداری خدا و رسول و امام برحق کی لازم ہو اور کار نیک مین عمر عزیز کو صرف کرنا چاہیے ورنہ بعد موت کے ندامت ہوگی اور زندگی چند روزہ پر مغرور ہونا اور جاہ و حشم دنیا پر اعتماد کرنا عبث ہو کیونکہ جب ملک الموت قصد آنیکا کرتا ہو تو کوئی اُسکو روک نہین سکتا ہو اور جب ارادہ جانے کا کرتا ہو تو کوئی اُسکو ٹھہرا نہین سکتا ہو چنانچہ منقول ہو کہ ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے ملک و سلطنت کی سیر مین مشغول تھے اور فرمایا مین ایک روز تو اپنا ملک و حشم و خدم دیکھون فَصَعِدَ عَلَى الْقَصْرِ وَقَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى عَصَاهُ يَنْظُرُ اِلٰى مُلْكِهٖ پس قصر بلند پر تشریف لے گئے اور حکم دیا آج کوئی میرے پاس نہ آوے

اور عصا ٹیک کے کھڑے ہوے اور اپنے ملک و بادشاہی کی طرف نظر کرتے تھے باوجودیکہ
خدا نے حضرت سلیمانؑ کو ملک عظیم عطا فرمایا تھا اور تمام جن وانس اور وحش وطیور اور ابر و
ہوا سب تابع اُنکے تھے اور حکم دیا تھا کہ کوئی میرے پاس نہ آوے فَنَظَرَ شَخْصًا وَاحِدًا
عِنْدَهُ قَالَ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الَّذِیْ لَا اَرْتَشِیْ وَلَا اَخَافُ الْمُلُوْکَ پس ایک شخص کو اپنے
پاس دیکھا پوچھا تو کون ہی جو بے اجازت ہماری چلا آیا اُسنے جواب دیا مین وہ شخص ہون
نہ رشوت لیتا ہون نہ بادشاہون سے ڈرتا ہون اَنَا مَلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وَکَّلَنِیَ اللّٰہُ
عَلٰی قَبْضِ الْاَرْوَاحِ مین ملک الموت ہون کہ خدا نے مجھے واسطے قبض کرنے ارواح
کے مقرر کیا ہی یہ سنکر حضرت سلیمانؑ نے مہلت بیٹھنے کی مانگی مگر ملک الموت نے
مہلت کے بارے مین عذر کیا پس حضرت سلیمانؑ نے فرمایا ای ملک الموت جو تمھین حکم خدا
ہوا ہی وہ بجالاؤ پس ملک الموت نے اُسی حال مین کہ استادہ تھے قبض روح کی
سبحان اللہ خداوندعالم نے جناب رسول خدا خاتم انبیا اور اُنکے اہل بیت اطہار کو کیا
مرتبہ عطا فرمایا ہی کہ ملک الموت سا ملک مقرب بھی بدون اجازت کے اُنکے گھر کے اندر
نہین جا سکتا تھا مگر افسوس تھین اہل بیت رسول خدا پر بعد اُن حضرت کے اشقیائے
امت نے کیا کیا ظلم وستم کیے آہ تمام حقوق غصب کیے اور حرم سرا کے اندر بے تحاشا در آئے
آہ بعد اسکے بعض کو قتل کیا اور بعض کو اسیر ومقید کیا اور ایسا آوارہ وطن کیا کہ ایک
جگہ دفن بھی نہ ہوے

اَسَفًا عَلٰی بَیْتِ الرِّسَالَۃِ قَدْ خَلَا	مِنْ ذِکْرِھِمْ دَوْنَ الصَّلٰوۃِ الْمَسْجِدُ
اَسَفًا عَلٰی اٰلِ الرَّسُوْلِ فَاِنَّھُمْ	قُتِلُوْا وَبَعْضٌ بِالسُّمُوْمِ اُسْتُشْھِدُوْا

افسوس ہی کہ گھر اہل بیت رسالت کا ایسا برباد و تباہ ہوا کہ کوئی گھر عالم مین ایسا تباہ و برباد
نہ ہوا ہی اور نہ ہوگا وہ گھر جو مہبط جبرئیل و میکائیل و اسرافیل تھا اور ہر وقت جس گھر سے
صدا تکبیر و تہلیل کی بلند تھی افسوس وہ گھر ذکر خدا سے خالی ہوگیا اور وہ مساجد جن سے

ہر وقت صدائے تلاوت قرآن آتی تھی اب اُن مساجد سے آواز اذان اور نماز کی بھی نہین
آتی ہی اور افسوس ہی کہ آل رسول جو بہترین خلق خدا اور باعث ایجاد عالم تھے بعض اُن مین
سے قتل و ذبح کیے گئے اور بعضے زہر دغا سے شہید کیے گئے

وَقُبُوْرُھُمْ شَتّٰی بِکُلِّ مَحَلَّۃٍ	وَبُیُوْتُھُمْ لِلْبُوْمِ فِیْھَا مَرْقَدٌ
فَبِاَرْضِ سَامِرَّا وَّبَغْدَادٍ ثَوٰی	بَعْضٌ وَبَعْضٌ فِی الْغَرِیِّ مُلَحَّدٌ

اور قبرین اُنکی جدا مختلف جگہ مین بنین اور اُنکے گھرون مین وہ جابر و ظالم ساکن ہوے
جو بسبب خبث باطن کے بمنزلۂ بوم شوم تھے آہ بعضے اولاد رسول خدا سے جناب امام
علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام ہین کہ وہ دونون بزرگوار زہر ستم سے شہید ہوکر
زمین سامرہ مین دفن ہوے اور بعضے اولاد رسول خدا سے جناب امام موسی کاظم اور
امام محمد تقی علیہما السلام ہین کہ ان دونون بزرگوارون کو آوارہ وطن کرکے ایک مدت
تک بغداد مین قید کیا آخر اشقیائے بنی عباس نے زہر سے شہید کیا پس قبرین اُن کی
مقابر قریش مین بنائی گئین اور بعضے اُن پیشوایان دین سے جناب امیر المومنین علی بن
ابی طالب علیہ السلام ہین کہ ابن ملجم لعین نے ماہ رمضان مین اُن حضرت کو مسجد کوفہ مین
تلوار زہر آلودہ سر انور پر لگائی جسکے صدمہ سے شہید ہوے اور نجف اشرف مین دفن ہوے

قُبُوْرٌ بِطُوْسٍ وَّالْبَقِیْعِ وَطَیْبَۃٍ	وَبِکَرْبَلَا بَعْضُ الَّذِیْنَ اُسْتُشْھِدُوْا

اور ایک آل رسول سے غریب الغربا جناب امام علی رضا علیہ السلام ہین کہ مامون رشید
نے مدینہ سے بمکر و دغا شہر طوس مین بلاکر زہر سے شہید کیا اور وہین دفن ہوے اور بعض
آل رسول سے حضرت امام حسن اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق
علیہم السلام ہین جو مدینۂ طیبہ مین زہر سے شہید ہوے اور مزار بقیع مین وہ حضرات ایک جگہ
دفن ہوے اور بعضے اولاد رسول خدا سے جناب امام حسین علیہ السلام ہین کہ مصیبت جنکی
عظیم ترین مصائب ہی آہ وہ حضرت مع اصحاب واقربا کے جنکا مثل و نظیر نہ تھا روز عاشورا

بھوکے پیاسے تیر و نیزہ اور تلوارون سے زخمی ہوے اور مثل گوسفند کے زمین کربلا پر ذبح ہوے اور لاشین اُنکی بے غسل و کفن بعد تین روز کے ایک جگہ دفن ہوئین اور کسی کی قبر کا اُن مین سے علیحدہ نشان نہین ہی سواے جناب امام حسینؑ علیہ السلام اور شاہزادۂ علی اکبر اور جناب عباسؑ کے کہ ان حضرات کو بنی اسد نے جدا جدا دفن کیا آہ کیونکر ویران و برباد نہو وہ گھر کہ جس گھر سے اٹھارہ بنی ہاشم عترت جناب ابو طالبؑ سے ایک دن مین نیچے خاک کے پنہان ہوگئے حضرات سنا آپ نے کہ سب حضرات ائمہ ہدیٰ بعد شہادت کے دفن ہوے اور سر اقدس کسی بزرگوار کا بجز ایک مظلوم کے لاش نور سے جدا نہ رہا مگر افسوس ہی سر انور پر اُس مظلوم کے کہ وہ ساتھ جسم اطہر کے دفن نہ ہوا بلکہ اشقیاے کوفہ نے بدن اطہر سے جدا کرکے نیزہ پر رکھا اور شہر بشہر پھرایا کبھی تنور خانۂ خولی مین رکھا کبھی صندوق مین بند کیا کبھی دروازون پر لٹکایا کبھی طشت طلا مین زیر تخت سامنے یزید کے رکھا اور وہ لعین سر اقدس کو دیکھ کر خوش و مسرور ہوا اور لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرنے لگا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

مجلس ہشتم ذکر موت و حال احتضار مؤمن صالح و تشریف فرما شدن ائمہ ہدیٰ و حال امام حسینؑ در وقت نزع

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی کہ ہر نفس ذائقہ موت کا چکھنے والا ہی اور فرماتا ہی خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا خلق کیا موت اور زندگی کو تاکہ تمھارا امتحان ہو کون تم مین سے از روے عمل کے بہتر ہی پس جو عمل نیک کرے اُسکے لیے آخرت مین جنت اور نعمتہاے جنت ہی اور جو عمل بد کرے اُسکے لیے جہنم اور عذاب جہنم ہی اور فرماتا ہی ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ بعد اسکے تحقیق کہ تم لوگ البتہ مردہ ہوگے پھر تم لوگ بروز قیامت اُٹھاے جاؤگے اور زندہ ہوگے واقعی مومنین اگر انسان مدت دراز تک بھی اس دار دنیا مین بسر کرے

تو آخر موت ہی اور زن و مرد چھوٹے اور بڑے موت کے نزدیک برابر ہین جس وقت جسکی موت آتی ہی ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی نہ ایک چشم زدن پس و پیش ہوسکتا ہی پس موت کے برحق ہونے کا اعتقاد لازم ہی اور ذکر موت سے حب دنیا کم ہوتی ہی اور بعث و نشر اور حساب اعمال کا اعتقاد بھی لازم ہی خدا کل مؤمنین و مؤمنات پر بحق حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ آسان کرے اور ہر عقبہ سے نجات رہے اور علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ وقت احتضار کے حال ہر شخص کا متغیر ہوتا ہی پس بحکم خدا مال اُسکا اُسکی نظر مین آتا ہی اور وہ متمثل ہوکر اپنے تئین اُسکو دکھاتا ہی اُسوقت وہ شخص کہتا ہی کہ مین نے عمر اپنی تیری تحصیل و جمع کرنے مین بسر کی اور تیرے صرف کرنے مین بخل کیا اور اب عمر میری ختم ہوئی اور ہاتھ میرا تیرے سے کوتاہ ہوا ہی پس تو میرے کس کام آئیگا اور میری کیا دستگیری کریگا مال کہیگا مجھ سے ایک کفن ملیگا اور باقی ورثہ اور حقدار لیجائینگے اگر ورثہ راہ خدا مین صرف کرینگے تو تجھے حسرت ہوگی کہ کیون عمر اپنی جمع کرنے مین صرف کی اور ثواب اور لوگ لینگے اور تو مال و ثواب دونون سے محروم رہا اور بجز حسرت و حساب کے تجھے اور کچھ باقی نہ رہا اور اگر ورثہ معصیت خدا مین صرف کرینگے تو تجھے حسرت ہوگی کہ ثواب سے محروم رہا اور گناہ مین اُنکے شریک ہوا پس جب مال سے مایوس ہوگا تو اولاد اُسکی متمثل ہوکر سامنے اُسکے آئینگے اُن سے بھی مثل مال کے کلام کریگا وہ کہینگے کہ ہم تیری قبر تک تیری رفاقت کرینگے اور تجھے تنہا وہان چھوڑکر اپنے گھر کی طرف واپس آئینگے بعد اسکے متوجہ ہوگا طرف اعمال خیر کے مثل نماز و روزہ اور حج اور زکوۃ و خمس وغیرہ کے اور اُن سے کہیگا کہ مین نے تمھاری نسبت بہت کمی کی اور تم مجھ پر بہت دشوار تھے آج مین نے دنیا سے قطع امید کرکے تمھاری طرف رخ کیا ہی اب تم میرے ساتھ کیا سلوک کروگے اور کہان تک میری رفاقت کروگے اعمال اُسکے جواب دینگے اگرچہ تو ہم سے گریز کرتا تھا اور ہماری نسبت بے پروائی کرتا تھا لیکن ہم ہمیشہ تیرے دوست تھے اور خیر خواہی تجھپر ظاہر کرتے تھے اب ہم تیرے

رفیق قبر مین رہینگے بعد اسکے کہ تو ہر شخص سے محروم و تنہا رہا ہو ہم تیرے انیس و جلیس
روز قیامت تک رہینگے اور تیری شفاعت کرینگے اور بہشت مین تیرے مونس و جلیس ہونگے
بعد اسکے جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور آل اطہار اُنکی مع جبرئیل و ملک الموت کے
سامنے اُسکے تشریف لائینگے اور ارواح مقدسہ اپنی اُسکو دکھائینگے پس اگر محتضر صالح
و نیک ہوگا تو ملک الموت کہینگے ای دوست خدا خائف و دلگیر نہ ہو قسم بخدا مین تیرے
حال پر شفیق تر ہون تیری مادر شفیقہ سے اور نگاہ کر یہ حضرت محمد و آل محمد صلّی اللہ علیہ و آلہ
ہین اور تیرے رفیق ہین اُسوقت جانب خدا سے ایک فرشتہ آواز دیگا ای روح پاکیزہ مومن
کہ دل محبت حضرت محمد و آل محمد صلّی اللہ علیہ و آلہ مین دیا اور اُنکی محبت و اطاعت مین قائم
رہا ان حضرات کے ساتھ جا اور داخل بہشت ہو اور جناب رسول خدا اُس مومن سے فرمائینگے
ای دوست خدا مین رسول خدا ہون اور تیرے لیے دنیا و مافیہا سے افضل و بہتر ہون بعد
اسکے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ اور جناب حسنینؑ اور سب ائمہ طاہرین علیہم السلام
اپنے تئین اُسے دکھائینگے اور اسما اپنے بیان فرمائینگے اور اپنی حضوری خدمت و رفاقت
کی اُسکو بشارت دینگے پس یہ خوشخبری باعث اُسکی تسلی و تسکین کی ہوگی اور آنکھین کھولکر
اُن حضرات کو مشاہدہ کریگا اور اُس فرشتہ کی آواز اور ان حضرات کی بشارت سنیگا اور حق سبحانہٗ
تعالیٰ اُسکی آنکھون کا پردہ اُٹھائیگا اور مکان اور نعمتین جو اُسکے واسطے جنت مین مہیا فرمائی
ہین اُسکو دکھائیگا اور دنیا کو بھی ساتھ عمدہ حالت کے اُسکے پیش نظر کریگا اور درمیان دنیا
و آخرت کے اختیار دیگا جسکو چاہو پسند کرو پس وہ مومن دنیا سے منھ پھیر کے طرف آخرت کے
باشتیاق تمام رغبت کریگا اُسوقت سوائے موت کے کوئی چیز اُسکی نظر مین بہتر و خوبتر نہو گی
کیونکہ ایک لذت آخرت کی ادراک کرتا ہے پس آمادۂ مرگ ہو کر راضی برضا ہوتا ہی اُسوقت
جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور جبرئیل علیہم السلام ملک الموت سے فرماتے ہین کہ یہ
دوست خدا و رسول و شیعۂ آل رسول ہی اسکے ساتھ محبت و ملائمت سے پیش آؤ پس

[illegible]

ملک الموت سامنے اُسکے آکر کہتے ہین کہ ای دوست خدا دنیا مین تو نے ولایت علی بن ابیطالب
علیہ السلام کی پناہ لی اور آل رسول علیہم السلام سے محبت و الفت بدل و جان اختیار
کی اور عذاب خدا سے اپنے تئین خلاص کیا اور غم اور خوف اور ہول قیامت سے امین
ہوا اور جس سے تو خوفناک تھا اُس سے امان دیکھی اور جو تو چاہتا تھا وہ پایا اب بشارت
ہو تجھے کہ تو جنت مین حضرت محمد و آل محمد صلّی اللہ علیہ و آلہ کا رفیق ہوگا بعد اسکے روح اُسکی
بکمال آسائش و نرمی اُسکے بدن سے نکال لینگے جیسے خمیر سے بال نکال لیتے ہین اُسوقت
رنگ اُسکا سفید ہوتا ہی اور لب کھنچتے ہین اور بینی اونچی ہوتی ہی اور بائین آنکھ سے
آنسو جاری ہوتے ہین اور پیشانی عرق موت سے تر ہوتی ہی پس ان علامتون سے جو ظاہر ہو
وہ نشان اُسکی رحمت اور سعادت اور خوبی عاقبت کا ہی بلکہ جسکے جنازہ پہ مومن صالح پرہیزگار
نماز جنازہ پڑھے یہ بھی خوبی عاقبت اُس میت کی ہی حضرات یہ مرتبہ تو اُس مومن کا ہی جسکو
بولایت و محبت حضرات ائمہ ہدیٰ علیہم السلام اور اُنکی اطاعت و پیروی سے حاصل ہوا
اب تصور کیجیے کہ اُن حضرات کا پیش خدا کیا مرتبہ عالی ہوگا جسکا اندازہ سوائے خدا کے کوئی
نہین کر سکتا ہی مقام غور ہی دستور عالم ہی کہ وقت احتضار کسی مومن یا مومنہ کے عزیز و اقربا
اور اولاد یا احباب گرد و پیش اُسکے رہتے ہین کوئی سورۂ یٰسین اور والصافات کی تلاوت کرتا
ہی اور کوئی دعائے عدیلہ پڑھتا ہی جو عقائد حقہ پر شامل ہی کوئی اُسکو قبلہ رو کرتا ہی اور کوئی
بستر نرم پر دست و پا کو نرمی سے سیدھا کرتا ہی اور کوئی منھ مین شربت ٹپکاتا ہی اور یہ اہتمام اُسکے
وقت آخر کرتے ہین کہ حتی الامکان شور و غل نہ ہو اور کوئی بعد رحلت کے تحت الحنک باندھتا
ہی اور اُسکی آنکھین بند کرتا ہی آہ اب کیا حاجت بیان ہی فدا ہو جان ہماری اُس تشنہ لب اور
مظلوم غریب الوطن پر جو وقت آخر زخمون سے چور چور ریگ گرم پر حرارت آفتاب مین خاک و خون
آلودہ پڑا تھا اور بجز اعدا کے کوئی گرد و پیش بھی نہ تھا جو دست و پا سیدھے کرتا اور دہن خشک مین

[illegible]

پانی ٹپکاتا افسوس عوض اسکے یہ مصیبت گذری جیسا کہ حجت خدا فرماتے ہین فَهٰوَیْتَ اِلَی الْاَرْضِ جَرِیْحًا تَطَأُكَ الْخُیُوْلُ بِحَوَافِرِهَا وَتَعْلُوْكَ الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا ای جد مظلوم آپ زخمی ہوکے زمین پر تشریف لائے کہ گھوڑے ظالمون کے اپنے سمون سے بے ادبی کرتے تھے اور اشقیا تلوارین کھینچے ہوسے آپ کے قتل کرنے پر ٹوٹے پڑتے تھے قَدْ رَشَحَ لِلْمَوْتِ جَبِیْنُكَ وَاخْتَلَفَتْ بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُكَ وَیَمِیْنُكَ تحقیق کہ آپ کی پیشانی انور پر عرق موت کا آگیا تھا اور اس حالت مین آپ دست چپ سمیٹ لیتے تھے اور دست راست پھیلا دیتے تھے اور کبھی آپ دست راست کھینچ لیتے تھے اور دست چپ پھیلا دیتے تھے الا لعنة اللہ علی القوم الظالمین

مجلس نہم ذکر اجر رسالت یعنی مودت آل رسول و فضائل علی مرتضیٰ و محبین ایشان و انجام دشمن ایشان و حال احتضار دوست و دشمن اہلبیت رسالت و مصائب امام حسین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی ای حبیب ہمارے کہدو اپنی امت سے کہ مین اجر و عوض اپنی تبلیغ رسالت کا تم سے نہین چاہتا ہون مگر محبت و مودت اپنے اقربا کی اور جو شخص کوئی حسنہ حاصل کریگا محبت و دوستی اہل بیت مین تو زیادہ کرونگا مین واسطے اسکے اس مین ثواب و نیکی کو اور صاحب کشاف نے لکھا ہی جسوقت یہ آیہ نازل ہوا تو صحابہ نے جناب رسولخدا کی خدمت مین عرض کیا یارسول اللہ یہ اہل قرابت آپ کے کون ہین جنکی محبت ہم پر خدا نے واجب کی ہی اُن حضرت نے فرمایا وہ علی بن ابی طالب اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین علیہم السلام ہین اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو شخص میرے اہلبیت پر ظلم و ستم کرے اور مجھ کو اذیت دے بسبب رنجیدہ کرنے میری عترت کے تو بہشت اسپر حرام ہی پس حضرات ثابت ہوا کہ محبت و مودت اہل بیت رسالت منجملہ اصول دین اور ارکان

اسلام سے ہی اور خلاف اسکا کفر ہی اور منشا خارج ہونے کا اسلام سے ہی اور مستلزم ناصبی ہونے کو ہی پس خوشا بحال اسکا جو دوست ہو اہل بیت رسالت کا اور وای ہو اُس پر جو دشمن ہو انکا یا اُنکے دشمنون کو دوست رکھے کیونکہ جو اُنکے دشمنون کا دوست ہی وہ بھی اُنکا دشمن ہی اگرچہ اظہار نہ کرے اسواسطے کہ محبت و مودت اہل بیت رسالت اور محبت دشمنان اہل بیت رسالت کے باہم ضد ہی یہ دل انسان مین یکجا جمع نہین ہوسکتے پس جس دل مین محبت و مودت آل رسول کی ہی وہ شیعہ و مومن اور ناجی ہی اور جس دل مین محبت دشمنان آل رسول کی ہی وہ منافق اور ناصبی اور خارج از اسلام ہی اور شواہد التنزیل مین ابوامامہ باہلی سے روایت کی ہی جسکا حاصل یہ ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حق سبحانہ تعالی نے انبیا کو مختلف درختون سے پیدا کیا ہی اور مجھ کو اور علی کو ایک درخت سے خلق کیا مین اُس درخت کی اصل ہون اور علی اُسکی فرع ہین اور فاطمہ اُسکا شگوفہ اور حسن اور حسین اسکے میوے ہین اور شیعہ ہمارے اُس درخت کے پتے ہین پس جو شخص اُس درخت کی ایک شاخ سے متمسک ہوگا وہ نجات پائیگا اور جو شخص اس درخت سے منحرف ہوگا وہ گمراہ ہوگا اور ہلاکت ابدی کو پہونچیگا اور اگر کوئی شخص ہزار برس عبادت خدا کرے اور درمیان کوہ صفا و مروہ کے اسقدر عبادت کرے کہ مثل مشک بوسیدہ کے ہوجائے اور ہزار برس پیادہ پا حج کرے اور مثل کوہ اُحد کے سونا راہ خدا مین تصدق کرے اور وہ دوست اہل بیت رسالت کا نہ ہو تو وہ ہرگز بوے بہشت نہ سونگھیگا نہ وہ داخل جنت ہوگا بلکہ خداوند عالم اسکو منہ کے بھل داخل جہنم کریگا واقعی حضرات راہ آخرت بہت سخت و دشوار ہی لہذا دنیا مین اُسکا زادراہ فراہم کرنا چاہیے اور بعد موت خدا کو اپنے سے راضی کرنا ممکن نہین ہی پس چاہیے کہ حالت حیات مین عقائد حقہ درست کرے اور احکام الٰہی کو موافق حکم رسول و امام برحق کے بجالائے اور گناہون سے توبہ کرے اور خدا کو راضی کرے ورنہ آخرت مین ندامت ہوگی اور رسواے دخول نار کے چارہ نہین ہی کیونکہ بروز قیامت گروہ گروہ

کفار و اشرار اور منافقین داخل نار کیے جائینگے آور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا
ہی کہ اگر خداوند عالم قرآن مجید مین معصیت و گناہ کرنے سے نہ ڈراتا اور وعدہ جہنم کا نہ
کرتا تو بھی بندہ کو بوجہ کثرت عطاے نعمات کے نافرمانی کرنی نہ چاہیے بلکہ شکر منعم کا
واجب ہی مگر جب انسان لذات دنیا مین ہمہ تن متوجہ ہوتا ہی تو آخرت کا خیال بھی نہین
کرتا ہی بہر حال انسان کے لیے چھ منزلین ضرور ہین منزل اول صلب پدر منزل دوم بطن
مادر منزل سوم دنیاے فانی منزل چہارم قبر منزل پنجم محشر منزل ششم دار آخرت جو ابدی ہے
وہان ہمسے بڑے سات طبقے درک اسفل مین ہین اور آٹھ درجے عظیم الشان رفعت مین
ہین پس محب اور دوست آل رسول کے مطیعان خدا درجات رفعت مین اور غاصب اور
ظالم اور دشمن آل رسول کے نافرمان خدا درک اسفل مین جائینگے جسکا تصفیہ خود حق سبحانہ تعالے
نے فرمایا ہو هَلْ يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ
کیا اصحاب جہنم اور اصحاب جنت برابر ہو سکتے ہین اصحاب جنت ہی فائز و رستگار ہین اور
فرماتا ہو فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ایک گروہ جنت مین جائیگا اور ایک گروہ دوزخ
مین جائیگا اور جسقدر دوزخ پُر ہوگا اُسی قدر وہ پکاریگا هَلْ مِنْ مَزِيدٍ آیا اور کوئی ہی
یعنی لاؤ اُسکو پس گروہ گروہ کفار و اشرار اور منافقین داخل نار کیے جائینگے اور قسیم النار
والجنۃ ہمارے آقا علی مرتضیٰ ہونگے دشمنون کو داخل نار اور دوستون کو داخل جنت فرمائینگے

خوشا خوشا دین و دنیاے ما | کہ ہم چون علیؑ ہست مولاے ما

الغرض کیا مجال بشر کی کہ فضائل و مناقب اُس بزرگوار کے بیان کرسکے جنکی مدح و ثنا خدا و
رسول نے فرمائی ہو جو اول آل رسول و تمام انبیا و اوصیا اور ملائکہ سے افضل ہین بعد
رسول خدا اسکے قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا
كَرَّارًا غَيْرَ فَرَّارٍ يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ محدثین فریقین

[illegible]

لکھتے ہین فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے بروز جنگ خیبر ہر آئینہ عطا کرونگا
مین صبح کو علم اپنا ایسے شخص کو جو کرار غیر فرار ہی خداوند عالم فتح و ظفر خیبر کی اُسی کے ہاتھ
پر عطا فرمائیگا وہ ایسے شخص ہین کہ خدا اور اُسکے رسول کو دوست رکھتے ہین اور خدا و
رسول اُنکو دوست رکھتے ہین اس ارشاد رسول سے صاف ظاہر ہی کہ وہ شخص مکرر حملے
کرنے والے اور جہاد راہ خدا سے بھاگنے والے نہین ہین اور وہ دوست خدا و رسول ہین اور
خدا و رسول اُنکے دوست ہین جیسا کہ سہل بن ساعدی سے روایت کی ہو وہ کہتے ہین کہ جب
صبح ہوئی تو اصحاب با امید اس منصب جلیل کے مسلح ہوکر حاضر خدمت جناب رسول خدا ہوے
اور ہر شخص کو تمنا تھی کہ علم مجھ کو عنایت فرمائینگے یہ دیکھ کر اُن حضرت نے فرمایا علی بن ابیطالب
کہان ہین اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اُنکو درد چشم کی شکایت ہو فرمایا اُنکو میرے
پاس لاؤ جب علی مرتضیٰ سامنے آن حضرت کے لائے گئے تو لعاب دہن اپنا اُن حضرت نے
اُنکی آنکھون مین لگایا جسکی برکت سے ایسی صحت ہوئی کہ پھر کبھی درد چشم نہ ہوا پس اُن
حضرت نے علم اپنا علی مرتضیٰ کو عنایت فرماکر طرف خیبر کے روانہ کیا اور خدا نے اُنکے ہاتھ پر
فتح و ظفر عطا فرمائی اس مقام پر بعض متعصبین نے محبت اُن دو نفر کے جو پہلے واسطے
جنگ کے بھیجدیئے گئے تھے اور بے نیل مقصود واپس آئے اور عذر کیا کہ ہم کو خوف ہوا
کہین دشمن علم نہ چھین لین کرار غیر فرار کو ترک کیا ہی تاکہ فرار کے دھبہ سے وہ دونون محفوظ
رہین اور اصحاب مین بڑے بڑے ابرار اخیار اور شجاع و بہادر موجود تھے تخصیص اُن
دو نفر کی کیا تھی جو پہلے ایکے بعد دیگرے سردار لشکر کرکے بھیجدیے گئے تھے یہ اس لیے تھا
تاکہ علی العموم لوگون پر اُنکی قلعی کھل جائے کہ وہ کیسے مسلمان تھے اور جناب رسول خدا بوحی
الٰہی اُنکے حالات سے آگاہ تھے جو کچھ کہ بعد اُن حضرت کے اُن دونون سے ہونیوالا تھا اور
جہاد راہ خدا سے جو بحکم نبی یا امام بحق ہو فرار کرنا گناہ کبیرہ ہو پس جس سے گناہ کبیرہ بلکہ بہت سے
کبائر سرزد ہوے ہون اور زبانی کلمہ گو ہون وہ دوست خدا و رسول نہین ہوسکتے نہ خدا و رسول

اُسکے دوست ہوسکتے ہین یہ منصب جلیل اُس بزرگوار کو سزاوار ہی جو بعد رسولخدا کے اعلم و افضل ہو تمامی مخلوقات سے ہر شرف و بزرگی مین اور کامل الایمان ہو اور سہو و نسیان سے پاک ہو اور عصمت و طہارت اُسکی ثابت ہو وہ آیات قرآن مجید اور احادیث نبوی سے سوائے امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام سکے جملہ صحابہ مین کوئی پایا نہین جاتا ہی اور عقل سلیم بھی یہی پسند کرتی ہی وَعَنْ اَبِیْ ذَرِّنِ الْغِفَارِیْ اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یُقَبِّلُ الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ وَھُوَ یَقُوْلُ مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَذُرِّیَّتَہُمَا لَمْ تَلْفَحِ النَّارُ وَجْہَہٗ وَلَوْ کَانَتْ ذُنُوْبُہٗ بِعَدَدِ رَمَلِ عَالِجٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ ذَنْبًا یُخْرِجُہٗ مِنَ الْاِیْمَانِ اور بحار الانوار وغیرہ مین ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ ایک مرتبہ دیکھا مین نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ اپنے پارۂ جگر حسین بن علی علیہما السلام کے بوسے لیتے تھے اور پیار کرتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص دوست رکھے میرے نور عین حسنؑ و حسینؑ اور ان دونون کی ذریت کو تو آتش جہنم منھ اُسکا نہ جلائیگی اگرچہ گناہ اُس شخص کے بعدد ریگ صحرائے عالج کے ہون مگر یہ کہ ایسا گناہ کرے جو اُسکو ایمان سے نکال دے اور منقول ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک مرتبہ خطبہ مین فرمایا ایہا النّاس مین وصیت کرتا ہون تم لوگون سے واسطے محبت و دوستی کرنے کے میرے بھائی اور وصی اور پسر عم علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کوئی دوست اُنکا نہین ہی مگر مومن اور کوئی دشمن اُنکا نہین ہی مگر منافق آگاہ ہو دوست علیؑ کا میرا دوست ہی اور دشمن علیؑ کا میرا دشمن ہی اور جزا میرے دشمن کی عذاب جہنم ہی اور روایت مین ہی کہ شب معراج جانب خدا سے ایک فرشتہ آیا اور جناب رسول خدا کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ ان انبیا سے جو کہ جمع ہین پوچھیے تم لوگ کس

امر پر مبعوث ہوئے ہو پس اُنھون نے حضرت کو جواب دیا کہ ہم خدا کی وحدانیت اور آپ کی نبوت اور علی بن ابی طالبؑ کی ولایت پر مبعوث ہوئے ہین اور روایت مین ہی فرمایا جناب رسولؐ خدا نے جو شخص مرجائے درآنحالیکہ محبت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اُسکے دل مین ہو وہ شہید مرا ہی اور جو شخص کہ محبت و دوستی محمد و آل محمد پر مرجائے وہ آمرزیدہ و رستگار مرا ہی اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ پر وہ باتوبہ مرا ہی اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ پر وہ با ایمان کامل مرا ہی اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ مین تو اُسکو ملک الموت اور منکر و نکیر بہشت کی بشارت دینگے اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ مین تو اُسکو ملائکہ طرف جنت کے لیجائینگے اس طرح سے جیسے عروس کو آراستہ کرکے شوہر کے گھر لیجاتے ہین اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ مین تو اُسکی قبر مین جنت کی طرف دروازے کھولے جائینگے اور جو شخص مرجائے محبت پر آل محمدؐ کی تو حق سبحانہ تعالی ملائکہ کو ساتھ اپنی رحمت کے اُسکی قبر پر بھیجیگا اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ پر تو وہ دین حق پر مرا ہی اور جو شخص دشمنی آل محمدؐ پر مرجائے تو وہ بروز قیامت اس طرح سے آئیگا کہ درمیان دونون آنکھون کے لکھا ہوگا کہ یہ رحمت خدا سے محروم و ناامید ہی اور وہ شخص کافر مرا ہی اور جو شخص مرجائے بغض و عداوت آل محمدؐ پر تو ہر آئینہ وہ بوئے بہشت کو نہ سونگھیگا پس حضرات جو مومن یا مومنہ کہ محبت و دوستی آل محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ پر مرے تو اُسکا بڑا مرتبہ ہی چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ وغیرہ سے روایت کی ہی کہ وقت احتضار و جانکنی ہر شخص کے جناب سید المرسلین اور حضرت امیر المومنین اور آل طاہرین اُنکی اور جبرئیل و ملک الموت سامنے اُسکے تشریف لاتے ہین اور ارواح مقدسہ اپنی اُسکو دکھاتے ہین پس اگر محتضر مومن صالح ہو تو ملک الموت اُس سے کہتا ہی ای دوست خدا خوفناک و دلگیر نہ ہو قسم بخدا مین تجھپر مہربان تر ہون تیری مادر مہربان سے اور نگاہ کر کہ یہ حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہین یہ سب حضرات

رفیق تیرے ہین پس وہ حضرات اپنے تئین اُسکو دکھاتے ہین اور اپنے اسماے مقدسہ
بیان فرماتے ہین اور اپنی خدمت ورفاقت مین فائز ہونے کی بشارت دیتے ہین اور
جانب خداسے فرشتہ ندا دیتا ہی اے روح پاکیزہ مومن کہ دل محبت و دوستی محمدؐ وآل محمدؐ مین
دیا ہو اور خدمت واطاعت اور پیروی مین اُنکی قائم رہا آؤ ہمراہ اُنکے داخل بہشت ہو
پس جب ملک الموت روح اُسکی بنرمی وآسانی نکال لیتا ہی جیسے خمیر سے بال نکال لیتے
ہین تو بعد اسکے جب غسال میت کو غسل وکفن دیتا ہی تو ملائکہ بھی اُسکی روح کو آب مشک
بہشت سے غسل دیتے ہین اور جامہاے بہشت سے کفن دیتے ہین اور روح میت کی
وہ مومن ہو یا کافر جسوقت کہ بدن سے نکلتی ہی اپنے بدن کے اوپر پرواز کرتی ہی اور غسل
وکفن اور دفن وغیرہ ہر چیز کو دیکھتی ہی اور ہر امر سے خبر رکھتی ہی پس اگر وہ مومن صالح ہی
تو قسم دیکر کہتا ہی کہ جلد مجھے قبر مین پہونچاؤ کہ مین مشتاق جنت ہون اور حضوری خدمت محمد
وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہون اور مفارقت سے اُنکی نہایت بیتاب ہون پس جب اُسکو
تابوت مین رکھکر اُٹھاتے ہین تو ملائکہ اور ارواح عزیز واقربا اور احباب مومنین اُس کے
استقبال کے لیے آتے ہین اور کدورت ومفارقت اقربا واحباب اور اشیاے دنیا سے جو
اُس سے جدا ہوے ہین تسلی وتشفی دیتے ہین اور مژدۂ راحت ونعمت بہشت سے دلداری
ونوازش کرتے ہین اور جب اُسکو قبر مین رکھتے ہین تو قبر کہتی ہی خوشا بحال تمہارے کہ تم دار دنیا
سے یہان آئے جسوقت کہ تم میری پشت پر چلتے تھے اور قدم رکھتے تھے تو مین تم کو دوست
رکھتی تھی اور مشتاق تمہاری تھی آج دیکھو کہ کیونکر تمہاری خدمت مین رہونگی اور میری صحبت
وہمنشینی سے تم کو کسقدر آرام وراحت ملیگی پس بعد دفن جب کوئی مومن میت کی قبر کی زیارت
کرتا ہی تو روح یعنی جان اُسکی مطلع اور خوش ہوتی ہی اور جب سلام کرتا ہی تو قبل طلوع آفتاب
کے وہ جواب دیتا ہی بعد اسکے چپ رہتا ہی حضرات دستور عالم ہی کہ جب کوئی شخص انتقال
کرتا ہی تو عزیز واقربا اور احباب اُسکو غسل وکفن دیتے ہین اور نماز جنازہ پڑھ کے دفن کرتے ہین

اور اگر وہ شخص کوئی مسافر وغریب الوطن ہی تو اہل شہر یا قریہ وہان کے لوگ ثواب اُخروی جب
جان کر متکفل اُسکی تجہیز وتکفین کے ہوتے ہین مگر افسوس ہی حال پر مظلوم کربلا غریب نینوی
جناب سید الشہداؑ کے کہ اُس مظلوم کو اشقیاے کوفہ نے کنارۂ نہر فرات پر بحکم ابن سعد
بروز عاشورا تشنہ لب شہید کیا اور بعد شہادت کے لاش اطہر کو ریگ گرم صحراے کربلا
پر بے لباس کے چھوڑ دیا اور کوئی متوجہ طرف نماز جنازہ اور دفن کے نہ ہوا نہ غسل دیا گیا
نہ کفن ملا نہ حنوط کیا گیا نہ تابوت بنایا گیا جیسا کہ ان فقرات زیارت مفجعہ سے بھی ظاہر ہی
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ دَمُهُ غُسْلُهُ وَشَيْبَتُهُ قُطْنُهُ وَالتُّرَابُ كَافُورُهُ وَنَسْجُ الرِّيَاحِ اَكْفَانُهُ
وَالْقَنَاةُ الْخَطِّيُّ نَعْشُهُ وَفِي قُلُوبِ مَنْ وَالَاهُ قَبْرُهُ سلام ہو آپ پر اے مظلوم کربلا جسکا غسل
اُسکے خون بدن سے ہوا اور ریش نورانی بجاے پنبہ کے ہوئی اور خاک صحرا بجاے کافور کے
ہوئی اور بعوض پارچہ ہاے کفن کے ریگ گرم صحرا ہوئی جو اُڑ اُڑ کے اُس جناب کی لاش
اطہر پر جمتی جاتی تھی اور بجاے جنازہ کے سر انور نیزہ پر رہا اور شہر بشہر پھرایا گیا اور دل مین
مومنین کے قبر اُس شہید راہ خدا کی ہوئی ہے

فَدَاكَ اَبِي وَ اُمِّي يَا حُسَيْنُ وَعِتْرَتِي وَاَنْتَ عَفِيرٌ فِي التُّرَابِ جَدِيلُ
وَجِسْمُكَ عُرْيَانٌ طَرِيحٌ عَلَى الثَّرَى عَلَيْكَ خُيُولُ الظَّالِمِينَ تَجُولُ

فدا ہو جان اور اولاد ہماری آپ پر اے حسینؑ مظلوم کہ آپ افتادہ خاک آلودہ اپنے خون مین
لوٹ رہے تھے کہ امت جفا کار نے آپ کو شدت تشنگی مین ذبح کیا اور جسم اطہر آپ کا جو آغوش
رسول خدا اور بتول عذرا مین پلا تھا جس پر حلہ ہاے جنت آراستہ ہوے تھے وہ ریگ گرم
پر بے لباس کے تمازت آفتاب مین زمین پر پڑا تھا اور گھوڑے ظالمون کے آپ کے بدن
مجروح پر دوڑتے پھرتے تھے

آن قصہ کہ کس نتواند شنیدنش یارب براہل بیت چہ آمد زدیدنش

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

مجلس دہم ذکر موت و حساب عمر انسان و حال نفس او در خواب و انجام او و مکافات گناہان مومن و انتقال و غسل و کفن و دفن او و احترام روح مومن و حال اسیری امام زین العابدین علیہ السلام

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہی ہر نفس ذائقہ موت کا چکھنے والا ہی یعنی دنیا مین کسی کو دوام نہین ہی بعد اسکے پھر ہماری طرف رجوع کروگے وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ص اَكْثَرُ اَعْمَارِ اُمَّتِيْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ وَ السَّبْعِيْنَ وَ اَقَلُّ مَنْ يَتَجَاوَزُ عَنْهَا اور فرمایا جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ و آلہ نے اکثر عمرین میری امت کی درمیان ساٹھ و ستر برس کے ہین اور بہت کم کوئی اس سے بڑھجائیگا اور حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ موت کسی شخص یا کسی قوم و قبیلہ پر منتہی نہین ہی بلکہ قیام قیامت تک ہر ذی حیات کے لیے جاری ہی اور فرمایا اگر قضا نہ ہو تو اجل خود سپر ہوتی ہی پس جب اجل آتی ہی تو ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی ہی واقعی مومنین اگر انسان اس دار دنیا مین ستر برس سے زیادہ بھی زندگی کرے تو آخر موت ہی اور

انسان کی عمر کا حساب اکثر یہ یون ہی ؎

اِذَا عَاشَ امْرَأٌ سِتِّيْنَ عَامًا	فَنِصْفُ الْعُمْرِ تَمْحَقُهُ اللَّيَالِيْ

اگر انسان ساٹھ برس زندگی کرے تو نصف عمر اسکی راتون مین گھٹتی ہے ؎

وَ نِصْفُ النِّصْفِ يَمْضِيْ لَيْسَ يَدْرِيْ	لِغَفْلَتِهٖ يَمِيْنًا عَنْ شِمَالٍ

اور نصف اس نصف کا جو سن جوانی تک گذرتا ہی ایسی غفلت مین گذرتا ہو کہ داہنے اور بائین ہاتھ مین تمیز نہین کرتا ہی ؎

وَ ثُلْثُ النِّصْفِ اٰمَالٌ وَ حِرْصٌ	وَ شُغْلٌ بِالْمَكَاسِبِ وَ الْعِيَالِ

اور ثلث اس عمر کا جو سن وقوف و کہولت ہی آرزو اور حرص اور کسب معاش اور عیالداری مین گذرتا ہی

وَ بَاقِي الْعُمْرِ اَسْقَامٌ وَ شَيْبٌ	وَ هَمٌّ بِارْتِحَالٍ وَ انْتِقَالٍ

اور باقی عمر وہ بیماری اور پیری اور درد و رنج اور انتظار رحلت و انتقال مین گذرتی ہی

يُحِبُّ الْمَرْءُ طُوْلَ الْعُمْرِ جَهْلًا	وَ قِسْمَتُهٗ عَلٰى هٰذَا الْمِثَالِ

انسان طول عمر کو نادانی سے دوست رکھتا ہی حالانکہ اسکی تقسیم کی مثال اس طرح سے ہی اور عیاشی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کوئی شخص خواب مین نہین جاتا ہی مگر یہ کہ نفس اسکا طرف آسمان کے جاتا ہی اور روح اسکی بدن مین رہتی ہی اور درمیان نفس اور روح کے ایک شعاع پیدا ہوتی ہی مانند شعاع آفتاب کے پس اگر حکم خدا قبض روح کا ہوتا ہی تو روح بھی چلی جاتی ہی اور اگر حکم خدا ابقائے روح کا ہوتا ہی تو نفس واپس آتا ہی جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا خدا قبض کرتا ہی نفسون کو وقت موت انکی کے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ آدمی کے بدن مین نفس اور روح دونون ہین پس نفس وہ ہی کہ عقل و تمیز اس سے متعلق ہی اور روح وہ ہی کہ نفس اور تحرک اسکے ساتھ قائم ہی واقعی جب انسان کی یہ حالت ہی تو عاقل کو لازم ہی کہ لیٹتے وقت بھی توبہ کرکے لیٹے کیا معلوم بعد اسکے کیا ہوگا بسا ایسا ہوتا ہی کہ سوتے کے سوتے ہی رہ گئے پس غافل رہنا اور ہمہ تن تحصیل دنیا مین عمر عزیز کو صرف کرنا کام عقلا کا نہین ہی اور عاقل فکر و ذکر آخرت سے غافل نہین رہتا ہی اور فرمایا جناب رسول خدا نے جس شخص مین یہ تین صفتین ہونگی وہ منافق ہی اگرچہ وہ نماز و روزہ ادا کرتا ہو اور اپنے تئین مسلم بھی گمان کرتا ہو اول جب کلام کرے تو جھوٹ بولے دوم جب وعدہ کرے اسکا خلاف کرے سوم جب امانت دار ہو اس مین خیانت کرے اور فرمایا ان حضرت نے تین شخص ہین کہ خداوند عالم ان سے بروز قیامت کلام نہ کریگا یعنی انکی طرف نظر رحمت نہ کریگا اول وہ شخص کہ دیکر احسان کرے دوم وہ شخص جو قسم

کھا کر متاع خرچ کرے سوم وہ شخص جو تکبر و غرور سے گوشہ چادر کو زمین پر کھینچتا ہوا چلے واقعی یہ حالات فی زماننا دنیاداروں میں بہت شائع بلکہ داخل وضعداری ہیں حق سبحانہ تعالی ہر مؤمن و مومنہ کو محفوظ رکھے کیونکہ مومنین حریص تر آخرت کے ہیں اور منافقین حریص تر دنیا کے ہیں ظاہر میں اظہار اسلام کرتے ہیں باطن میں سب کردار کفر کے ہیں جو اُنکے اسلاف کے تھے وہ یزیدی اپنی عداوت و عناد دلی سے باز نہیں ہیں حسد و کینہ سے مملو ہیں یزید نے دنیا میں چند روز کی ثروت فانی میں جو کچھ کہ پایا وہ ظاہر ہے اور آخرت میں جو کچھ پائیگا اُسکی خبر جناب رسول خدا فرما گئے ہیں وہی اُسکے تابعین بھی پاوینگے ظالمین اور معاندین اور قاتلین آل رسول کا انجام بد آیات قرآن مجید اور احادیث نبوی سے ظاہر ہے اُسوقت اپنے کیے ہوے سے شرمندہ ہونگے مگر وہ شرمندگی کچھ مفید نہ ہو گی اس لیے کہ دنیا کھیتی آخرت کی ہے جیسا انسان دنیا میں بوئیگا ویسا ہی آخرت میں پائیگا بازگشت سب کی آخر خدا کی طرف ہے وہاں سوال افعال و اعمال نیک و بد کا ضرور ہوگا جسنے جو کچھ کیا ہوگا اُسکا عوض ضرور پائیگا جنت و دوزخ پر ہونگے وعدہ خدا سچ ہے اور وہ صادق الوعد ہے الغرض ہر شخص کو موت کا بڑا مرحلہ درپیش ہے کسی ذی حیات کو اس سے چارہ نہیں ہے غور کیجیے کہ ابتدائے خلقت حضرت آدمؑ سے تا این دم بنی آدم کہاں گئے برابر قافلہ یکے بعد دیگرے چلے جاتے ہیں اور موت کے نزدیک شاہ و فقیر جوان و پیر کبیر و صغیر زن و مرد سب برابر ہیں جسوقت جسکی اجل آتی ہے ایک ساعت آگے پیچھے نہیں ٹلتی ہے حق سبحانہ تعالی ہر مومن و مومنہ پر مرحلۂ موت کو آسان فرمائے علامہ مجلسی علیہ الرحمہ وغیرہ نے لکھا ہے احادیث میں وارد ہے کہ خداوند عالم نے بسبب دعاے بعض انبیا و اوصیا کے بعض اموات کو زندہ کیا اور اُن سے کچھ حالات موت اور قبر وغیرہ کے پوچھے بعد اسکے فرمایا اگر تم چاہو تو ہم درگاہ خدا میں دعا کریں کہ تم کو دنیا میں رکھے اور پھر ایک مدت تک تم یہاں بسر کرو پس اُنکے جواب میں عرض کیا کہ سو برس یا زیادہ گذرے ہیں

جب ہم نے دنیا سے رحلت کی تھی اور ہر شخص نے بقدر اپنے مرتبہ کے تلخی موت کی چکھی ہے لیکن اب تک اُسکی تلخی ہمارے کام و دہن سے نہیں گئی اب دوبارہ ہم کو اُسکی تاب و طاقت نہیں ہے اللہ اکبر ایسے خائف تھے باوجودیکہ وہ سب مومنین تھے اور یہ بھی وارد ہے کہ مومن صالح اور مومن غیر صالح کا مرتبہ یکساں نہیں ہے پس سائر مومنین جو خداوندی خالق اور انبیا و اوصیا کا اعتقاد درست رکھتے ہیں اور حضرات ائمہ ہدی کے محب و موالی ہیں اور عبادت و طاعت اور حسنات لعمل لاتے ہیں اور کفر و شرک اور گمراہی سے نجات پاسکے ہیں لیکن بسبب ضعف و نقصان ایمان یا صحبت بد کے فریب شیطان سے پیروی نفس امارہ اور معصیت و سیئات میں بھی مبتلا رہتے ہیں پس ایسے محبین کا بتدریج علاج ہوتا ہے اور مکافات اُنکے گناہوں کے ہوتے ہیں جیسے کوئی طبیب دانا اپنے بیمار عزیز کو بکمال مہربانی طرح طرح کی غذا اور دوا دیتا ہے پہلے سہل و نرم اور لذیذ تر چیزیں مثل لعاب و شیر کے بعد اسکے مسہل پھر رفتہ رفتہ دواے بدمزہ اور تلخ دیتا ہے یہاں تک کہ اُس بیماری سے شفا اور نجات پاتا ہے ویسا ہی حکیم حاذق خلاق عالم بہ نسبت طبیب دانا کے جو مہربان ہے بیمار عزیز پر اور بہ نسبت مادر مہربان کے جو اپنے شیر خوار بچے پر مہربان ہو بمراتب مہربان تر ہے مومنین پر وہ اپنے فضل و کرم سے بکمال رحمت و شفقت محبین غیر صالحین کی معصیت کو طرح طرح کی بلا و آزار دنیا سے تلافی کرتا ہے تاکہ دنیا سے آمرزیدہ و رستگار جائیں مثل تنگی معاش اور پریشانی اور قرض اور مرض اور درد کے اور شرمندگی عیال اور عزیز و اقربا اور احباب و ہمسایہ سے اور بیماری اور مرگ اُنکے یا جور و جفا سے کسی ظالم کی جو رنج و الم اور غم مؤمن کو پہونچے اپنے نفس یا غیر سے جانی ہو یا مالی یا کلامی تو وہ کفارہ اُسکے گناہ کا ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر خواب بد دیکھے جس سے رنجیدہ ہو یا کانٹا اُسکے پاؤں میں چبھے یا کسی سے کوئی کلمۂ بد حاضرانہ یا غائبانہ سنے تو وہ کفارہ گناہ ہوتا ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسقدر ایمان مومن کا زیادہ ہوتا ہے

اُسکی معیشت کی تنگی زیادہ ہوتی ہی اور فرمایا آنحضرت نے کہ حق تعالی نے ہمارے شیعونکے لیے
دولت و سلطنت ہاے باطلہ مین مقرر نہین فرمایا ہی مگر قوت ضروری اُنکا اگر جاہین مشرق
و مغرب کو جائین تو قدر معین سے زیادہ ہاتھ نہ آئیگا پس حضرات ہر حال مین شیعہ اور
مومن کو صبر و شکر کرنا اور راضی برضا رہنا لازم ہی اور چون و چرا بیکار ہی کیونکہ عالم دنیا
محل امتحان اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ ہی پس مومن کو دنیا مین جو قیدخانہ ہی آرام
کہان اور اگر گناہ اُسکے اس سے زیادہ ہون کہ بلاہاے دنیا سے تلافی نہ ہو تو وقت
موت کے جانکنی مین تلافی ہوگی اور اگر توبہ نہ کی ہو تو جانکنی سخت تر ہوگی اور اگر اس سے
بھی گناہ اُسکے زیادہ ہون تو عذاب قبر اور فشار قبر سے اُسکی تلافی ہوگی اور اگر بناہ بخدا
اس سے بھی گناہ اُسکے زائد ہون کہ عذاب و فشار قبر اور عالم برزخ سے بھی جو بعد موت ہی
پاک و صاف نہ ہو تو شدت خوف و ہول قیامت اور گرمی اور بھوک اور پیاس اور ہجوم
عام اور تنگی مقام اور ذلت و خواری اور خوف و بیم اور حساب و عقاب روز قیامت سے
پاک ہوگا اور یہ سب تلافی اُسکے گناہون کی ہو کر آخر کار بطفیل و شفاعت حضرات ائمہ اطہار
نجات پاکر مومنین صالحین مین انشاء اللہ داخل ہوگا اور ساقی کوثر جام کوثر سے سیراب
فرماوینگے جس سے اُس مومن کو کمال فرحت و لذت اور قوت حاصل ہوگی اور حضرت امیر
المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اگر خداوند عالم معصیت کرنے سے نہ ڈراتا اور وعدہ جہنم
کا نہ کرتا تو بھی بندہ کو بوجہ کثرت عطاے نعمات کے نافرمانی خالق کی کرنی نہ چاہیے بلکہ شکر
منعم کا واجب ہی واقعی جب انسان لذات دنیا مین مشغول ہوتا ہی تو منعم کا خیال نہین ہوتا
اور یہ شرف بھی اولیاء اللہ کو ہی جو اپنے منعم کا شکر ہر حال مین ادا کرتے ہین جنکے مراتب و مدارج
عالیہ ہین پس بطفیل اُنکے کیا تفضل و رحمت خدا ہے نسبت اپنے بندون کے کہ درگاہ خدا
مین ہر مومن و مومنہ کے استقبال روح کا بڑا اہتمام ہوتا ہی خصوصاً باکی اور زائر امام حسینؑ کا

بہت احترام ہوتا ہی چونکہ خداوند عالم جسم و جسمانیات سے منزہ و مبرا ہی تو اُسکی جانب سے
خلیفۃ اللہ اور ولی اللہ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ اور جناب علی مرتضیٰ مع ملائکہ ہر ایک کے پاس
تشریف فرما ہوتے ہین پس جب مومن صالح دار دنیا سے انتقال کرتا ہی اور غسل و کفن
دیکر نماز جنازہ پڑھکے دفن کرتے ہین تو بعد اسکے دو فرشتے نکیر و منکر بکمال حسن و جمال
اُسکے پاس آتے ہین اور ایک بائین طرف اور دوسرا داہنی طرف اُسکے کھڑے رہتے
ہین اور پھر روح اُسکے بدن مین کمر تک پھیر دیتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین کہ تیرا
خدا کون ہی اور رسول کون ہی اور امام کون ہی اور دین و کتاب اور قبلہ کیا ہی پس جب وہ
جواب باصواب دیتا ہی تو قبر اُسکی بمقدار نظر نگاہ چشم یا بمسافت ایک مہینہ راہ کے واسطے
اُسکے موافق اُسکے عمل و مرتبہ کے کشادہ کرتے ہین اور ملائکہ اُسکی قبر کو حریر و دیباے جنت کا
فرش کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اب براحت و آرام مثل عروس کے سو رہو بعد اسکے ایک صورت
نورانی بغایت خوبی و محبوبی ظاہر ہوتی ہی کہ ایسی شکل حسن و خوبی کی کبھی نہین دیکھی تھی پس
وہ مومن پوچھتا ہی کہ تو کون ہی وہ کہتی ہی اے دوست خدا مین علم و اعتقاد حق اور عمل صالح تیرا
ہون کہ مونس و مصاحب تیرا ہونگا بعد اسکے ملائکہ دروازہ بہشت کا اُسکی قبر کی طرف کشادہ
کرتے ہین کہ بوے خوش اور ہواے خنک جنت کی ہمیشہ اُسکی قبر مین داخل ہو اور راتکے بدن
پر چلے اُسوقت اُسکی روح کو قبر سے نکال لیتے ہین اور روضہاے جنت اور غرفہاے بہشت
مین ہمسایہ حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ مین رکھتے ہین تاکہ ان حضرات کو دیکھے اور
ہمیشہ اُس سے مستفیض رہے اور طرح طرح کے آب و طعام اور نعمتہاے جنت مین روز قیامت
تک ساتھ اُنکے رفیق و شریک رہے اور اپنے عزیز و اقربا اور احباب کے ساتھ روضہاے
جنت اور غرفہاے بہشت مین مشغول صحبت و تنعم ہووے اور جو روح تازہ دنیا سے اُنکے
پاس جنت مین پہونچتی ہی تو اُسکے عزیز و اقربا اور احباب اُسکا استقبال کرتے ہین اور اُس سے
باقیماندون کا حال دریافت کرتے ہین پس اگر وہ مر گئے ہون تو افسوس کرتے ہین کہ وہ یہان

نہ آسے شاید اعمال اُنکے اچھے نہ تھے وہ دوسرے مقام پر گئے اور جو زندہ ہون تو اُنکا انتظار کرتے ہین یہان تک کہ وہ بحکم خدا اُن تک پہونچتے ہین حضرات سنا آپ نے کہ جو روح تازہ جنت مین پہونچتی ہی تو اُسکے عزیز واقربا اور احباب اُسکا استقبال کرتے ہین اور باقیماندون کا حال اُس سے دریافت کرتے ہین آپ تصور کیجیے کہ جب روح اقدس جناب سید الشہداؑ کی روز عاشورا جنت مین اپنے آبا و اجداد طاہرین اور عزیز و اقربا سرداران صالحین کے پاس پہونچی ہوگی تو بعد استقبال کے باقیماندون کا حال ضرور پوچھا ہوگا آہ اُسوقت اُس مظلوم نے کیا جواب دیا ہوگا غالبًا یہ جواب دیا ہو کہ بعد میری شہادت کے میرے اہلبیت کے خیمون مین اشقیاے امت نے آگ لگائی اور اہلحرم کے مقنعے اور چادرین تک چھین لین اور مجمع عام مین اسیر و مقید کیا آیا یہ بیان کیا ہوگا کہ میرے فرزند بیمار و ناتوان کو طوق و زنجیرون مین جکڑکے شتر برہنہ پر سوار کیا اور پاؤن اُنکے شکم ناقہ سے باندھے اور تازیانون سے اذیت دیتے ہین اور اسی طرح سے طرف کوفہ و شام کے لے گئے چنانچہ اس مصیبت کو خود سید سجاد بیمار کربلا ارشاد فرماتے ہین ؎

اُقَادُ ذَلِیْلًا فِیْ دِمَشْقَ کَاَنَّنِیْ	مِنَ الزِّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْهُ نَصِیْرٌ

مجھے اس ذلت سے دمشق مین اسیر کرکے لائے ہین جس طرح سے کوئی شخص کسی غلام حبشی کو قید کرکے لاتا ہی اور غلام بھی وہ غلام جسکا آقا مرگیا ہو اور کوئی اُسکی نصرت وحمایت کرنیوالا نہ ہو

وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْ کُلِّ مَشْهَدٍ	وَشَیْخِیْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمِیْرٌ

حالانکہ تمام عالم جانتا ہی کہ جد امجد میرے جناب رسولؐ خدا اور دادا میرے امیر المومنین جناب علی مرتضیٰؑ سردار اوصیا ہین گویا یہ مطلب تھا کہ جسکے آبا و اجداد باعث ایجاد عالم ہون آہ وہ اس طرح سے مع اہلحرم کے شہر بشہر پھرائے جاوین ؎

فَیَا لَیْتَ لَمْ اَبْلُغْ دِمَشْقَ وَلَمْ اَکُنْ	یَرَانِیْ یَزِیْدُ فِی الْقُیُوْدِ اَسِیْرٌ

کاشکہ مین دمشق مین نہ پہونچتا اور یزید بدگوہر ابجوار مجھے اسیر سامنے اپنے نہ دیکھتا آہ بیمار کربلا فرماتے ہین

جب اشقیا ہم کو سامنے یزید کے لے گئے تو اُسوقت ہم بارہ نفر اہلبیت رسالت سے طوق و زنجیرون مین جکڑے ہوے اور ریسمان ستم سے بندھے ہوے تھے افسوس ہزار افسوس اسی طرح سے اعدا نے ہجوم عام مین سامنے یزید کے ٹھہرایا اور وہ شقی دیکھکر خوش و مسرور ہوا اور ہر ایک کا نام و نسب دریافت کیا آہ اُسوقت امام زین العابدینؑ کے دل پر کیا صدمہ ہوا ہوگا کیونکہ دشمن کے سامنے اس حال سے جانا بڑی توہین ہی

آن قصۂ کہ کس نتواند شنیدنش	یارب بر اہلبیت چہ آمد ز دیدنش

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس یازدہم ذکر بعض حروف مقطعات و تاکید محبت جناب حسنینؑ و خبر شہادت ایشان بیان فرمودن جناب رسولخدا و انجام ظالمان و قاتلان ایشان و احوال جانکنی و موت و حال قبر و عذاب دشمن آل رسولؐ و مصائب حسنینؑ و فریاد اہل حرم آن حضرات بروضۂ جناب رسول خدا صلعم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی حٰمٓ عٓسٓقٓ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ خداوند عالم قرآن مجید مین فرماتا ہی حٰمٓ عٓسٓقٓ اسی طرح وحی کرتا ہی تیری طرف اور اُنکی طرف جو قبل تیرے تھے وہ خدا جو غالب و دانا ہی مفسرین نے لکھا ہی کہ یہ حروف مقطعات اسرار و رموز ہین کہ سواے نبیؐ اور وصی نبی کے اُن اسرار کو کوئی نہین جانتا ہی اور یہ حروف رموز ہین اُن چیزون سے جو خدا نے اپنے حبیب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو عنایت کی تھین مانند اسکے کہ حا سے مراد حوض کوثر ہی اور میم سے مراد ملک ممدود اور عین سے عزت اور سین سے سنا و رفعت اور قاف سے قیام مقام محمود ہی آور ثعلبی نے یون روایت کی ہی ابن عباسؓ کہتے ہین کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام سے ان حروف مقطعات سے سوال کیا

اُن حضرت سے فرمایا حا سے مراد حرق ہے اور میم سے مہلکہ اور عین سے عذاب اور سین سے مسخ اور قاف سے قعر جہنم ہے مؤید اسکے وہ قول ہے کہ بعد نزول اس آیہ کے جناب رسول خدا کی پیشانی انور پر غم اور اندوہ ظاہر ہوا اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیون رنجیدہ ہوئے فرمایا مجھے اطلاع ہوئی ہے کہ امت میری آفت و بلا مین مبتلا ہوگی کر وہ خسف[1] اور مسخ[2] اور قذف[3] ہے اور یہ اُسوقت ہوگا جب دجال لعین خروج کریگا اور عیسیٰ ظاہر ہونگے اور قائم آل محمدؐ ظہور کرینگے اور عیسیٰ اُنکی اقتدا و پیروی کرینگے پس مراد اس سے وحی خدا ہے اپنے حبیب پر ساتھ واقع ہونے حوادث و فتن کے جو بعد اُن حضرت کے ظاہر ہونگے آہ مومنین بعد رحلت اُن حضرت کے کیسے کیسے حوادث و فتن ظاہر ہوئے حالانکہ وہ جناب تمسک ثقلین کی مکرر تاکید فرماتے تھے اور اپنے اہلبیت کی مودت و محبت پر امت کو مامور فرمایا تھا اور خدا نے مودت آل رسول کو اجر رسالت قرار دیا ہے اور جناب رسول خدا نے اُنکے فضائل اپنے اصحاب سے بیان فرمائے تھے جو تمام انبیا و اوصیاے سلف اور ملائکہ سے افضل و ستر اللہ اور حجج اللہ ہین چنانچہ بحار الانوار مین منقول ہے عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَخِيهِ مُوسٰى اَنَّهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّ هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا فَهُوَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ علی بن جعفر نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا اُن حضرت نے ایک مرتبہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حسنین علیہما السلام کے ہاتھ پکڑے ہیے اور فرمایا جو شخص ان دونون میرے فرزندون کو اور ان دونون کے والدین علی مرتضی اور فاطمہ زہرا علیہا السلام کو دوست رکھے پس وہ شخص بروز قیامت میرے ساتھ میرے درجہ مین ہوگا سبحان اللہ کسقدر اُن حضرت کو اہتمام تھا حسنین علیہما السلام کے بارے مین کہ اپنی امت سے اکثر اُنکے فضائل و مراتب عالیہ بیان فرماتے تھے اور اُنکے مصائب سے آگاہ کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ جناب رسول خدا کسی سفر کو تشریف لے گئے اتفاقاً اثناے راہ مین ایک جگہ اُن حضرت کی سواری کا

[1] فرو رفتن زمین ۱۲ق [2] منقلب شدن بصورت زشت ۱۲ق [3] مراد سنگ باریدن ۱۲ق

گھوڑا رک گیا اور آگے نہ بڑھا فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ بُكَاءً شَدِيْدًا وَاسْتَرْجَعَ فَقَالَ هٰذَا جَبْرَائِيْلُ يُخْبِرُنِيْ عَنْ اَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَا پس جناب رسول خدا بشدت روئے اور فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ابھی جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے ایک زمین سے کہ اُسے کربلا کہتے ہین جسپر حسین مظلوم شہید ہوگا كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلٰى مَصْرَعِهٖ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى السَّبَايَا عَلٰى اَقْتَابِ الْمَطَايَا اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ حَوْلَهٗ مَطْرُوْحِيْنَ آہ گویا مین اسوقت دیکھتا ہون اپنے فرزند اور اُسکے مقتل اور مدفن کی طرف اور گویا مین دیکھتا ہون اُسکے اصحاب و اقربا اور اولاد کو کہ گرد اُسکے خاک و خون مین آلودہ پڑے ہین اور گویا مین دیکھتا ہون کہ اُنکے اہلبیت و اہل حرم کو اسیر و مقید کرکے شتران برہنہ پر سوار کیا ہے ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ مِنْ سَفَرِهٖ مَهْمُوْمًا مَغْمُوْمًا بَاكِيًا حَزِيْنًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَاَصْعَدَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مَعَهٗ وَوَعَظَ النَّاسَ بعد اسکے جناب رسول خدا نے اُس سفر سے مہموم و مغموم اور محزون روتے ہوئے طرف مدینہ کے مراجعت فرمائی اور مسجد مین وہ حضرت منبر پر تشریف لے گئے اور حسنینؑ کو بھی اپنے پاس بٹھایا اور ایک فرزند کے سر انور پر داہنا ہاتھ اور دوسرے دلبند کے سر اطہر پر بایان ہاتھ رکھکے ایک خطبہ بلیغ و طویل شامل وعظ و نصائح اپنے اصحاب کے ارشاد کیا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَهٰذَانِ اَطَائِبُ عِتْرَتِيْ وَمِنْ اُخَلِّفُهُمَا بَعْدِيْ فِيْ اُمَّتِيْ وَقَدْ اَخْبَرَنِيْ جَبْرَئِيْلُ اَنَّ وَلَدِيْ هٰذَا مَقْتُوْلٌ بِالسَّمِّ وَالْاٰخَرُ شَهِيْدٌ مُضَرَّجٌ بِالدِّمَاءِ قَالَ فَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُكَاءِ وَالْعَوِيْلِ بعد اسکے درگاہ خدا مین عرض کیا بار الٰہا مین بندہ تیرا محمد مصطفیٰ ہون کہ واسطے تبلیغ رسالت کے تو نے مجھے اپنی مخلوقات پر مبعوث کیا ہے اور یہ دونون فرزند میرے کہ میری اطیب ذریت و عترت سے ہین جنکو مین اپنی امت مین بطور امانت کے چھوڑے جاتا ہون بتحقیق کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ ایک فرزند میرا حسنؑ زہر سے شہید ہوگا اور یہ دوسرا پارۂ جگر میرا حسینؑ تلوار سے تشنہ لب قتل کیا جائیگا اور اپنے خون مین آلودہ ہوگا پس تو انکی شہادت مین برکت دینا اور انکو سردار

شہداسے ... نا اور انکے قاتلون کو اپنی برکت و رحمت سے محروم رکھنا اور بدترین عذاب سے اُنکا ... کرنا راوی کہتا ہی کہ یہ سنکر سب لوگ جو مسجد مین تھے رونے لگے اور صدا ... فریا ... ہوئی اُسوقت حضرت سے فرمایا آج تم لوگ میرے اہلبیت کے حال پر رو ... اور بعد میرے عنقریب اکثر تم مین سے روگردانی کرینگے اور نصرت اُنکی نہ کرینگے ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ مُخَلِّفٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ وَھُمَا لَنْ یَّفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ اَلَا وَاِنِّیْ لَا اَسْئَلُکُمْ فِیْ ذٰلِکَ اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی بعد اسکے فرمایا مین تمہارے درمیان دو چیزین نفیس و بزرگ چھوڑے جاتا ہون ایک قرآن مجید اور دوسری عترت طاہرہ اہلبیت میرے اور وہ دونون ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہونگے جب تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہونگے آگاہ ہو کہ مین تبلیغ رسالت پر اجر و عوض تم سے نہین چاہتا ہون مگر محبت و دوستی میرے اہلبیت کی پس تمھین لازم ہی کہ بعد میرے اُنکے حال کے کفیل رہنا اور اُنکی اطاعت سے دست بردار نہ ہونا راوی کہتا ہی کہ بعد اسکے جب تک جناب رسول خدا زندہ رہے یہ غم و الم خاطر اقدس سے نہ گیا اور کسی نے پھر اُن حضرت کو خندان نہ دیکھا ایسا صدمہ قلب اقدس پر تھا یہانتک کہ دنیا سے رحلت فرمائی اب کیا حاجت بیان ہی خیال کیجیے کہ کس کس طرح سے اُن حضرت نے اپنی امت سے تاکید فرمائی اپنے اہلبیت کے بارے مین مگر اشقیاے امت نے کچھ رعایت و طاعت نہ کی اور انتقال کرتے ہی اُن حضرت کے اہلبیت رسالت پر دست ظلم و ستم دراز کیا اور تمام حقوق اُنکے غصب کیے اور وہ اشقیا حب جاہ و مال مین مصروف ہوے اور ثروت چند روزہ پر مغرور ہو کے خود بھی گمراہ ہوے اور اکثر بندگان خدا کو فریب دیکر گمراہ کیا اور دنیا و آخرت مین مورد نفرین اور مستحق سخت ترین عذاب ہوے چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ وغیرہ لکھتے ہین کہ جس نے آل رسولؐ کے حقوق غصب کیے اور اُنپر ظلم و ستم کیا اور اُنکے درپے آزار ہوے یا جس نے اُن سے قتال و جدال کیا اور برسر مقابلہ آیا یا جس نے اُنکو بمکر و دغا زہر دیا اور قتل و ذبح کیا یا جس نے اُنکی مخالفت کی اور اُن سے عناد رکھا

اور اُنکے ظالمون کی اعانت و مدد کی یا جو کوئی اُنکے دشمنون کے جور و جفا پر راضی ہوا اور آیندہ راضی ہووے اور اہلبیت رسالت کی عصمت و طہارت اور فضیلت و شرافت اور ولایت و امامت سے انکار کرے تو وہ کافر و مشرک و دشمن خدا و رسول ہی اور کوئی عمل اُسکا مقبول نہین ہی اور جو کوئی ایسے لوگون سے محبت و الفت رکھے تو وہ اُنکے ساتھ محشور ہوگا اور اُنکے ہمراہ درک اسفل مین رہیگا کیونکہ جو کوئی پتھر سے بھی محبت رکھیگا تو وہ اُسکے ساتھ محشور ہوگا اور آخرت مین اُسکے ہمراہ رہیگا پس جب کافر و منافق کی موت آتی ہی تو خدا دو فرشتون کو بھیجتا ہی تاکہ اُس سے کہین یَآ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَۃُ اِرْجِعِیْ اِلَی الْجَحِیْمِ وَالْعَذَابِ الْاَلِیْمِ ای نفس خبیثہ رجوع کر طرف جہنم اور عذاب سخت کے پس ایسے اشرار و سائر کفار کے وقت احتضار و جانکنی جناب رسول خدا و علی مرتضی اور جبرئیل امین علیہم السلام ملک الموت سے فرماتے ہین کہ یہ دشمن خدا و رسول و آل کا ہی جیسا کہ وہ ہی ویسا ہی اُسکے ساتھ پیش آؤ اور اُسوقت ظلمت و تاریکی اُسکو گھیرے ہوے ہوگی پس ملک الموت اُسکے سامنے آکر کہیگا کہ ای دشمن خدا خوشخبری ہو تجھے غضب خداوند قہار اور عذاب نار دوزخ کی ای ملعون جس چیز سے تو ڈرتا تھا وہ تیرے درپیش ہوئی اور تو اُس تک پہونچا ہی یہ کہکر روح اُسکی بشدت و سختی تمام نکال لینگے اور بعد دفن کے وہ برہوت وادی حضر موت مین محبوس و مبہوت رہیگی اور بدن پر تین سو شیطان معین و مقرر ہونگے اور وہ سب اُسکے منہ اور ڈاڑھی پر تھوکینگے اور اُسکو اذیت و آزار دینگے اور ملائکہ اُسپر قبر تک نفرین کرینگے یہ حال دیکھ کر وہ شقی گریہ و زاری کریگا اور وقت غسل و کفن اور دفن کے لوگون سے قسم دیکر کہیگا کہ ٹھہر جاؤ اور جلدی نہ کرو مین جانتا ہون کہ اسکے بعد عذاب سخت تراس سے ہی پس جب وہ داخل قبر ہوگا تو اُسوقت دو فرشتے نکیر و منکر بصورت مہیب بکمال غضب و غصہ آکر کہینگے کہ ای دشمن خدا بتا خدا اور رسول اور امام تیرا کون ہی پس وہ جنکا اعتقاد رکھتا ہوگا اور جنکی پیروی کی ہوگی وہ بیان کریگا اور جنکا اعتقاد نہ رکھتا ہوگا اور نہ کبھی اطاعت و پیروی اُنکی کی ہوگی اُسکے جواب مین متحیر

اُسکے قفل الگ جائیگا اور اُسکی گردن مین ایک ریسمان پڑیگی اُسوقت نکیر و منکر ایک ایسا گرزِ آتشین اُسکے سر پر مارینگے جو مخلوق صدا اُسکی سُننے وہ ڈر جائے یہان تک کہ جو حیوان اثنا مین چرنے کے وہ آواز ہولناک سنے تو دہشت سے وحشتناک ہو جائے سوائے انسان کے کہ خدا نے اُنکے کانون سے اُس آواز کو پنہان کیا ہی تاکہ انتظام عالم مین خلل نہو بعد اسکے اُسکی قبر کو نہایت تنگ کرینگے اور قبر اُسکو ایسا فشار دیگی کہ مغز سر اُسکا ناخونون سے باہر نکل آئیگا اور دروازہ دوزخ کا اُسکی قبر کی طرف کھولینگے اور ہوائے گرم آتش کی ہمیشہ اُسکے بدن تک پہونچیگی اور وہ اپنی جگہ دوزخ مین دیکھیگا اور عقرب و مار سیاہ آتش دوزخ کے بکثرت روز قیامت تک اُسپر مسلط رہینگے اور اُسکو اذیت و آزار دینگے پس بروز قیامت مخلد بنا رہوگا جو بحکم خدا روشن ہوئی ہی جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہی وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ اور دوری کرتا ہی وہ شقی کہ آتش بزرگ مین درآویگا ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ بعد اُسکے نہ اُس مین وہ مریگا اور نہ زندہ ہوگا پس ظاہر ہی کہ بدبخت ترین انسان یعنی کافر اور منافق دوزخ مین نہ مریگا تاکہ آسائش پاوے اور نہ زندہ ہوگا کہ اس سے راحت دیکھے پس وہ زندگی اُسکو وبال ہوگی اور ہمیشہ اُسکے زوال کی تمنا کریگا اس لیے کہ وہ زندگی مستلزم طرح طرح کے ابدی عذاب کی ہوگی اور قدرت خدا کی آگ روشن کی ہوئی سہل و آسان نہین ہی وہان آتشین لباس پہنایا جائیگا اور مار و عقرب آتشین اُنپر مسلط ہونگے اور کفار و اشرار مانند ہیزم کے سوختہ ہونگے اور طرح طرح کے عذاب مین مبتلا رہینگے اور آتش دوزخ سیاہ و تاریک ہی اُسکی حدّت و تیزی کا حال حدیث مین وارد ہی کہ ایک جزو نوے جزو سے ستر مرتبہ پانی مین دھوکے ایک فرشتہ دنیا مین لایا تاکہ بنی آدم اُس سے منتفع ہون اور تمام آتش دنیا اُسی سے پیدا کی گئی اگر بدون غوطہ کے لاتے تو کوئی اُسکو بجھا نہ سکتا اور نہ تحمل اُسکا کر سکتا اور روز قیامت جب اُس آگ کو پھر لیجا کر دوزخ مین رکھینگے تو وہ شدت حرارت دوزخ سے ایسا فریاد کریگی کہ کوئی نبی مرسل اور ملک مقرب

باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ اُس آواز کے خوف سے زانو کے بھل گرینگے اور دوسری حدیث مین یون ہی کہ خداوند عالم نے جب آدمؑ کو دنیا مین بھیجا[1] تو جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ مالک دربان دوزخ سے تھوڑی سی آگ لیکر آدمؑ کے پاس لیجاؤ تاکہ وہ اپنے لیے کھانا پکائین پس جبرئیلؑ نے مالک کے پاس جاکر آگ طلب کی اُسنے کہا کتنی آگ چاہیے جبرئیلؑ نے کہا بقدر ایک چیونٹی کے مالک نے کہا اگر اتنی آگ دونگا تو ساتون آسمان اور ساتون زمین کو جلا دیگی یہ سنکر جبرئیلؑ نے کہا کہ بمقدار نصف چیونٹی کے دے مالک نے کہا اگر اتنی آگ دنیا مین جائے تو اُسکی حرارت و گرمی سے آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ برسیگا اور نہ زمین سے کوئی برگ اُگیگا اُسوقت جبرئیلؑ نے درگاہ خدا مین عرض کیا ای معبود میرے کس قدر آگ لون ارشاد ہوا کہ بقدر ایک ذرہ کے پس حضرت جبرئیلؑ نے ایک ذرہ لیکر اُسکو ستر نہرون مین ستر مرتبہ غوطہ دیا اور دنیا مین لاکر ایک کوہ بلند کی چوٹی پر رکھا اور اُس پہاڑ کو پگھلا کر وہ آگ اُڑکے دوزخ مین اپنی جگہ پر پہونچی اور حرارت اُسکی اور پتھرون مین باقی رہی اور یہ تمام آگ دنیا کی اُسی حرارت سے پیدا ہوئی ہی حضرات یہ حال تو ایک ذرۂ آتش کا سنا آپ نے جو ستر مرتبہ پانی مین غوطہ دیا گیا تھا پس تصور کیجیے کہ خود دوزخ کا کیا حال ہوگا مگر وائے ہو اُن اشقیا پر جنھون نے کچھ خوف معاد اور عذاب آخرت کا نہ کیا اور نہ تاکید اور حکم رسولؐ خدا پر عمل کیا اور اُنکے ایک فرزند امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا اور جنازہ پر تیرباران کیے اور روضۂ رسولؐ مین دفن نہ ہونے دیا اور دوسرے دلبند امام حسین علیہ السلام کو بکمال ظلم و ستم مع اہل و عیال اور بچۂ شیرخوار کے آوارہ وطن کیا اور کوفیون نے مہمان بلاکر بہ مکر و دغا مع اصحاب و اقربا و اولاد کے ہر طرف سے گھیر کر صحرائے کربلا مین بحکم ابن سعد تشنہ لب قتل و ذبح کیا آہ اسپر بھی اکتفا نہ کی بلکہ بکمال عداوت خیمون مین آگ لگائی اور اسباب لوٹ لیا

[1] از بہشت بدنیا فرستاد تاکہ زمین معمور و آبادان شود ۱۲ ؎۲ ربط آخر ۱۲ ق

اور جناب حسنینؑ کے اہل حرم کے مقنع وچادرین تک چھین لین اور مجمع عام مین اسیر
ومقید کر کے شہر بشہر پھرایا اور روح اقدس جناب رسول خدا کو ایسا رنجیدہ اور بیچین کیا
کہ جسکے صدمہ سے روضۂ انور ہلنے لگا آہ اُسوقت اُن حضرت کا کیا حال ہوا ہوگا جب
بیمار کربلا اسیر رنج و بلا مع اہل حرم ستم رسیدون کے قید شام سے رہائی پاکر روتے
ہوئے وارد مدینہ اور داخل مسجد نبی ہوئے جسکے متصل روضۂ رسول ہی پس جناب
زینبؑ نے دونون بازو دروازۂ مسجد رسول کے اپنے ہاتھون سے پکڑ لیے وَنَادَتْ
يَا جَدَّاهُ اِنِّي نَاعِيَةٌ اِلَيْكَ اَخِي الْحُسَيْنَ اور روتے ہوئے فریاد کی اے نانا رسول خدا
مین آپ کو خبر مرگ سنانے آئی ہون اپنے برادر مظلوم امام حسینؑ کی مین پرسا دیتی ہون
آپ کو آپ کے فرزند کا آہ وہ نور نظر آپ کا صحراے کربلا مین تشنہ لب شہید ہوا قَالَ
فَعَنَّ الْقَمْرُ حِينَئِذٍ عَالِيًا وَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُكَاءِ وَالنَّحِيبِ راوی کہتا ہی کہ اُسوقت قبر اطہر
ہلنے لگی اور آواز رونے کی بلند ہوئی یہ سنکر لوگ حاضرین مسجد رونے لگے اور فریاد کرنے
لگے اور روضۂ رسول مین شور گریہ و بکا بلند ہوا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس دوازدہم فضائل شیعہ و علامات ایشان و فضائل سعد بن معاذ و نافرمانی کنعان بن نوح نبی و انجام او و مصائب امام حسینؑ و فریاد کردن اہل حرم آنحضرت و ویران شدن خانۂ نبوت بظلم بنی امیہ

عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الشِّيعَةِ اَنْتُمْ اَهْلُ الرِّضَا عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ
بِرِضَاهُ عَنْكُمْ وَالْمَلَائِكَةُ اِخْوَانُكُمْ فِي الْخَيْرِ فَاِذَا اجْتَهَدْتُمْ تُرَادُ عُوا وَاِذَا غَفَلْتُمْ اجْتَهَدُوا
وَاَنْتُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ دِيَارُكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ وَقُبُورُكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ لِلْجَنَّةِ خُلِقْتُمْ وَفِي الْجَنَّةِ نَعِيمُكُمْ
وَاِلَى الْجَنَّةِ تَصِيرُونَ کافی وغیرہ مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی فرمایا

اُن حضرت نے ایک مرد شیعہ سے کہ تم اہل رضا ہو خدا تم شیعون سے راضی ہوا اور ملائکہ
تمھارے برادران ایمانی ہین اور امور خیر مین شریک تمھارے اور مددگار ہین پس جسوقت
تم مصروف خیر ہو تو مشغول دعا ہوا اور جسوقت غافل ہو اُسوقت کوشش کرکے اپنے متین
غفلت سے نکالو اور تم شیعہ ہمارے خیر البریہ یعنی بہترین خلائق ہو شہر تمھارے بمنزلہ
جنت کے ہین قبرین تمھاری بمنزلہ جنت کے ہین جنت ہی کے لیے تم خلق کیے گئے ہو
اور جنت مین تمھارے نعمات ہین رجوع تمھاری طرف جنت کے ہی وَعَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اَنَّهُ قَالَ هُمْ شِيعَتُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا اَبَدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ لِاَنَّهُ بَلَّغَهُمْ اَقْصَى مَا يُرِيدُ
ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ فَاِنَّ الْخَشْيَةَ مِلَاكُ الْاَمْرِ وَالْبَاعِثُ عَلَى كُلِّ خَيْرٍ اور حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی فرمایا اُن حضرت نے کہ خیر البریہ سے مراد ہم اہل بیت
رسالت کے شیعہ ہین کہ جزا اُنکی نزدیک اپنے پروردگار کے جنات عدن یعنی باغہائے
جنت ہین اُن باغون مین نہرین جاری ہین کہ ہمیشہ ہمارے شیعہ جنت مین ساکن رہینگے
اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ بھی خدا سے راضی ہوے اس لیے کہ خدا نے اپنے فضل
وکرم سے اُنکو اُنکی غایت آرزوؤن اور امیدون کو پہونچایا جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہی
کہ یہ ثواب واسطے اُس شخص کے ہی جو خوف کرے اپنے پروردگار سے اس لیے کہ خوف
خدا اصل چیز ہی اور باعث ہوتی ہی ہر خیر و خوبی کی اور فضائل و مراتب شیعون کے
بہت ہین منجملہ اُنکے منقول ہی کہ اہل جنت بقدرت خدا جوان ہونگے اگرچہ پیر ہوکے رحلت کی ہو
اور حسن وجمال شیعون کا دیکھ کر منافقین تمنا کرینگے کاشکہ ہم شیعہ
ابوترابی ہوتے تاکہ یہ مراتب و مدارج جو وہ رکھتے ہین ہم بھی رکھتے اب مقام شکر ہی کہ
یہ مرتبہ شیعیان اور دوستداران حضرات ائمۂ ہدی کو اُن حضرت کے طفیل و برکت اور بعلو
درجات سے حاصل ہی کہ خدا نے شیعون کو اُس گروہ سے خلق کیا ہی جو خیر البریہ ہی یعنی

تمامی امتون کے مومنین سے بہتر ہین آور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی فرمایا اُن حضرت نے جو شخص معراج نبی اور قبر مین سوال نکیرین سے اور بہشت و دوزخ سے انکار کرے وہ ہمارے شیعون مین سے نہین ہی اور جناب امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص معراج جناب رسول خدا کا ایمان نہ لاوے اُسنے اُن حضرت کی تکذیب کی آور ایک حدیث مین وارد ہی فرمایا ہمارا شیعہ اور مومن وہ شخص ہی جو جناب رسول خدا کی معراج اور شفاعت اور قبر مین سوال نکیرین کا اور بہشت و دوزخ اور صراط اور میزان اور حساب اعمال ور روز قیامت زندہ ہونے کا ایمان لاوے پس حضرات ظاہر ہی کہ جو ان چیزون کا مقر نہو وہ شیعہ اور مومن نہین ہی نہ وہ آخرت مین نجات پائیگا اور منقول ہی کہ ایک دن جناب امیر المومنین علیہ السلام روے انور چھپائے ہوے تشریف فرما ہوے اور سعد بن معاذ نے پہچانکر سلام کیا اور مصافحہ کیا اور ہاتھون کو بوسہ دیا اُسوقت مجمع اصحاب سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ای بندگان خدا اہل فضل کی فضیلت کو اہل فضل ہی پہچانا کرتے ہین بعد اسکے سعد بن معاذ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا ای سعد تم کو بشارت ہو خدا تمھارا خاتمہ شہادت پر کریگا اور تمھارے سبب سے ایک جماعت کفار دوزخ مین جائیگی اور تمھارے مرنے سے عرش حرکت مین آئیگا اور تمھاری شفاعت سے اسقدر محب و موالی داخل جنت ہونگے جنکی تعداد بنی کلیب کے جانورات کے برابر ہوگی آور فرمایا اُن حضرت نے جو ولایت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا منکر ہی وہ جنت کو آنکھ ہی سے نہ دیکھیگا اور جو ولایت و امامت علی ابن ابی طالب کا زبان و دل و عمل سے مقر ہی وہ دوزخ کو آنکھ ہی سے نہ دیکھیگا اور امت رسول مین تہتر فرقے ہین مگر اُن مین سے ایک ہی فرقہ ہی جس نے شر کو ترک کیا اور خیر کو اختیار کیا ہی وہی ناجی ہی جو حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو دوست رکھتا ہی اور اُنکا پیرو ہی اور اُنکے دشمنون سے بیزاری کرتا ہی جو باعث نجات

بن اسید بن عبد الشمس ۱۲ق

آخرت کا ہی اور اُس روز سرور مین خوش و مسرور ہوتا ہی اور اُسکے ادراک غمگین ہوتا ہی اور مجالس فضائل و مصائب بپا کرتا ہو وہ مزار انکی بین مہر یادگاری ہی آل رسول کی جو مظلوم و مقتول ہوکر دنیا سے رحلت کر گئے ہین وَرُوِیَ لَخَبَرِ اَنَّ النَّبِیَّ دَخَلَ یَوْمًا عَلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا رَاَیْتُكَ اَقْبَلْتَ عَلٰی مِثْلِ هٰذَا الْاِقْبَالِ اور حدیث مین وارد ہی کہ ایک روز جناب رسول خدا امیر المومنین علی بن ابی طالب کے گھر مین داخل ہوے پس اُن حضرت نے عرض کیا آج جس طرح آپ شاد و فرحناک تشریف فرما ہوے ہین اس طرح سے کبھی مین نے آپ کو تشریف لاتے نہین دیکھا ہی فَقَالَ جِئْتُ لِاُبَشِّرَكَ اِعْلَمْ اَنَّ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ نَزَلَ عَلَیَّ جَبْرَئِیْلُ وَقَالَ لِیْ اَلْحَقُّ یُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اَبْشِرْ عَلِیًّا وَشِیْعَتَهٗ اِنَّ الطَّائِعَ وَالْعَاصِیَ مِنْهُمْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اُن حضرت نے فرمایا یا علی اسوقت مین تم کو بشارت دینے آیا ہون آگاہ ہو کہ ابھی جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ حق سبحانہ تعالی بعد تحفہ سلام کے فرماتا ہی ای حبیب ہمارے علی اور اُنکے شیعون کو بشارت دو تحقیق کہ ہر نیک و بد اُنکے شیعون سے اہل جنت سے ہی فَلَمَّا سَمِعَ مَقَالَتَهٗ خَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَاءِ وَقَالَ شَهِدَ اللّٰهُ عَلَیَّ اَنِّیْ وَهَبْتُ نِصْفَ حَسَنَاتِیْ لِشِیْعَتِیْ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ شَهِدَ اللّٰهُ عَلَیَّ اَنِّیْ وَهَبْتُ لِشِیْعَةِ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ نِصْفَ حَسَنَاتِیْ وَقَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ اَیْضًا مِثْلَهُمَا جب اُن حضرت نے یہ خوشخبری سنی تو فوراً سجدہ شکر بجالائے بعد اسکے دونون ہاتھ طرف آسمان کے بلند کرکے فرمایا خدا شاہد ہی کہ مین نے اپنے نصف حسنات اپنے شیعون کو ہبہ کیے یہ سنکر جناب سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا خدا شاہد ہی کہ مین نے بھی اپنے نصف حسنات شیعیان علی بن ابی طالب علیہ السلام کو ہبہ کیے یہ سنکر جناب حسنین علیہما السلام نے بھی مثل اپنے والدین کے اپنے اپنے نصف حسنات شیعون کو ہبہ کیے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَکْرَمَ مِنِّیْ شَهِدَ اللّٰهُ

تمامی امتون کے مومنین سے بھی ... [illegible] ... وَاَوۡحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی رَسُوۡلِہٖ

... [illegible] ... تو بخشدو یہ فیصلہ کر جناب رسول خدا

علیہ و آلہ نے فرمایا ای آل عبا تم مجھ سے کریم تر نہین ہو خدا شاہد ہی مین نے بھی اپنے نصف حسنات شیعیان علیؑ کو ہبہ کیے اُسوقت دریائے رحمت الٰہی جوش مین آیا اور اپنے رسُول کی طرف وحی کی کہ تم خمسۂ نجبا ہم سے زیادہ کریم و جواد نہین ہو تحقیق کہ ہم نے شیعیان و دوستداران علیؑ کو بخشدیا اور اُنکے گناہونکو بھی محو کیا اللّٰہ اکبر کیا رحمت جناب باری ہی شیعیان علی مرتضی علیہ السلام پر جب خدا نے اُنکے گناہ بھی مٹا دیے اور بخشدیے اور پنجتن پاک نے اپنے اپنے نصف حسنات ہبہ فرمائے تو اب اُسکے عوض مین نعمتہا جنت اور مراتب عالیہ جنت کا کیا اندازہ ہوسکتا ہی جو شیعون کو مرحمت ہوگا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم آل رسُول پر ہمارے شیعون کا حق ہی کیونکہ وہ بسبب قبول کرنے ہماری ولایت و محبت کے ہمارے اعدا سے اذیت و تکلیف اور رنج و الم اُٹھاتے ہین سبحان اللہ یہ مرتبہ ہی شیعیان و دوستداران حضرت امیر المومنین اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کا کہ معصوم فرمائین اُنکا ہم پر حق ہی علاوہ اس عطوفت کے دو امر بزرگ وسیلۂ اعظم نجات آخرت کے خاص شیعون کے حصہ مین ہین جیسا کہ شاعر کہتا ہے ؎

ولا ہیچ دانی کہ در نشئتین	خلاص و نجاتت بہ مہر شور و شین
دو امر عظیم است قدرش بدان	ولائے علی و بکا بر حسین

مگر شیعہ ہونا شرط ہی جیسا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو شخص امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے محبت رکھے اور اُن حضرت کی متابعت کرے وہ شیعہ ہی اور منقول ہی کہ ایک شخص نے جناب امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت مین عرض کیا مین آپ کا شیعہ ہون اُن حضرت نے فرمایا کیا تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے مانند ہوگیا ہی جنکے بارے مین خداوند عالم فرماتا ہی وَاِنَّ مِنۡ شِیۡعَتِہٖ لَاِبۡرٰھِیۡمَ اِذۡ جَآءَ

التماس سورہ فاتحہ برائے تمام مرحومین

1] شیخ صدوقؒ
2] علامہ مجلسیؒ
3] علامہ اظہر حسین
4] علامہ سید علی نقی
5] بیگم و سید عابد علی رضوی
6) بیگم و سید احمد علی رضوی
7) بیگم و سید رضا امجد
8) بیگم و سید علی حیدر رضوی
9) بیگم و سید سبط حسن
10) بیگم و سید مردان حسین جعفری
11) بیگم و سید جبار حسین
12) بیگم و مرزا توحید علی
13) سید حسین عباس فرحت
14) بیگم و سید جعفر علی رضوی
15) سید انعام حسین زیدی
16) سیدہ دعا زہرہ
17) سیدہ رضویہ خاتون
18) سید نجم الحسن
19) سید مبارک رضا
20) سید تہنیت حیدر نقوی
21) بیگم و مرزا احمد ہاشم
22) سید باقر علی رضوی
23) بیگم و سید باسط حسین
24) سید عرفان حیدر رضوی
25) بیگم و اخلاق حسین
26) سید ممتاز حسین
27) بیگم و سید اختر عباس
28) سید محمد علی
29) سیدہ رضیہ سلطان
30) سید مظفر حسنین
31) سید باسط حسین نقوی
32) غلام محی الدین
33) سید ناصر علی زیدی
34) سید وزیر حیدر زیدی
35) ریاض الحق
36) خورشید بیگم